بھاری رعایت

۱۰ اگست ۱۹۳۶ء تک مکمل مہابھارت اُردو کی پانچوں جلد

کی

قیمت رعایتی صرف بیس روپیہ علاوہ محصول ڈاک

اُیدیشن: مسٹر کیرشن

ہوگی۔ مہابھارت کی قیمت میں اتنی بڑی رعایت کبھی نہیں کی گئی اور نہ آئندہ ہی ہوگی۔ اس لئے اس سنہری موقعہ سے فائدہ اُٹھا کر ایک جلد مکمل مہابھارت خرید کر اپنے اور اپنی اولاد کے لئے ایک انمول تحفہ حاصل کیجئے۔

مہابھارت

کا شلوک وار سلیس اور مستند اُردو ترجمہ

مہابھارت آریہ جاتی کا نہایت مقدس گرنتھ اور پانچواں وید مشہور ہے۔ اردو زبان میں اب تک مکمل مہابھارت کا ترجمہ نہیں چھپا تھا۔ کیونکہ یہ بہت ضخیم گرنتھ ہے۔ اس کے اردو ترجمہ کا فخر مسٹر میان پرمارتھی جی کو حاصل ہے۔ جنہوں نے نہایت جانفشانی اور صرف کثیر سے آٹھ سال میں اسے مکمل کیا ہے۔ وہ دانوں کا کتھن ہے۔ کہ دنیا بھر کے گرنتھ پڑھ لینے پر بھی آدمی مہابھارت پڑھے بغیر گیانی نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس مہابھارت گرنتھ میں ویدوں۔ شاستروں۔ اپنشدوں اور پرانوں کا سار نکال کر رکھ دیا گیا ہے۔ اور آریہ جاتی کا پراچین اتہاس اس خوبی سے بیان کیا گیا ہے کہ اس کے پڑھنے سے مردہ دلوں میں بھی بہادری کی امنگ پیدا ہو جاتی ہے۔ جیسے کوئل کی میٹھی آواز سن لینے پر کوّے کی تلخ (کرخت) آواز سن کو نہیں بھاتی۔ ویسے ہی ایک مہابھارت کے وچار پور رنگ پڑھ لینے کے بعد اور کسی گرنتھ کے پڑھنے کو جی نہیں چاہتا۔ کیونکہ ایک مہابھارت کے پڑھ لینے سے ہی آدمی مہاپنڈت بن جاتا ہے۔ دھن۔ مزیز۔ رشتہ دار وغیرہ آدمی کا ساتھ نہیں دیتے مگر اس مہابھارت کا گیان انسان کو پاپوں سے چھڑا کر سدا اس کا کلیان کرتا ہے۔ صبح اور شام کو مہابھارت پڑھ لینے سے انسان پاپوں سے چھوٹ جاتا ہے اس مہابھارت میں بھگوان واسدیو (شری کرشن) کا ادبھت چرتر بیان کیا ہے اس لئے یہ سب انسانوں پر دھان ہے۔ مہرشی پراشر کے برہمہ گیانی بیٹے بھگوان وید ویاس جی نے اپنی تپسیا اور برہمچریہ کے پربھاو سے چاروں ویدوں کی تفسیر روپ اس

پوتر گرنتھ کو رچ رہا ہے۔ مہابھارت کو رچ کر بھگوان وید ویاس جی نے برہما جی سے دست بستہ نویدن کیا بھگوان! چاروں وید بہت ہی مشکل ہیں۔
سب لوگ انہیں پڑھ دیکھ نہیں سکتے۔ اس لئے میں نے [illegible] روپی ایسا جامع جہان گرنتھ رچا ہے۔ کہ جس میں وید ویدانگ اور اپنشدوں
وغیرہ کی ودیا لکھا گیا ہے پوران اور اتہاس کی سب باتیں درج ہیں ماضی حال اور مستقبل تینوں زمانوں کا حال اس میں ہے۔ براہمن کشتری
ویش۔ شودر چاروں ورنوں کے مفصل دھرم بتلائے ہیں۔ تپ اور برہمچریہ کی مہاگاتی ہے۔ سورج۔ چاند۔ گرہ۔ نکشتر وغیرہ چاروں
یگوں کا بیان ہے۔ آتم ودیا۔ درشن شاستر شکشا۔ چکتسا شاستر۔ ورن دھرم آشرم اور راج نیتی دھرم وغیرہ کا ورنن ہے۔ جس جس دیوتا
یا انسان نے جس جس وجہ سے جنم لیا۔ پوتر تیرتھوں۔ ندیوں۔ پہاڑوں۔ بنوں۔ سمندروں۔ دیوتاؤں اور ہر قسم کے فنون جنگ کا اس میں مفصل
بیان ہے۔ دنیوی آچار بیوہار (نیتی) کو بہت اچھی طرح دکھلایا ہے ان سب کے باوجود اس وسیع برہمانڈ میں وہ ایک ایک پرمیشر کی ستا ہی
ہے اس عظیم الشان گرنتھ کا واحد مقصد ہے

برہما جی بولے۔ ہے ویاس جی! اگوڑھ تتو (پوشیدہ اسرار) کا گیان رکھنے کی وجہ سے تم بڑے بڑے تپسیوں میں بھی سر شریشٹھ ہو
تم نے آج تک کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ تمہارے منہ سے ہمیشہ برہم واکیہ نکلا کرتے ہیں۔ تمہارا یہ کاویہ (مہابھارت) دنیا بھر کے کاویہ گرنتھوں
میں سر شریشٹھ سمجھا جاویگا۔ آگے کوئی بھی ایسا گرنتھ نہ بنا سکیگا۔ یہ مہابھارت اگیان روپی موہ کے پردے کو ہٹا کر گیان کی آنکھیں کھولنے
والا ہے۔ اس نے سنسار بھر کو اپنے گیان روپی پرکاش سے پرکاشت کیا ہے۔ یہ اکھنڈ (کلپ) برکھش ہے۔ اس میں کورو خاندان کے
راجاؤں کی کتھائیں۔ گاندھاری کی دھرم پرائنتا۔ ودر کی دانشمندی۔ کنتی کے دھیریہ۔ شری کرشن کے مہاتم۔ پانڈوؤں کے ستیہ پالن اور
دھرت راشٹر کے بیٹوں کی بری نیتی کا تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ یہ مہابھارت گرنتھ رچ کر شری ویاس جی نے اپنے بیٹے شکدیو جی کو پڑھایا
غرضیکہ یہ مہابھارت سب طرح کے گیان کی کان ہے۔ اس مہا گرنتھ کا پڑھنا پڑھانا سننا سنانا آریہ ہندو جاتی کے ہر ایک فرد بشر کا پرم دھرم ہے
پیارے سجنو! اگر پوتر ہندو (آریہ) جاتی میں جنم لے کر رشی سنتان کہلا کر بھی مہابھارت کا وچار پورک پاٹھ نہ کیا۔ تو سمجھو۔ کہ منش
جنم ہی اکارتھ گیا۔ اس لئے آپ جیسے بھی ہو مہابھارت کا پاٹھ کریں۔ اگر آپ مکمل مہابھارت یکمشت نہیں منگا سکتے۔ تو جلد وار منگا لیجیے۔ اگر جلد وار
بھی نہیں منگا سکتے۔ تو پرب وار ہی منگوا لیجیے۔ مگر مہابھارت کا پاٹھ ضرور کیجیے۔ سمجھو روپیہ پیسہ تو ہاتھ کی میل ہے۔ ہزاروں کمائے ہیں
اور ہزاروں کماؤ گے۔ مگر مہابھارت جیسے اُتم گرنتھ کے لئے کچھ رقم خرچ کرنا گویا اپنے منش جنم کو سپھل کرنا ہے۔ اس لئے آپ اسے منگوا کر خود پڑھئے
اور اپنے بعد اپنے خاندان کے لئے بیش بہا یادگار چھوڑ جائیے۔ مہابھارت کے خریدنے اور پڑھنے میں ہر طرح سے آپ کا کلیان ہی کلیان ہے

مہابھارت کی پرب وار فہرست مضامین اور قیمت کا نقشہ

الگ الگ پرب بھی ۱۰ اگست ۱۹۳۶ء تک اصلی قیمت کی ¾ قیمت پر فروخت ہونگے

آدی پرب حجم ۴۳۰ صفحات کلاں۔ قیمت سادہ جلد ۴/ کپڑے کی جلد ۵/

اس میں راجہ جنمیجے کے سرپ یگیہ۔ بھرت بنسی راجاؤں کا حال اور دیوتا۔ دیت۔ دانو۔ یکش۔ ناگ۔ راجہ۔ مہاراجہ اور رشیوں منیوں کی پیدائش
کا بیان ہے۔ شکنتلا اور مہاراج بھرت کی کتھا۔ پانڈوؤں کی پیدائش اور پرورش۔ دریودھن وغیرہ کی پیدائش۔ جتو گرہ کا جلایا جانا۔ دروپدی۔ دھرشٹ دیومن
وغیرہ کا جنم۔ دروپدی سوئمبر کی کتھا۔ دروپدی کے پانچ پتی ہونے کا کارن۔ پانڈوؤں کو شری کرشن درشن۔ ارجن کا بارہ برس کا بنباس۔ سبھدرا ہرن وغیرہ اور سینکڑوں رشیوں
منیوں اور راجاؤں کی کتھائیں درج ہیں۔ اس پرب میں ۲۳۶ ادھیائے اور ۸۷۰۹ شلوک۔ قیمت سادہ جلد ۶/ کلاتھ بائنڈ دو روپے آٹھ آنے

مینیجر مارتنڈ پستکالیہ۔ لاہور

۲ - سبھا پرب - حجم ۱۲۰ صفحات کلاں - قیمت سادہ جلد عہ - کلاتھ باؤنڈ - ۱۲ عہ

پانڈوؤں کی سبھا کا بننا - برہما وغیرہ دیوتاؤں کی سبھاؤں کا بیان - راجسوید یگیہ کا آغاز - جراسندھ کا مارا جانا - ششوپال کا قتل - دریودھن سے بھیم سین کا مذاق کرنا - جوا کھیلا جانا - دروپدی کی پکار - بھگوان کا چیر بڑھانا - پانڈوؤں کا بنباس کو جانا - اس پرب میں ۸۰ - ادھیائے اور ۲۰۷۲ اشلوک ہیں

۳ - بن پرب - حجم ۵۷۶ صفحات کلاں - قیمت جلد سادہ چار روپے کلاتھ باؤنڈ ۴ للعہ

یہ بہت بڑا پرب ہے - اور اس میں ہزاروں کتھائیں درج ہیں - پانڈوؤں کے ۱۲ برس کے بنباس کے مفصل حالات اور سب تیرتھوں کے حالات مندرج ہیں - راجہ یدھشٹر کا سورج نارائن کی استتی کرنا - دریودھن کا پانڈوؤں کو مارنے کے لئے سازش کرنا - مہاتما میترے جی کے منوہر اُپدیش - سری کرشن کا ارجن - دروپدی اور یدھشٹر وغیرہ کو سمجھانا - ویاس جی کا پانڈوؤں کا اُپدیش کرنا - ارجن کو کراتا بھیس دھاری مہادیو جی کیساتھ یدھ کرنا ارجن کا اندرلوک کو جانا - نل دمینتی کی کتھا - پانڈوؤں کے تیرتھ یاترا کے حالات - رشیوں کی منوہر کتھائیں - چیون رشی کی کتھا - اشٹاوکر اور جنک کا سمواد ارجن کا اندرلوک سے واپس آنا - سری کرشن اور دھرم رشی مارکنڈے جی کے اُپدیش - اجگر اور یدھشٹر کا منوہر سمواد - ستی برتا کی کتھا - گھوش یاترا - جیدرتھ کا دروپدی کو ہر کرلے جانا - رام چندر جی کتھا - ساوتری ستیہ وان کی کتھا وغیرہ بے شمار کتھائیں اس پرب میں ہیں - اس میں ۳۱۵ ادھیائے اور ۱۱۸۹۲ اشلوک ہیں

۴ - وراٹ پرب حجم ۱۱۸ صفحات کلاں - قیمت جلد سادہ عہ - کلاتھ باؤنڈ - ۱۲ عہ

اس منوہر پرب میں پانڈوؤں کا راجہ وراٹ کے ہاں بھیس بدل کر رہنا - کیچک بدھ - پانڈوؤں کا پتہ لگانے کے لئے دریودھن کا چاروں طرف جاسوس بھیجنا - راجہ وراٹ کا گرفتار ہونا اور بھیم سین کا چھڑانا - پانڈوؤں کا پرگٹ ہونا - ابھیمنیو اور اُترا کی شادی وغیرہ لکھی ہیں ۷۲ - ادھیائے اور ۲۰۰۰ اشلوک ہیں

۵ - ادیوگ پرب - حجم ۳۴۶ صفحات کلاں - قیمت جلد سادہ ۱۲ - کلاتھ باؤنڈ - ۱۲

دریودھن اور ارجن کا مدد کے لئے سری کرشن کے پاس جانا - دریودھن کا نارائنی سینا کو اور ارجن کا سری کرشن کو لینا - سنجے کا دوت بن کر پانڈوؤں کے پاس جانا - ودر جی کا راجہ دھرت راشٹر کو اُپدیش دینا - راجہ دھرت راشٹر کا فکرمند ہونا اور سنت سُجات کا نہایت عمدہ دھیان تم اُپدیش دینا - سری کرشن کا دوت بن کر ہستناپور میں جانا اور دریودھن کو بہت بہت سمجھانا - دریودھن کا سری کرشن کی ہتک کرنا اور سری کرشن کا اپنا یوگ بل دکھانا - یدھ کی تیاری ہستناپور سے فوجوں کی روانگی - افواج کا شمار - امبا امبالکا کی کتھا - ان کے علاوہ اور بھی بہت سی کتھائیں درج ہیں - اس میں ۱۹۶ - ادھیائے اور ۶۷۵۹ اشلوک ہیں

۶ - بھیشم پرب - حجم ۵۸۴ صفحات کلاں - قیمت جلد سادہ للعہ - کلاتھ باؤنڈ - للعہ

اس پرب کی کتھائیں بہت ہی منوہر ہیں - جمبو کھنڈ بننے کے حالات - ارجن کی اداسی اور سری کرشن کا ارجن کو گیتا کا اُپدیش کرنا - اس سلسلے میں ۲۲۸ صفحات کی سنسکرت شلوک اور دوہا - ترجمہ اور تشریح بمعہ بھگوت گیتا بھی درج ہے جس کی علیحدہ قیمت دو روپے ہے - سری کرشن کا رتھ سے اُتر کر ہاتھ میں چابک لیکر بھیشم جی کے مارنے کو دوڑنا - مگر ارجن کا روک لینا - شکھنڈی کو آگے کر کے تیر باران مار کر ارجن کا بھیشم جی کو رتھ سے گرا دینا - بھیشم جی کا تیروں کی سیج پر سونا وغیرہ وغیرہ سب کتھائیں نہایت دلچسپ ہیں - اس پرب میں ۱۲۲ - ادھیائے اور ۵۸۰۷ شلوک ہیں - قیمت للعہ

۷ - درون پرب - حجم ۹۰۴ صفحات - قیمت سادہ جلد ۱۲ روپے - کلاتھ باؤنڈ - ۱۳ روپے

اس پرب میں یدھ کے حالات درج ہیں - اور کورو پانڈوؤں کے قریب قریب بھی بڑے بڑے یودھاؤں کے یدھ میں مرنے کے

حالات درج ہیں۔ درونا چاریہ کا دریودھن کو خوش کرنے کے لئے یدھشٹر کو زندہ پکڑ لانے کی پرتگیا کرنا۔ ابھمنیو کا اکیلے ہی سات مہارتھیوں سے یدھ کر کے ویرگتی کو پراپت ہونا۔ ارجن کا سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے جیدرتھ کے مارنے کی پرتگیا کرنا۔ رسات اکشوہنی فوج سمیت اس کو مارنا۔ درونا چاریہ کے مرنے پر اشوتھاما کا نارائن استر چلانا۔ گھٹوتکچ ہاتم کی کتھا وغیرہ وغیرہ۔ اس پرب میں ۲۰۲ ادھیائے اور ۹۴۲۵ شلوک ہیں

۸۔ کرن پرب۔ حجم ۴۲۲ صفحات کلاں۔ قیمت سادہ جلد عہ۔ کلاتھ باؤنڈ ۱۲ عہ

اس میں کرن کا سیناپتی اور شلیہ کا اس کا سارتھی بننا اور یدھ کے حالات درج ہیں۔ تریپور سنگھار کی کتھا اور شلیہ کا لفظی جنگ۔ ہنس اور کوے کی کتھا۔ بہت سے راجاؤں کا مارا جانا۔ کرن سے یدھشٹر کا ہارنا۔ یدھشٹر اور ارجن کی ناچاقی اور شری کرشن کی دانائی سے دونو بھائیوں میں پھر پریم پیدا ہونا۔ بھیم سین کا دوشاسن کی چھاتی پر چڑھ کر خون پینا۔ ارجن کے ہاتھوں کرن کا مارا جانا وغیرہ۔ اس پرب میں ۹۶ ادھیائے اور ۴۹۰۱ شلوک ہیں

۹۔ شلیہ پرب۔ حجم ۱۳۶ صفحات کلاں۔ قیمت سادہ جلد عہ۔ کلاتھ باؤنڈ ۱۲ عہ

اس میں شلیہ کا سیناپتی بننا اور بڑے بڑے شیاردلاوروں کے یدھ کا بیان ہے۔ شلیہ کا مارا جانا اور دریودھن کا بھاگ کر سروور میں گھسنا۔ بھیم سین اور دریودھن کا گدا یدھ۔ بلرام جی کا تیرتھوں کا حال کہنا اور بھیم سین کا دریودھن کی جانگھ توڑنا وغیرہ حالات درج ہیں۔ اس پرب میں ۶۵ ادھیائے اور ۳۲۲۰ شلوک ہیں

۱۰ و ۱۱ سوپتک و استری پرب۔ حجم ۷۲ صفحات کلاں۔ قیمت سادہ ۸۔ کلاتھ باؤنڈ ۱۲۔

یہ دونو چھوٹے پرب بڑے دردناک ہیں۔ ان میں اشوتھاما کا رات کو چھاپہ مار کر دروپدی کے پانچوں بیٹوں کو مار دینا۔ شری کرشن کی مہربانی سے پانڈوؤں کا بچنا۔ دودھیا استریوں کے دردناک ولاپ۔ اشوتھاما اور پانڈوؤں کا یدھ۔ اشوتھاما کے سر سے منی نکال کر ارجن کا دروپدی کو دینا۔ استری پرب میں استریوں کی آہ و زاری۔ دھرت راشٹر کا بھیم سین کی مورتی کو چھاتی سے دبا کر چور چور کر دینا۔ بدر جی کے منوہر اپدیش۔ گاندھاری کا شری کرشن جی کو سراپ وغیرہ درج ہیں۔

۱۲۔ گیان کو بڑھانے والا اور پرم شانتی دینے والا

شانتی پرب کامل

قیمت مجلد للعہ

حجم ۶۸۸ صفحات کلاں

یہ پرب سب پربوں سے بڑا اور مہا درجے کا شانتی دایک ہے۔ اس میں راج دھرم پرب۔ آپت دھرم پرب اور موکھش پرب شامل ہیں۔ یہ پرب گیانیوں اور ایشور بھگتوں کو بہت پیارا ہے۔ اس کے پڑھنے سے بدھی بڑھتی اور پرم کلیان ہوتا ہے۔ اس لئے بھی دھرم پریمی سجنوں کو یہ پرب ضرور پڑھنا چاہئے۔ اس میں لکھے دھرم اپدیش پڑھنے اور سننے سے سب کامنائیں پورن ہوتی ہیں۔ اس مہان پرب میں ۳۶۶ ادھیائے ۱۳۷۷۵ شلوک ہیں

۱۳۔ انوشاسن پرب۔ حجم ۴۳۰ صفحات کلاں قیمت سادہ جلد ۲ کلاتھ باؤنڈ ۶

یہ پرم دھارمک پرب بھی شانتی پرب کا ضمیمہ ہی ہے۔ اس میں مہاتما بھیشم جی کے دھرم ارتھ، کام موکھش۔ چاروں پدارتھوں کے

پینے والے بہت ہی اُتم اُپدیش درج ہیں۔ جن کو سُن کر دھرم راج یدھشٹر کا من ٹھکانے آگیا اس پرب میں ۸۰۰۱۱ ادھیائے اور ۱۰۷۷ شلوک ہیں

۱۴۔ اشومیدھ پرب۔ حجم ۱۸۰ صفحات کلاں۔ قیمت سادہ عہ۔ کلاتھ باؤنڈ۔ ۸؍

اس میں سموَرت اور مروت کی سندر کتھا۔ مہاراج یدھشٹر کو خزانہ ملنا۔ پریکشت کا جنم۔ ارجن کا اشومیدھ کے گھوڑے کی رکھشا کرتے ہوئے سب راجاؤں کو جیتنا ... وغیرہ بہت ہی عجیب و غریب حالات درج ہیں۔ اس میں ۹۲ ادھیائے اور ۲۸۵۰ شلوک ہیں

۱۵ تا ۱۸۔ آشرم واسک موسل مہاپرستھانک سورگ آروہن پرب۔ حجم ۵۰ صفحات قیمت ۱۲؍

یہ آخری چار پرب اگرچہ چھوٹے ہیں۔ مگر حد درجے کے شکشا دایک ہیں۔ ان کے پڑھنے سے دنیا کی ناپائیداری کا نقشہ آنکھوں کے سامنے کھنچ جاتا ہے

مہابھارت کی جلد وار قیمت

پانچوں جلدیں الگ الگ ۱۰ اگست ۱۹۳۶ء تک قیمت خرید کی جا سکتی ہیں

جلد اول اس میں آدی پرب۔ بن پرب۔ سبھا پرب اور وراٹ پرب شامل ہیں حجم ۱۱۵۸ صفحات کلاں قیمت مجلد صرف آٹھ روپے

جلد دوم اس میں ادیوگ پرب اور بھیشم پرب شامل ہیں اور شرح گیتا بھی درج ہے حجم ۸۸۶ صفحات کلاں قیمت مجلد صرف چھ روپے

جلد سوم اس میں درون پرب کرن پرب شلیہ پرب استری اور سوپتک پرب شامل ہیں حجم ۸۷۲ صفحات کلاں قیمت مجلد چھ روپے

جلد چہارم اس میں حد درجے کا شانتی دایک "شانتی پرب" شامل ہے۔ حجم ۱۰۰۸ صفحات کلاں۔ قیمت مجلد صرف للعہ

جلد پنجم اس میں انوشاسن پرب۔ اشومیدھ پرب۔ آشرم واسک موسل۔ مہاپرستھانک اور سورگ روہن پرب شامل ہیں قیمت مجلد للعہ

مہابھارت مکمل پانچوں جلد ۴۱۰۰ صفحات کلاں۔ قیمت صرف اٹھائیس ۲۸ روپے علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ: **مینیجر مارتنڈ پستکالیہ۔ مارتنڈ بھون۔ چوبرجی۔ پونچھ روڈ۔ لاہور**

آرڈر فارم

شریمان منیجر صاحب مارتنڈ لٹریچر ایجنسی لاہور

کرپا کر کے مندرجہ ذیل کتابیں جن پر ○ کا نشان لگا دیا گیا ہے بذریعہ وی۔پی رعایتی قیمت پر بھیجکر مشکور کریں۔ وی۔پی فوراً وصول کیا جاویگا۔

محصول ڈاک یا ریلوے خرچ ان قیمتوں کے علاوہ ہوگا

۱۰ جولائی سے ۱۰ اگست سنہ ۱۹۳۶ء تک ¾ قیمت پر فروخت ہونگی

نمبر شمار	کتب	اصلی قیمت	رعایتی
۱	شریمد بھگوت گیتا المعروف سرل گیتا	عا	۸عہ
۲	شری یوگ واشسٹ ہردو جلد مکمل	ہے عہ	۱۰ار ۸عہ
۳	اپنشد گیان مالا مجلد	۴ر	۳ر
۴	ایشا اپنشد - بلا جلد	۴ر	۳ر
۵	کین اپنشد "	۱۲ر	۹ر
۶	کٹھ اپنشد "	۶ر	۴ر
۷	پرشن اپنشد "	۳ر	۲ر
۸	مانڈوکیہ اپنشد "	۸ر	۶ر
۹	منڈک اپنشد "	عہ	۱۵ر
۱۰	ادھیاتم راماین مکمل مجلد		
۱۱	بھرتری ہری شتک بالتشریح	عہ	۱۲ر
۱۲	شری وشنو پران	۱۲ر	۹ر
۱۳	یتی سار سنگرہ	۵ر	۳ر
۱۴	سوریشدھا سار	۵ر	۲ر
۱۵	آدرش مہاپرش	۵ر	۲ر
۱۶	آدرش پتی برتاؤں کے جیون چرتر	۵ر	۲ر
۱۷	پنچ کمل (ویدانت کا عطر)	۸ر	۶ر
۱۸	شری جپ جی سٹیک مکمل	۶عہ	۱۲ر
۱۹	پرانایام کی مہما اور ودھی	۸ر	۶ر
۲۰	چالیس روحانی و اخلاقی گلدستے یکمشت مجموعی قیمت	۱۱ عہ ۱۳ر	۶ ے

نمبر شمار	نام کتاب	اصلی قیمت	رعایتی
۲۲	ادم نہ گایتری کی مہما اور جپ کی ودھی	۱۲ر	۹ر
۲۳	گایتری میمانسا	۵ر	۳ر
۲۴	اشٹادس شلوکی گیتا	۳ر	۲ر
۲۵	جیبی گیتا برائے روزانہ پاٹھ	۳ر	۲ر
۲۶	شریمد بھاگوت بھگتی پرکاش	۱۰ر	۷ر
۲۷	مارتنڈ کے پانچ سالہ کرشن نمبر	۸عہ	۲عہ
۲۸	سندھیہ اُپاسنا یوگ (سندھیا مشرح)	۵ر	۳ر
۲۹	ادھیاتم یوگ (آرابندو گھوش)	۶ر	۴ر
۳۰	بھگوان رام کے اُپدیش	۲ر	۱ر
۳۱	ویراگ سندیش (مشرح)	۸ر	۶ر
۳۲	بدھ مذہب کی اخلاقی کتھائیں	۵ر	۳ر
۳۳	کبیر ونادلی (کبیر صاحب کے دوہے)	۵ر	۳ر
۳۴	نام جپ کی مہما اور ودھی	۵ر	۳ر
۳۵	شری پانڈو گیتا (دو ہل میں)	۳ر	۲ر
۳۶	دھرم کی ویاکھیا	۲ر	۱ر
۳۷	رسالہ حفظ صحت اور ورزش	۵ر	۳ر
۳۸	اندر شکتی کا وکاش یا سو سال کی عمر حاصل کرنا	۵ر	۳ر
۳۹	برہمچریہ کے سادھن	۲ر	۱ر
۴۰	انا سکتی یوگ (گیتا مہاتما گاندھی جی)	۵ر	۳ر
۴۱	سنش کرتویہ یا فرائض انسانی	۲ر	۱ر
۴۲	سورج بھیدی ویایام	۳ر	۲ر

جو کتب منگوانی ہوں ان کے نمبروں پر ○ نشان لگا دیں مثلاً ⑨ یا ⑳

نمبر	نام کتاب	قیمت	قیمت
۴۲	خوشی اور کامیابی کے بنیادی اصول	۲ر	۲ر
۴۳	راہ نجات کی ابتدائی منزلیں	۳ر	۲ر
۴۴	جیسے چاہو ویسے بن جاؤ	۳ر	۲ر
۴۵	اچھی عادتیں ڈالنے کی تعلیم	۴ر	۳ر
۴۶	شانتی کی دولت	۴ر	۳ر
۴۷	آئینہ سداچار اور قوت خیال	۳ر	۲ر
۴۸	چھوٹے بھائی کا پریم	۴ر	۳ر
۴۹	بھجن مالا (ایشور بھگتی کے بھجن)	۴ر	۳ر
۵۰	مہاتما بدھ کا جیون چرتر	۶ر	۴ر
۵۱	ستی بیہولا کی پتی بھگتی	۵ر	۳ر
۵۲	ہماری چنتا اور استری دشا	۳ر	۲ر
۵۳	بندو کا لڑکا (دلچسپ ناول)	۶ر	۴ر
۵۴	استری رتن کتھائیں	۸ر	۶ر
۵۵	مقدمہ بازی کا برا نتیجہ	۵ر	۳ر
۵۶	بہتر جیون و جیون مکتی	۶ر	۴ر
۵۷	گلدستہ ظرافت (ہنسی دل لگی کا سامان)	۴ر	۳ر
۵۸	شہد چکھتا (شہد کے فوائد)	۳ر	۲ر
۵۹	دودھ چکھتا (دودھ کے فوائد)	۲ر	۱ر
۶۰	اپنے خیر خواہ بنو	۳ر	۲ر
	رومانی اخلاقی ناول کشت مجموعی قیمت	[illegible]	[illegible]
۶۱	شہنشاہ اشوک المعروف راجکماری پرملا کی کارستانیاں	[illegible]	[illegible]
۶۲	راجکمار چھتر سال ، ، ہلدی دیوی ، ،	عہ	۱۲ر
۶۳	ستی کی رکھشا ، ، دھرم کی جے	عہ	۱۴ر
۶۴	سوبھاگیہ لکشمی ، ، سندر کمل	۱۵ر	۱۱ر
۶۵	حسد کی آگ ، ، قسمت کا ہیر پھیر	۱۲ر	۹ر
۶۶	تسخیر بنگال ، ، فتوحات راجہ ٹوڈرمل	۸ر	۶ر
۶۷	مکمل فائل مارتنڈ سنہ ۱۹۳۵ء	[illegible]	[illegible]
۶۸	، ، سنہ ۱۹۳۴ء	[illegible]	[illegible]
۶۹	، ، سنہ ۱۹۳۳ء	[illegible]	[illegible]
۷۰	، ، سنہ ۱۹۳۲ء	[illegible]	[illegible]

نمبر	نام کتاب	قیمت	قیمت
۷۱	مکمل فائل مارتنڈ سنہ ۱۹۳۱ء	[illegible]	[illegible]
۷۲	، ، ، ، سنہ ۱۹۳۰ء	، ،	[illegible]
۷۳	چھ پرچہ فائل سنہ ۱۹۲۹ء (خاص نمبر)	عہ	۱۲ر
۷۴	فائل مارتنڈ سنہ ۱۹۲۸ء	عہ	۱۲ر
۷۵	، ، ، ، سنہ ۱۹۲۶ء ۱۶ پرچہ	[illegible]	[illegible]
۷۶	، ، ، ، سنہ ۱۹۲۵ء ، ، ۲۱ ، ،	[illegible]	[illegible]
۷۷	، ، ، ، سنہ ۱۹۲۴ء ، ، ۲۰ ، ،	[illegible]	۱۲ر

مہرشی ویدویاس کرت مکمل سنسکرت گرنتھ

مہابھارت

نمبر	نام کتاب	قیمت	قیمت
	مجلد پانچوں جلد ۴۱۰۰ صفحات کلاں قیمت	۲۸	۲۰
۷۸	آدی پرب حجم ۴۴۴ صفحات کلاں	[illegible]	[illegible]
۷۹	سبھا پرب ، ، ۱۲۶ ، ، ، ،	[illegible]	۱۵ر
۸۰	بن پرب ، ، ۵۷۶ ، ، ، ،	[illegible]	[illegible]
۸۱	وراٹ پرب ، ، ۱۱۸ ، ، ، ،	[illegible]	۱۵ر
۸۲	ادیوگ ، ، ۳۴۶ ، ، ، ،	[illegible]	[illegible]
۸۳	بھیشم پرب ، ، ۵۴۸ ، ، ، ،	[illegible]	[illegible]
۸۴	درون پرب ، ، ۴۴۰ ، ، ، ،	[illegible]	[illegible]
۸۵	کرن ، ، ۲۲۴ ، ، ، ،	[illegible]	[illegible]
۸۶	شلیہ پرب ، ، ۱۳۶ ، ، ، ،	[illegible]	۱۵ر
۸۷	سوپتک و استری پرب۔ حجم ۷۰ صفحات	۱۲ر	۹ر
۸۸	شانتی پرب حجم ۶۸۸ صفحات کلاں	[illegible]	[illegible]
۸۹	انوشاسن پرب ، ، ۳۰۴ ، ، ، ،	[illegible]	[illegible]
۹۰	اشومیدھ پرب ، ، ۱۱۸ ، ، ، ،	[illegible]	۱۵ر
۹۱ تا ۹۴	آشرم واسک۔ موسل۔ مہا پرستھانک اور سورگ آروہن پرب۔ حجم ۷۵ صفحات	۱۲ر	۹ر

ملنے کا پتہ

منیجر مارتنڈ پستکالیہ چوبرجی۔ لیک روڈ لاہور

شری مدنانند موڈک

یہ مشہور رشاستریہ اوشدھ گرہست کے آنند کو بڑھاتا ہے۔ اگر جسمانی صحت اچھی ہے۔ صرف سرعت (دیریہ جلدی نکل جانے) کی شکایت ہے۔ تب آپ اس کا استعمال کریں اس کے متواتر استعمال سے جریان۔ احتلام۔ نامردی اور سستی وغیرہ دور ہوتی ہیں۔ یہ لذیذ دوائی بقدر تین چار ماشہ رات کو دودھ سے استعمال کی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ بوقت شام اگر چندر اودے رس کی ایک گولی بھی ہمراہ ملائی یا ربڑی استعمال کی جاوے۔ تو بدرجہ غایت فائدہ ہوتا ہے۔ ہر قسم کی مردانہ امراض دور ہوتی ہیں۔ قیمت ۳۰ خوراک برائے ایک ماہ ۲ روپے۔ ۶۰ خوراک برائے دو ماہ ساڑھے تین روپے اور ۹۰ خوراک برائے تین ماہ پانچ روپے۔ علاوہ محصول ڈاک

چیون پراش رسائن

یہ آیورویدک شاستر کی بہت مشہور دوائی ہے۔ دل۔ جگر۔ معدہ اور دماغ تمام اعضائے رئیسہ کو طاقت دیکر جسم کو بلوان بناتا ہے۔ اس کے متواتر استعمال سے ہر ایک بیماری مثلاً تپ دق۔ کھانسی۔ دمہ۔ پرانا زکام۔ قبض۔ جگر، دل۔ دماغ کی کمزوری۔ دل کی دھڑکن۔ بھوک کی کمی۔ پیاس کی زیادتی۔ قے۔ جی متلانا وغیرہ دور ہوتی ہیں۔ یہ رسائن نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہے۔ اس کے فوائد انگریزی دوائی کاڈ لیور آئل سے بہت زیادہ ہیں۔ بوڑھا چیون رشی اس کو کھا کر جوان بن گیا تھا۔ اس لئے اس کو چیون پراش اور لہحات چیون رشی کی خوراک کہتے ہیں۔ قیمت ایک سیر چھ روپے۔ آدھ سیر ۳ روپے۔ ایک پاؤ ۱/۱۲ علاوہ محصول ڈاک۔

سپاری پاک

(محافظ مستورات) ہمارے ہاں یہ دوائی بڑی احتیاط سے تیار کی جاتی ہے۔ مستورات کے سیلان الرحم (سفید پانی آنا) اور درد کمر کے لئے بہت مفید ہے۔ رحم کو طاقت دیکر حمل کو برقرار رکھتی ہے۔ اس لئے حمل کے دنوں میں اس کا استعمال بہت مفید ہے اور بچہ طاقتور پیدا ہوتا ہے۔ مرد بھی اسے بند ہیج (امساک) کیلئے استعمال کر سکتے ہیں۔ بقدر ۶ ماشہ گرم یا تازہ دودھ کے ساتھ استعمال کرائیں۔ قیمت آدھ پاؤ ۱۲ اور ایک پاؤ ۱/۸ آدھ سیر ۲/۸ ایک سیر ۵

شدھ شلاجیت

یہ رسائن خاص قسم کے پتھر سے نکال کر تیار کی جاتی ہے۔ لیکن آجکل لوگ بناوٹی شلاجیت بیچ کر لوگوں کو دھوکہ دے رہے ہیں ان سے بچنا چاہیئے۔ شلاجیت عموماً پیشاب کی بیماریوں میں دی جاتی ہے۔ یہ گردہ مثانہ، طحال اور جگر وغیرہ اعضاء کو طاقت دیتی ہے۔ اس کی مقدار خوراک ۴ رتی ہے۔ جو دودھ یا پانی کے ساتھ استعمال کرنی چاہیئے۔ قیمت درجہ اول ایک تولہ۔ ایک روپیہ

قبض کشا گولیاں

قبض ہی تمام بیماریوں کی جڑ ہے۔ لیکن اس قبض کو جڑ سے اکھاڑنے کے لئے ہماری قبض کشا گولیاں اکسیر ہیں۔ جب کبھی قبض ہو رات کو ایک یا دو گولی استعمال کریں۔ صبح حاجت با فراغت ہو کر طبیعت بحال ہو جاتی ہے۔ قیمت ۳۲ گولی ۸؍۔ یکصد گولی ۱/۴

دھوج بھنگ تیل

(طلاء نامردی) جلق مشت زنی یا کثرت جماع اور دیگر بد عادات کی وجہ سے جو نوجوان سستی و نامردی جیسی شرمناک امراض میں پھنسے ہوں۔ ان کے لئے یہ تیل بہت مفید ہے۔ رات کو سونے سے پہلے اندریہ اور اس کی جڑ پہ کچھ دیر مل کر پان کا پتا یا روئی لپیٹ کر اوپر سے پٹی باندھ دینی چاہیئے۔ صبح کے وقت اٹھ کر عضو کو گرم پانی سے دھو ڈالیں۔ قیمت فی شیشی صرف ۱/۴ علاوہ محصول ڈاک

بھیم سینی سرمہ

یہ سرمہ روزانہ استعمال کرنے سے آنکھوں کی ہر ایک بیماری مثلاً پانی بہنا۔ دھند۔ جالا۔ ککرے۔ پڑبال وغیرہ کو دور کرتا اور کمزوری اور ضعف بصارت کو بہت مفید ہے نابینے اور جیست کی سلائی سے روزانہ لگائیں۔ قیمت فی تولہ ۲؍ چھ ماشہ ۱؍

ملنے کا پتہ:- مینیجر مارتنڈ لیتکالیہ۔ چوبرجی۔ لیکچرر روڈ۔ لاہور

فہرست مضامین کرشن نمبر بابت ماہ اگست ۱۹۳۶ء

پیارے موہن!

تیری موہنی چھب پر ترلوکی موہت ہے۔ تیری پرستا کے لئے نارد جیسے دیو رشی۔ مہرشی ویاس اور بالمیکی جیسے مُنی اور سنک سنندن آدی آتم گیانی مہاتما گھوم گھوم کر اور جھوم جھوم کر تیرا گن گان کرتے ہیں۔ کیا کہیں تیرا روپ ہی ایسا البیلا ہے جس نے ایک بار تیری طرف نہار لیا وہ سنساری وشیوں اور بھوگوں پر لات مار کر بس تیرا ہی غلام بے دام ہو گیا۔ بات یہ ہے۔ کہ تو آنند کا اننت مہا ساگر ہے۔ اس آنند ساگر میں سے ایک قطرہ بھی پا جانے سے بڑے بڑے رشی منی اپنے جیون کو دھنیہ اور سارتھک مانتے ہیں پریم کا تو تو کبھی ختم نہ ہونے والا بھنڈار ہی ہے۔ تیرے جیسا سچا پریمی نہ ہوا۔ اور نہ ہوگا۔ تیرا **کرشن** نام ہی اس بات کا شاہد ہے۔ کہ جس نے ذرا بھی تیری طرف نگاہ کی۔ بس تو نے اس کو اپنی طرف کھینچ کر اپنے پریم پاش میں باندھ لیا۔ پھر کس کی مجال ہے۔ کہ تیری پریم کی زنجیر کو توڑ سکے ۔ یہ وہ زنجیر ہے جسے انسان خود پہنتا ہے۔

میرے پیارے کنہیا! مجھے ایک ہی جھلک دکھا کر تم غائب ہو گئے۔ کیوں نہیں اس بے دام غلام کو اپنی پریم کی زنجیر میں باندھ لیتے ہو۔ تیرے روپ گُن گیان اور پریم کی اور نے اسی جو ایک پا کر میں اپنے کو دھنیہ سمجھونگا۔ پتر لشپ کی مانند یہ ادنے اسی بھینٹ تیرے پوتر نام سے تیرے پرم پاون چرنوں میں بھینٹ کرتا ہوں۔ یہ بھینٹ اتی تچھ ہے۔ چڑھاتے ہوئے بھی لاج آتی ہے۔ مگر ہے سدا ان کے تفضل پا کر پرسن ہونے والے پربھو! اس بہت ہی تچھ بھینٹ کو پا کر مجھ پر بھی پرسن ہو جیئے۔ اور اتنی دیا کیجیئے۔ کہ کبھی کبھی ہردے میں براجمان ہو کر اپنی موہن مُرلی کی میٹھی تان سُنا دیا کیجیئے۔ اور اگر میں ادھکاری ہوں۔ تو اپنی بھجن موہنی تو ندریہ سُدھا کی دو ایک بوندیں پلانے کی کرپا بھی ...."

"تیرا ہی"

پریم کی بھینٹ

میرے پیارے بھائی مالک چند جی آپ کا شری کرشن پریم سراہنیہ ہے۔ آپ کے ہی اصرار سے۔ آپ کی آگیا سے آپ کے پریم کی وستو آپ کی سیوا میں بھینٹ کرتا ہوں۔ بھینٹ اتی تچھ ہونے پر بھی شری کرشن نام کے ساتھ وابستہ ہو جانے کی وجہ سے آشا ہے آپ کی پرسنتا کا موجب ہوگی۔ آپ جیسے پریمی سجنوں کو تو شری کرشن نام ہی مستانہ بنا دینے کے لئے کافی ہے۔

آپ کا پیارا دھرم بھائی :- "پرمارتھی"

ॐ

شری گنیشائے نمہ

وشودیو سُتم دیوم کنس چانور مردنم
دیوکی پرم انندم بندے کرشنم جگت گورم

سالانہ چندہ
۸ روپے

ممالک غیر سے
۱/۲ ۱۷ شلنگ

ایڈیٹر
پرمارتھی

قیمت
فی پرچہ ۱۲

مارتنڈ لاہور کا کرشن نمبر

جے مرلی کے گردھر ناگر جے تلسی کے رام
جے تلسی کے سانوریا جے ...

اوم

جلد ۳۴

نمبر ۸

بابت ماہ اگست ۱۹۳۶ء

سارگیان

कृष्णे रताः कृष्णमनुस्मरन्ति। रात्रौ च कृष्णं पुनरुत्थिता ये।
ते भिन्नदेहाः प्रविशन्ति कृष्णं हविर्यथा मन्त्रहुतं हुताशे॥

شری کرشن (پرماتما) میں آسکت - شری کرشن کا لمحہ لمحہ سمرن کرنے والے - رات کو سوتے وقت شری کرشن کا سمرن کرنے والے - ارتھات جاگتے سوتے اُٹھتے بیٹھتے جن کو شری کرشن کا ہی سمرن ہوتا ہے - اُن کا جیو آتما دیہہ سے الگ ہوتے ہی اُسی طرح شری کرشن میں مل جاتا ہے - جس طرح منتر پڑھ کر ہوم کیا ہوا ہوی اگنی میں مل جاتا ہے۔

جگت کی اُتپتی - ستھتی اور ناش کے کارن - سچدانند رُوپ شری کرشن کو ہم اس لئے نمسکار کرتے ہیں - کہ ہمارے تینوں تاپوں آدھیاتمک - آدھی دیوک اور آدھی بھوتک کا ناش ہو - (شریمد بھاگوت) "اوم شم"

ہری نام کا پرچار

مارتنڈ کے ناظرین سے شری چیتن گورانگ مہاپربھو کا نام چھپا ہوا نہیں ہے۔ نمائی بھی انہیں کا نام ہے۔ بنگال میں مہاپربھو بھگوان کرشن کا اوتار مانے جاتے ہیں۔ آپ نے بنگال میں شری کرشن بھگتی کا پرچار زوروں سے کیا تھا۔ آپ کے ایک شِشیہ شری نتیانند جی مہاراج تھے۔ جب پربھو شری کرشن پریم میں مگن ہو کر شری جگناتھ جی میں رہنے لگے . . . . تب آپ نے انہیں نتیانند جی کو بنگال میں جا کر ہری نام کے پرچار کی آگیا کی۔ ذیل میں وہی پرسنگ ناٹک رُوپ میں دکھلایا گیا ہے۔ شری نتیانند جی نے اپنے گورو کی آگیا لے سر پر جسم مان کر ہزاروں طرح کے دُکھ اور اپمان سہہ کر بھی کس طرح بنگال میں شری کرشن نام کا پرچار کیا اسکا یہاں کچھ ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے پڑھنے سے بھگون نام مہاتم کا بھلی بھانتی انوبھو کیا جا سکتا ہے

{ استھان۔ نیلاچل۔ سمندر کا کنارہ۔ نمائی سنیاسی (شری چیتن مہاپربھو) اور نتائی ابدھوت (شری نتیانند جی مہاراج) کھڑے ہیں }

نتائی۔ پربھو! تمہاری حالت دیکھ کر کلیجہ پھٹتا ہے۔ کیا تھے اور کیا ہو گئے؟ کہاں وہ لمبا چوڑا بلوان شریر اور کہاں آج کھڑے ہوتے ہی گر پڑتے ہو؟ تم ہم لوگوں کے پران ہو۔ جگت کے پران ہو۔ تمہاری ایسی اوستھا دیکھ کر ہم لوگ کیسے بے فکر رہ سکتے ہیں؟ ہر روز آنکھوں سے سمندر کی طرح جل بہا کر تم اپنا جیون کھو رہے ہو؟

نمائی۔ شری پاد! مجھے بڑا دُکھ ہے۔ وہ تم جیسے دُکھی کے سوا . . . . . اور کسی کے سامنے بھی پرگٹ نہیں کیا جا سکتا میرے دُکھوں کا انت نہیں۔ میں دُکھ کے سمندر میں بہہ رہا ہوں

نتائی۔ تمہیں کیا دُکھ ہے۔ پربھو! تم نے تو خود دُکھ مول لے لیا ہے؟ . . . . ہری کا نام نہ لیتے دیکھ کر اُن کے کٹھور ہردیوں کو پگھلانے کے لئے تم نے سنیاس لیا۔ اس سنیاس کے دُکھ کو تم نے اپنی اچھا سے اپنے کندھوں پر اُٹھایا۔ کس طرح رونے سے کرشن ملتے ہیں۔ جیووں کو یہی سکھلانے کے لئے تم دن رات رویا کرتے ہو۔ دُکھ تو تم نے مانگ کر لے لئے ہیں

نمائی۔ شری پاد! میرے دُکھ دو طرح کے ہیں۔ ایک اپنے لئے اور ایک دوسروں کے لئے۔

نتائی۔ تمہیں اپنے لئے کون سا دُکھ ہے بھلا؟

نمائی۔ دُکھ یہی ہے۔ کہ شری کرشن نہیں ملے۔ انہیں پا کر کھو دیا۔ دیکھ نہیں رہے ہو۔ میری آنکھیں شری گوبند کے برہ میں میگھ بن رہی ہیں

نتائی۔ پربھو! جانے دو اس بات کو۔ تمہارے من کی بات تمہیں جانتے ہو۔ کرشن برہ کیا وستو ہے۔ یہی دکھلانے کے لئے تم یہ سب برہ لیلا کر رہے ہو۔ پس اس بات کو رہنے دو۔ دوسروں کے لئے تمہیں کیا دُکھ ہے۔ وہی بتلاؤ۔ سُنیں تو؟

نمائی۔ شری پاد! جیووں کے دُکھ سے میرا ہردہ زخمی ہو رہا ہے۔ جیو چاہیں۔ تو وہ اپنا دُکھ سہج میں ہی دُور کر سکتے ہیں۔ کرشن نام ہی شری کرشن ہے۔ اس نام سے اپنے آپ اُن کے شری چرنوں کی پراپتی ہو سکتی ہے۔ مگر جیو انہیں بھول کر بھو ساگر میں ڈوبتے ہوئے چھٹپٹا رہے ہیں۔ اس لئے ہردہ دُکھی ہو رہا ہے۔

نتائی۔ پربھو! تم جگت کا اُدھار کر رہے ہو اور کیا ہے۔ تمہاری کرپا سے آج ہری نام سے پرتھوی بھر گئی ہے سیت بندر امیشور (راسی کماری) سے لیکر بنگال تک سب جگہ آج جیسی لہر اُٹھی ہے ویسی کسی دیش اور کسی زمانے میں نہیں اُٹھی

نمائی۔ شری پاد! من کی بات کہتا ہوں۔ سنو۔ یہ سچی بات ہے۔ کہ میں ہری نام کا پرچار کا کر رہا تھا۔ مگر اس میں بادھا پڑ

گئی - اس لئے جیووں کا اُدّھار نہیں ہوا - جب یہ بات یاد آتی ہے - تب ہردے پھٹنے لگتا ہے۔

نتائی - بادھا (رکاوٹ) کیسی ؟

نمائی - شری ہری نام میں بے حد شکتی ہے - میں گیا تھا اس نام کو بانٹنے - مگر کیا کہوں - کہتے لاج آتی ہے - شری کرشن نے جیو ماتر کے ہردے میں ہی پریم کی کھان بنا رکھی ہے - ہری نام بانٹنے گیا - ہردے میں پریم کی ترنگیں اُٹھیں - اور انہیں میں بہنے لگا - مجھ سے اب جیووں کے اُدّھار کی سمبھاونا نہیں - شری پاد! اگیو لوک سے کرپا مئی شری یشودا ماتا جی سے جو دھن لے کر آیا تھا - وہ تو پورا ہو گیا - اب جیووں کے لئے کیا کیا جائے ؟

نتائی - اس جگت میں تمہارے پرکاش سے جو ترنگ اُٹھی ہے - اس سے سارے دیش کا اُدّھار ہو گا - استری - پرش - بالک - ملیچھ - ریتت کوئی نہیں بچے گا ؛ چھوٹے بڑے سب کو شری کرشن نام روپی امرت کا پان کرنا ہی پڑیگا

نمائی - شری پاد! سنیاس لے کر میں نے دیش چھوڑ دیا تم بھی میرے سنیہہ سے بندھے ہوئے میرے ساتھ آ گئے - گوڑ کا اُدّھار نہیں ہو سکا - تمہارے سوا اس کام کو اب اور کون کر سکتا ہے ؟

نتائی - پربھو! مجھے کیا آ گیا ہے ؟ کہو - تم جانتے ہو کہ میں تمہارے لئے سو بار پران دے سکتا ہوں۔

نمائی - یہی میری پرارتھنا ہے - کہ تم گوڑ دیش کو لوٹ جاؤ۔

نتائی - یہ ہر گز نہیں ہو گا - تمہیں چھوڑ کر میں تل بھر بھی نہیں رہ سکتا -

نمائی - شری پاد! ہم لوگوں کو اپنے سکھ کی اچھیا کا کوئی حق نہیں - ہم اگر اپنے لئے سکھ چاہنے لگیں گے - تو جیووں کا اُدّھار نہیں ہو گا -

نتائی - اگر پرچار کے لئے وہاں کسی بھگت کو بھیجنا چاہتے ہو - تو اور کسی کو بھیج دو - تمہارے تو لاکھوں بھگت ہیں - اور بھیجنے کی ضرورت ہی کیا ہے ؟ وہاں تو شری ادویت آچاریہ ہیں ہی -

نمائی - شری پاد! گوڑ بڑی بے ڈھب جگہ ہے - وہاں لوگ گیان کے پیچھے پاگل ہو رہے ہیں - شری آچاریہ کے گیان سے وہاں اتنا پھل نہیں ہو گا - وہاں تو تم جیسے پریم کے متوالے ہی کامیاب ہونگے

نتائی - سمجھا نہیں پربھو!

نمائی - گوڑ میں بہت سے مہا گیانی ہیں - وہاں کوئی گیان کی بات کہتا ہے - تو بدلے میں وہ بھی ویسا ہی کہتے ہیں - اس سے صرف بحث چھڑ جاتی ہے - کوئی لابھ نہیں ہوتا - مگر تم تو دیوں نہیں کرو گے کوئی نام نہیں لے گا - تو تم رو کر اس کے چرن پکڑ لو گے - اور اس سے خشک گیان کو چھوڑ کر وہ شری کرشن کی شرن ہو جائیگا

نتائی - تمہارے پیروں پڑتا ہوں - پربھو! کسی دوسرے کو بھیج دو - تمہیں چھوڑوں گا - تو میں مر جاؤں گا

نمائی - (نتائی کا ہاتھ پکڑ کر) شری پاد! ہٹ مت کرو - مجھ میں جیووں کے لئے سنیہہ ہی کونسا ہے ؟ مجھ میں جیووں کے لئے جو کچھ پریم ہے - وہ میں نے تم سے سیکھا اور پایا ہے - تم گوڑ جاؤ - جا کر دکھی جیووں کا اُدّھار کرو - شری پاد! میں بڑی عاجزی کے ساتھ تم سے عرض کرتا ہوں -

(مہا پربھو رو تے ہیں)

نتائی - (روتے ہوئے) میں شریر ہوں - تم پران ہو - مجھے کچھ بھی آزادی نہیں ہے - تم جو آگیا دو گے - وہی کرنا ہو گا -

نمائی - شری پاد! میں نے تو جیووں کے کلیان کیلئے سنیاس لیا ہے - مگر تم کو میری نسبت کروڑ گنا زیادہ تیاگ کرنا ہو گا -

نتائی - سو کیسے ؟

نمائی - تم اودھوت ہو - تم نے سنسار اور کامنی کانچن کا تیاگ کیا ہے مگر تمہیں پھر سنسار میں جانا پڑیگا بیاہ کر کے گرہستی بننا ہے

نتائی - اس سے کیا ہو گا ؟

نمائی - شاستروں کے انوسار تم پتت ہو گے - سماج میں سب سے زیادہ نیچ مانے جاؤ گے - لوگ تمہاری دلگی اڑا دینگے تم سے نفرت کرینگے - تمہیں ریاکار بتلا دیں گے اور دھتکاریں گے

نتائی - مجھے یہ سب کس لئے کرنا پڑے گا -

نمائی - سنو! میں نے سنسار تیاگ دیا - تم تو مجھ سے بھی پہلے تیاگ چکے تھے - اس سے لوگوں کا یہ ایک وشواس ہو گیا ہے کہ سنسار چھوڑے بنا شری کرشن کا بھجن نہیں ہوتا - ایسے وشواس

صرف کچھ اُداسین لوگ ہی بھجن کرینگے - اور ان میں بھی بہت سے دمبھی (ریاکار) ہو جاویں گے

نتائی - اس لئے :

نمائی - اس لئے تمہیں گرہستی بن کر لوگوں کو بتلا دینا ہو گا - کہ شری کرشن بھجن کے لئے گھر چھوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے - ضرورت ہے - صرف کرشن پریم کی - پریم ہو گیا تو سب کچھ ہو گیا - تمہارے گرہستی ہو جانے سے لوگ سمجھ جائیں گے - کہ بھجن سادھن کے لئے ہر کسی کو گھر چھوڑنا ضروری نہیں ہے -

نتائی - پربھو - اب سمجھا - جیووں کے کلیان کے لئے تم ماتا شچی اور دیوی وشنو پریہ کی بلی دے چکے ہو - میں ناچیز ہوں اس لئے میری بھی بلی دینا چاہتے ہو - ایسا ہی ہو - میرا سرب ناش ہو جاوے - مگر جیووں کا اُدھار ہو جاوے (روتا)

نمائی - دیکھو - شری پاد! تمہارے اس بے حد شکتی والے دیلوان جسم سے بڑے بڑے کام ہونگے - میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ تمہارے گرہست دھارن کرنے پر بہت سے لوگ تم سے نفرت کریں گے - اس وقت یہ وچارنا - کہ دکھوں کا بھار اپنے کندھوں پر اٹھا کر دوسروں کا دکھ دور کرنا ہی ہم لوگوں کا فرض منصبی ہے -

نتائی - پربھو! جیووں کا دکھ دور کرنے میں جو دکھ ہوتا ہے - وہ تو دکھ نہیں ہے - وہ سکھ ہے - مجھے ایسا دکھ خوب دو -

نمائی - میں جانتا ہوں - تم دیا کے شرومنی ہو - مگر شری پاد! میرا ایک نویدن اور ہے -

نتائی - کہئے - کیا آگیا ہے - جو کہو گے - اس کا جی جان سے پالن کروں گا -

نمائی - کلجگ میں ہری نام کا دان کرتے وقت لوگوں کو چن چن کر دان نہ کرنا بلکہ جو سامنے پڑ جاوے - اسی کا اُدھار کرنا ہو گا - ایک بات اور یاد رکھنے کی ہے - جو تندرست ہیں - انہیں وید یا دوا کی ضرورت نہیں ہوتی - تم اگر صرف سادھوؤں ہی کا اُدھار کرو گے - تو تمہارا وہ کام تندرستوں کا علاج کرنے جیسا ہو گا مگر ایسا کرکے جو جتنا زیادہ پتت اور پاپی ہو - اسے اتنا ہی زیادہ کرپا کا پاتر سمجھنا - پہلے پاپی پھر دوسرے لوگ سمجھے تو؟ ایک بات اور ہے :

نتائی - کہئے کہئے - اب دیر مت کیجئے - میں جاتا ہوں - تمہاری آگیا کا پالن کرنے کے لئے ابھی سیدھا گوڑ جاتا ہوں -

نمائی - شری پاد! جو لوگ پنڈت ہیں - جن کو ایسا وشواس ہے کہ ہم خوب سمجھتے ہیں - ہمارے لئے کچھ بھی سمجھنا باقی نہیں یا جو ریاکار ہیں - جو اپنے کو بڑا سادھو یا بھگت مانتے ہیں - ایسے لوگ جگت میں سب سے بڑے دکھی اور ابھاگے ہیں یہی سب سے پہلے دیا کے مستحق ہیں - دیکھو! تمہیں گوڑ میں ایسے بہت سے پنڈت ملیں گے - جو شاستر بحثوں کا بیوپار کرتے ہیں - مگر بھگوت بھگتی اور پریم سے بالکل محروم ہیں - تمہیں ان لوگوں پر خاص کرپا کرنی پڑے گی -

(گدادھر داس - واسودیو گھوش اور رام داس وغیرہ بھگتوں کا آنا اور مہا پربھو کو ساشٹانگ پرنام کرنا -)

نمائی - کون؟ گدادھر؟ رامداس! ارے واسودیو! آؤ آؤ - میں تمہیں لوگوں کو یاد کر رہا تھا - اچھا ہوا - تم سب آ گئے - دیکھو - شری پاد گوڑ کا اُدھار کرنے جا رہے ہیں - تم سب ان کے ساتھ جاؤ -

نتائی (بھگتوں سے) پربھو کی آگیا سن لو - پہلی آگیا جو سامنے آوے - اسی کا اُدھار کرنا ہو گا - دوسری آگیا - جو جتنا زیادہ پاپی ہو گا - وہ اتنا ہی زیادہ دیا کا مستحق ہو گا - تیسری آگیا - جو اپنے کو بڑا پنڈت یا دھرماتما سمجھتا ہو - اس پر سب سے پہلے کرپا کرنی ہو گی -

واسودیو - جو ملے - اسی کا اُدھار کرو - ایسی آگیا کیول خود شری بھگوان ہی دے سکتے ہیں - ہم اگر اپنے بل پر اس کام کو کرنا چاہیں گے - تو کوئی ہری نام نہیں لے گا - مگر ہم پربھو کی آگیا سے جا رہے ہیں - کس کی طاقت ہے - جو اسے نہ مانے - جس کو ہری نام دیا جاوے گا - اس کو ابھی لینا ہو گا

ہوئے کی طرح گرہن کرنا ہوگا۔

نتائیؔ ۔ اٹھو ۔ چلو ۔ اب دیر نہ کرو۔

بھج گور ۔ مکھ گور کہو ۔ بھج گور کو نام
ہو ہیں پران پریہ بھج ہا ہیں بجے ۔ گور چندر سکھ دھام
(یہ لوشری گورانگ کی لکھی ہے)

(سب جاتے ہیں)

دوسرا نظارہ

مقام ندیا ۔ گنگا کا کنارہ

(نیائے رتن اور ودیا باگیش کا آنا!)

نیائے ۔ پاگلوں نے یہاں آکر بڑا اودھم مچا دیا ہے

ودیا ۔ ہاں چاروں طرف کیول ہری بول ہری بول کی گونج ہو رہی ہے ۔ دلیش بھر کو پوتر کر دیا ۔

نیائے ۔ سنو تو سہی ۔ کیا پوتر کر دیا ۔ چیتن نے نیلاچل ۔ (جگناتھ پوری) سے دس بارہ پاگلوں کو گوڑ بھیج دیا ۔ کس لئے؟ جیووں کا اودھار کرنے کے لئے ۔ آئے سبھی پاگل ۔ انہیں کے گروہ میں ایک آدمی کا نام ہے ۔ گداد ھر ۔ وہ گیا پاپی ناتی کے قاضی کے گھر ۔ جا کر کہنے لگا ۔ اے قاضی! نکل باہر اور ہری نام بول ۔ نہیں تو تیرا سر اڑا دیا جاوے گا ۔
قاضی تو مارے غصہ کے آگ بگولا ہو گیا ۔ اور کون ہے رے تو؟ کہتا ہوا اسے پکڑنے اور مارنے کو باہر نکلا ۔ مگر اسے دیکھتے ہی نرم پڑ گیا ۔ اچھا لنصیب تھا قاضی کچھ بولا نہیں ۔ کیا ضرورت تھی مسلمان کے گھر جا کر یوں بڑپن بگھارنے کی؟

ودیا باگیش ۔ بڑپن تو ٹھیک نہیں ۔ مگر پتہ نہیں ۔ کہ شری چیتن نے انہیں کونسا بل دے کر بھیجا ہے کہ جو انہیں دیکھتا ہے ۔ وہی گھل جاتا ہے اور بھگت بن جاتا ہے

نیائے رتن ۔ تم کو بھی کچھ روگ لگا نہ دکھائی دیتا ہے

ودیا ۔ روگ نہیں سنو ۔ نہ ان لوگوں کو بھوک کا پتہ ہے نہ نیند کا اور نہ کسی آرام کا ۔ گویا رات دن آنند میں مگن رہتے جاتے ہیں ۔ جب سے یہ لوگ یہاں آئے ہیں ۔ لاکھوں آدمی دھرم کے مارگ میں لگ گئے ہیں ۔ اگر وہ پاگل ہیں ۔ تو کام کے پاگل ہیں ۔

نیائے ۔ کیوں؟ کیا وہ پنڈت ہیں؟ کیا ان لوگوں کو شاستر کا گیان ہے؟ کیا ان لوگوں نے کوئی تپ کیا ہے؟ صرف ناچنا اور گاتے ہوئے بھٹکنا (راستے میں گیت کا سنائی دینا) وہ دیکھو ۔ معلوم ہوتا ہے ۔ وہی لوگ آرہے ہیں (ایک بھگت کا ناچتے گاتے ہوئے آنا)

بھگت (گاتا ہے)

کیا پاگل نتائیؔ نے ۔ بانٹ ہری نام اس جگ کو
سنگ جو گور بھی ہوتے ۔ تو ہوتا کیا نہ سب جگ کو

نیائے ۔ کون ہو؟ ٹھہرو تو ذرا ۔ یوں متوالا پن کیوں کرتے ہو؟

بھگت (کھڑے ہو کر گانا) سنگ جو گور بھی ہوتے
تو ہوتا کیا نہ سب جگ کو"

نیائے ۔ کیا ہوتا؟

بھگت ۔ مہاراج! اکیلے نتائی نے ہی جگت کو متوالا بنا دیا اگر گور ساتھ ہوتے ۔ تو کیا نہیں ہوتا ۔

ودیا ۔ تمہارے نتائیؔ کیا کرتے ہیں؟

بھگت ۔ نتائی سب کو برابر کر رہے ہیں ۔ بڑے کو چھوٹا اور چھوٹے کو بڑا بنا رہے ہیں ۔ پاپی کو پرم بھگت اور سب سے بڑے آدمی (متکبر) کو حلیم بنا رہے ہیں اور ان کے پرتاپ سے آج بھجن منگل ہری نام جگت میں پھیل گیا ہے ۔

نیائے ۔ تم اپنے اس نتائیؔ کو ایک بار یہاں لا سکتے ہو؟ اس سے کہو ۔ کہ مجھ سے آ کر شاستر ارتھ کریں ۔ کیول متوالے پن سے کچھ نہیں ہوتا ۔

بھگت ۔ شری نتیانند شاستر ارتھ کریں گے؟ وہ تو مالی ہو گئے ہیں مالی! (گانا)

نتائیؔ بلا رہے ہیں سب کو
آؤ پیارو آؤ

نتائج بیتے ہیں مالی - سر پر رکھی ہے ڈالی
بانٹ رہے ہیں مدھر پریم پھل آؤ سب لے جاؤ
(نتائج اور کیا کرتے ہیں سنو)
(گانا اور ناچنا)
بھر بھر کلسے پریم بانٹتے - تب بھی گھٹتا کبھی نہیں
جتنا دیتے اتنا بڑھتا دیکھو گھٹتا کبھی نہیں
ایک بات اور نہیں سنی - ولیش میں باڑھ آگئی ہے۔
(ناچنا اور گانا)
شانتی پور پریم ماہیں پوڑ بڑھ چاہت اب ڈوبنا چاہتے ہے
نریا تو سگر وہی پوڑ رہتے تا ہیں ! رہا ہے پریم میں ڈوب بہتے

ودیا۔ (گلا بھر کر) یہ سب دیکھ سنکر پران کیا جاتے ہیں ؟ (بھگت کا ہاتھ پکڑ کر) بھائی ! تم نے من کا ایسا بھاو کہاں سے پایا ؟

بھگت۔ کون سا بھاو ؟

ودیا۔ یہی جو آنند میں جھوم رہے ہو۔

نیائے۔ ذرا شراب پی لی ہوگی - اور کیا ہے ؟

ودیا۔ نہیں نہیں شراب پینے والے پاگلوں کو تو دیکھ کر ہی نفرت ہوتی ہے ۔ مگر انہیں دیکھ کر تو پران رہ اٹھتے ہیں۔

نیائے۔ ودیا باگیش پر بھی بھوت سوار ہوا دکھائی دیتا ہے۔ دیکھو ۔ سنبھلنا ۔ کہیں گر نہ پڑنا ۔ چل چھیڑوں ماتھے پر ؟

ودیا۔ (بھگت سے) بھائی ! تمہارے وہ شری نتیانند پربھو کہاں ہیں ؟

بھگت۔ اسی راستے سے آئیں گے ۔ وہ سنو کیرتن کی آواز۔

(نتیانند اور بھگتوں کا کیرتن کرتے اور ناچتے ہوئے آنا)

بھگت گن۔ ناچتے ہوئے گاتے ہیں :-

ہری بولو - ہری بولو - ہری بولو بھائی
کلی اور گتی ناہیں نام بنا بھائی

پہلا بھگت (شری نتیانند جی سے) پربھو ! شانت ہو ؤ۔

یہاں دو ہیں - ان کا اُدّھار کرو -

نتائی۔ بہت ٹھیک ! یہی تو پربھو کی آگیا ہے ۔ کہ جو ملے - اسی کو ہری نام دو - دیکھو - سب راستے روک لو کوئی بھاگ نہ جائے (ودیا باگیش کا ہاتھ پکڑ کر) ان دونوں میں سے تہیں ایک ہو - ٹھیرو - پریکشا کر لینے دو - اچھا - تم کیا اپنے کو بڑا پنڈت سمجھتے ہو ؟

ودیا۔ نہیں میں تو کچھ نہیں جانتا -

نتائی۔ اچھا - تو کیا اپنے کو سادھو سمجھتے ہو ؟

ودیا۔ نہیں ! میں تو بڑا نیچ ہوں

نتائی۔ تب تم ابھی ٹھیرو - تم بھاگ کر نہیں جا سکتے - کیونکہ تم سامنے آچکے ہو - جو کچھ بھی ہو - تمہارا روگ مہلک نہیں ہے - کچھ دیر بعد دوا دینے سے بھی کام چل جائیگا

ودیا۔ میں تو کچھ سمجھا نہیں -

نتائی۔ تب سمجھو - ہمارے پربھو شری گورانگ دیو نے آگیا دی ہے ۔ کہ جو ملے - اسی کا اُدّھار کرو - تم مل گئے ہو اسی لئے اب چھٹکارہ نہیں ہو سکتا -

ودیا۔ آپ نے ابھی یہ کہا - کہ تمہاری بیماری اتنی بھاری نہیں ہے - کچھ وقت بعد علاج کرنے سے بھی کام چل سکتا ہے - اس کا کیا مطلب ہے ؟

نتائی۔ سنو - ہمارے پربھو نے یہی کہا ہے - کہ جو ریاکار ہوں ان کا سب سے پہلے اُدّھار کرو - یہی پربھو کی آگیا ہے - تم ریاکار (دمبھی) نہیں ہو - اس لئے تمہارا اُدّھار پیچھے بھی ہو سکتا ہے -

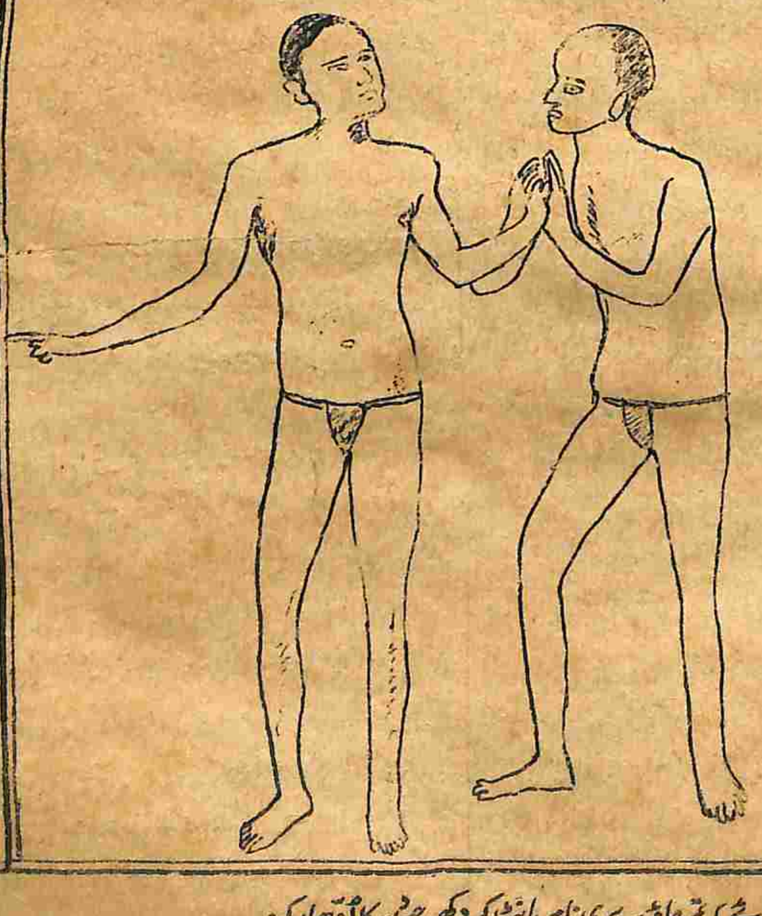
ودیا۔ یہ نہیں ہوگا - میں نے جو ابھی آپ سے کہا تھا - کہ میں ادھم (نیچ) ہوں - وہ میرا کپٹ تھا - میرا تو من ابھیمان سے بھرا ہوا ہے اس لئے آپ میرا اُدّھار ابھی کیجئے -

نتائی۔ اچھا - ایسا ہی ہو - مگر تمہارا اُدّھار کیا کرنا ہے تمہارا اُدّھار تو ہو چکا - تم تو پربھو کے نیچ بھگت ہو - تمہارا تو ہردے بھگتی سے پورن ہے - تم پر تو پربھو کی کرپا پہلے

ودیا - (زور سے رو کر) آپ میرا اُدّھار کیجئے
نتائی - اچھی بات - ہری بول
ودیا - ہری بول - ہری بول ہری (روتا ہوا) ہری بول - ہری بول - ہری
نتائی - (ودیا باگیش کا ہاتھ پکڑ کر) آؤ ہری بولیں اور ناچیں (دونو کا زور سے ہری کی گونج کرنا اور ناچنا) (ودیا باگیش کا گرنا اور بے ہوش ہو جانا)
نتائی (زور سے چلا کر) پربھو! پربھو! اس ایک اس

اور سویکار کرو۔
پہلا بھگت - ایک اور باقی رہ گئے یہ ہمارے نیائے النکار مہاشے!
نتائی - اچھا! معلوم ہوتا ہے - یہ چھپتے ہیں - مگر اب چھپ نہیں سکتے - (نیائے رتن سے) اب تمہاری باری ہے سنی ہے آگیا؟ جو ملے ـــ"
نیائے - (بات کاٹ کر) سنو - میری طرف آنا نہیں آؤ گے - تو ٹھیک نہیں ہوگا۔

نام روپی پرم دھن کے لٹانے والے شری نمائی اور نتائی



نمائی (روتے ہوئے) تم جاؤ - ہری نام بانٹ کر دکھی جیوں کا اُدّھار کرو۔
نتائی (روتے ہوئے) میں شریر ہوں - تم پران ہو - تم جو آگیا دو گے - وہی کرنا ہوگا۔

نتانی - خوب ٹھیک ہوگا - تمہارے لئے بھی اور میرے لئے بھی -

نیائے - دیکھتے ہو - میرے ہاتھ میں ڈنڈا ہے - پاس آؤگے تو ماروں گا -

نتانی - اچھی بات ہے - مار تو میرے انگ کا بھوشن ہے تمہیں کیا بہتوں نے مجھ کو مارا ہے - خیر بتلایئے - کیا آپ پنڈت ہیں ؟

نیائے - ہاں میں پنڈت ہوں - تم لوگوں جیسا مورکھ نہیں ہوں

نتانی - کیا آپ بڑے سادھو بھی ہیں ؟

نیائے - ہاں سادھو ! تم لوگوں سے کئی گنا زیادہ - تم لوگوں کی طرح لنگا بھگت نہیں ہوں -

نتانی - تب تو کام بن گیا - سب سے بڑی کرپا کے پاتر تو تمہیں ہو - تم کو ابھیمان ہے - ابھیمانی سے بھی بھگوان بہت دور رہتے ہیں - اس لئے سب سے پہلے تمہارا ہی اُدھار ہونا چاہیئے - پربھو کی مہر آگیا ہے

نیائے - رہنے دو - یہ لنگا بھگتی - میں تم لوگوں کے پربھو [illegible] تو نہیں مانتا -

نتانی - تم پربھو کو نہیں مانتے - معلوم ہوتا ہے - کبھی درشن نہیں کئے - ان کا نام بھی نہیں سنتا - ابھی صرف ستائیس برس کے ہوتے ہیں - شری کرشن کے سمان روپ ہے - پنڈتانی (علمیت) کی کوئی حد نہیں - جیووں کا دُکھ دیکھتے ہی رو کر بیہوش ہو جاتے ہیں - انہوں نے اتنے جیووں پر کرپا کی ہے - کہ ان دو تین سالوں میں کروڑوں منش ان کی شرناگت ہو چکے ہیں - کیا تم ان کو نہیں مانتے ؟

نیائے - نہ - میں نہیں مانتا -

نتانی - ان کی شکتی تو دیکھو - وویا باگیش مہاشے کے کانوں میں ہری نام جاتے ہی وہ پریم سے مورچھت ہو کر گر پڑے بھگوان کی شکتی بنا کبھی ایسا ہو سکتا ہے ؟ اسی طرح کروڑوں جیو میرے پربھو کی کرپا سے شری کرشن پریم کو پراپت کر چکے ہیں - اور ان کا اُدھار ہو رہا ہے

نیائے - تب تو وویا باگیش کا اُدھار ہو گیا - کیونکہ وویا باگیش (جسم ہلا کر) کتنا اُدھار ہوا ؟

نتانی - وویا باگیش کو اب اس طرح ہوش نہیں آئیگا میں کرواتا ہوں (وویا باگیش کے کانوں میں زور زور سے شری کرشن نام سنانا اور یوں کرتے کرتے کچھ دیر میں وویا باگیش کا آنکھیں کھولنا اور اُٹھ کر دو نو بھجائیں اُٹھا کر ہری بول ہری بول کی دھنی کرتے ہوئے ناچنا)

نیائے - کیوں وویا باگیش ! پاگل تو نہیں ہو گئے ؟

وویا - (ناچتے ناچتے) پاگل ہو گیا - پاگل ہو گیا - میں تو پاگل ہو گیا - تم بھی ہو جاؤ - پاگل - جگت پاگل ہو جائے - کیا آنند ہے - اب مجھے دکھائی دیتا ہے - کہ شری بھگوان منگل مئے ہیں - وہ میرے ہیں - میں اُن کا ہوں - وہ میرے پرانوں کے پران ہیں -

نتانی - (نیائے رتن سے) دیکھا - شری کرشن کی شرناگتی کا پھل - آج یہ مشہور عالم ادھیاپک - اٹل گمبھیر اور گیانی وویا باگیش کیسے ناچ رہے ہیں ؟ اس آنند کا مول تو پرانوں سے بھی زیادہ ہے !

نیائے - جو کچھ بھی ہو - میرے پاس نہ آنا

نتانی - تم کیا بھاگنا چاہتے ہو - یہ نہیں ہوگا - پربھو کی ایسی آگیا نہیں ہے -

نیائے - جاؤں گا نہیں -

نتانی - اب جا بھی نہیں سکتے -

نیائے - میں ہری نام نہیں لونگا - تو تم کیا کرو گے ؟

نتانی - دیکھو - کیا کرتا ہوں (ہاتھ جوڑ کر) مہاراج ! ہری نام گرہن کرو - میں آپ سے بنتی کرتا ہوں

نیائے - جاؤ - جاؤ - میں نہیں لیتا -

نتانی - (زور کے ساتھ) آؤ بھائی تم کو ہردے سے کہو ہری ہری کا نام (معمولی آواز سے) لیلو - ہری کا نام لیلو - ایک بار ہری نام بول کر مجھے خرید لو - میں تمہارا غلام بنتا ہوں (دانتوں میں اور ہاتھوں میں تنکے لے کر) اچھا دیکھو میں ہاتھوں میں اور دانتوں میں تنکا لے کر پرانوں کے ساتھ تم

سے بینتی کرتا ہوں کہ ہری نام گرہن کرو۔ اور ہری نام لے کر سہج ہی سنسار سے تر جاؤ۔ ہری نام لے کر دیا مئے کرشن پر کرپا کرو۔

نیاسے۔ چلو، ہٹو۔ مجھے تنگ نہ کرو۔ مجھ سے نہیں ہوگا۔ میں اپنے گھر جاتا ہوں۔

نتائی۔ (گھٹنے زمین پر ٹیک کر) بھائی! اس ابھاگے کو کیوں چھوڑتے ہو؟ ہے بھگون! ہے کرشن! ہے گورو! اس نیاسے النکار برہمن کو گرہن کرو۔ (روتا) بھائی۔ آؤ۔ آؤ۔ ہم سب ایک ساتھ مل کر اپنے پران ناتھ کا بھجن کریں۔ تم بھی اسی کے ہو۔ میں بھی اسی کا ہوں۔ میں اس کا بھجن کروں۔ اور تم نہ کرو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

نیاسے۔ ٹھیک ہے۔ میں کچھ وچار تو کر لوں۔ ابھی مجھے گھر جانے دو۔

نتائی۔ مشبھ کاریہ میں اتنی دیر کیوں؟ (دکھی ہو کر) نہیں ہوا۔ نہیں ہوا۔ ہے شری بھگون! اب تو اس نیاسے النکار کو سویکار کرو۔ (دھول میں لوٹتا) پران سوکھے جاتے ہیں۔ بھگون! اگر اب بھی تم اس نیاسے النکار کو گرہن نہیں کرتے ہو۔ تو میں یہیں سر پیٹ کر مر جاتا ہوں۔

نیاسے۔ یہ کیسی آفت! آج نہ ہوا تو کیا ہے بابا رے! مجھ کو رونا کیوں آتا ہے؟ (چاروں طرف دیکھ کر) لوگ کیا کہیں گے۔ میں اگر ابھی ہری بولوں۔ ہری بولوں۔ ہری بولوں تو لوگ ٹھٹھا کریں گے۔ ابھی ہری نہیں بولوں گا (چلا کر بولتا ہے) ہری بول ہری۔ کبھی نہیں بولوں گا۔ ہری بول ہری! یہ تو آپ ہی بولا جاتا ہے۔ کیا آفت ہے۔ ہری بول ہری۔ ہری بول ہری۔

نتائی۔ (اٹھ کر نیاسے النکار کا ہاتھ پکڑ کر) آؤ! بھائی ناچو۔

(ہاتھ پکڑ کر ناچنا۔ نیاسے النکار کا بھی ناچنا)

نیاسے۔ بچ گیا۔ میں نیاسے النکار اب بچ گیا۔ ہے شری گورانگ! تم نے مجھے بچا لیا۔ اب مجھ پر کرپا کرو۔ ہے پربھو! اس دین بھگتی ہین کٹھور ہردے گیان ابھیمانی اپدھ کو چرنوں کا آشریہ دو (ایسے بے ہوش ہو جاتا ہے)۔

نتائی۔ ایک کو بھی نہیں چھوڑنا۔ آؤ بھائیو! اس کرشن کے نشے (اس کو گھیر کر ناچیں (سب باہم ہاتھ پکڑ کر نیاسے النکار کے چاروں طرف ناچتے اور گاتے ہیں۔ گانا

کرشن۔ کرشن۔ کرشن۔ کرشن۔ کرشن۔ کرشن ہے۔ (ایک بار ہرگٹ ہو کر)
رام راگھو۔ رام راگھو۔ رام راگھو پاہی مام
کرشن کیشو۔ کرشن کیشو۔ کرشن کیشو۔ رکھش مام

(شری بابو کرت نمافی سیاس سے آدھا گیا)

شیام سے خطاب

از جناب اندر سنگھ صاحب

بحر۔ مقصد سرحد

کتھے چھک رہیوں گنواں جیہڑاں والے
طرح طرح دے نام دھراں والے
پاپی کنس نوں مار مکاں والے
ویر ارجن نوں گیتا سناں والے

دکھی بھگتاں دا درد ہٹاں والے
ماتا پیتا دا کشٹ مٹاں والے
دشمنے بھگت دے بھجیڑے چھاں والے
واسطے بھگت دے وچن گنواں والے

تیں بھگتاں دی عرض توں اک واری
تینوں قسم لگے دے دیدار شاہا!
گنواں کرشن جی روندیاں زار زاری

اِنہاں دُکھیاں دا کشٹ نِوار شاما

پئی مصیبت وِچ ہتھ وٹان والے لاج درَوپدا دی بچان والے
کبجاں مالن نال بار گندان والے تٹ جمنا دے بنسی بجان والے
سیاپا پوتنا دا مکان والے مکھن گوالیاں دا چران والے
کالی سرپ دا گرب ہٹان والے چیچی انگلی تے پربت اٹھان والے

دُور راجے اِندر دا غرور کیتا
کیتا اس نوں بہت ہی خوار شاما
تیرا اساں نے بہت انتظار کیتا
اک وار تے موڑ بھارت شاما

اگر سین نوں راج دِلوان والے کھیل گوکل دے وِچ رچان والے
جراسندھ دا گرب مٹان والے راج نیتی دا سبق پڑھان والے
دُریودھن نوں سزا دِلوان والے دُشٹ پاسے دی ہار کران والے
بچہ گورو دا ڈھونڈ لیان والے تندل بھگت دے پریم نال کھان والے

جدوں ہویا سی تمیر درو پدا دا
خونریزی توں آن بچایا توں
کیتا پار بیڑا تو ہی پانڈواں دا
روپ نندے جام دا دھاریا توں

سُن عرض ساڈی سوہنی تان والے ہون ویر پیدا ارجن بھیم جیسے
ہون بیر ہم چاری ڈیل ڈول والے ہنومان بھیشم دیانند جیسے
دھرمی ہون کی سر دھرم تے دین والے حقیقت رائے جیسے لیکھرام جیسے
دانی ہون تے جان بھی دین والے ویر کرن راجہ ہری چند جیسے

ہون ناریاں پدمنی سیتا جیہاں
دکھ ویلے بھی دھرم تے قائم رہیاں
پاروتی سلوچنا ستی جیہاں
سدا پتی برت دھرم تے قائم رہیاں

بھگت ہون تے بھگت پرہلاد جیسے دھرو بھگت جیسے دھنے بھگت جیسے
سوامی رام کرشن پرمہنس جیسے نندے نائی تے بھگت کبیر جیسے
بھائی ہون تے لکشمن بھرت جیسے ہون دھرم پالک شری رام جیسے
ہون پورن گیانی راجہ جنک جیسے جڑ بھرت تے منی شکدیو جیسے
ویاس دیو تے تیرا ہی بھجن کیتا جیون اپنا اس نے سپھل کیتا
شاکر بھیڑیا کیوں نہ توں یاد کیتا نافش جنم توں اینویں برباد کیتا

بھگوان کے نشکام بھگت رانکا بانکا

سونے اور دھول میں بھید ہی کیا ہے؟ آپ دھول سے دھول کو کیوں ڈھک رہے ہیں؟

بھگت رانکا جی پنڈھر پور کے نواسی تھے - یہ بہت ہی رنک (غریب) تھے - اسی سے ان کا نام رانکا پڑ گیا تھا - رانکا کنگال - ان پڑھ - اور ادنےٰ ذات ہونے کے باعث سنسار کی نگاہ میں نیچا ہونے پر بھی تیز ویراگیہ اور پرم بھگتی کے پربھاو سے پرماتما کے بڑے پریم پاتر تھے - رانکا جی کی استری بھی بڑی سادھوی پتی برتا اور بھگتی پراین تھیں - ویراگیہ میں تو وہ رانکا سے بھی بڑھ کر تھیں - دن رات پتی سیوا اور بھجن دھیان کیا کرتیں - جنگل سے چن چن کر دونو استری پرش سوکھی لکڑیاں لے آتے - اور انہیں بیچ کر جو کچھ ملتا - اسی سے بھگوان کو بھوگ لگا کر بھوجن کر لیتے -

رانکا کو استری سمیت اس طرح دکھ بھوگتے دیکھ کر پرسدھ بھگت نام دیو جی کو بڑا دکھ ہوا - انہوں نے رانکا کو دھن دینے کے لئے بھگوان سے پرارتھنا کی - نام دیو جی کو جواب ملا - کہ رانکا کچھ بھی نہیں لینا چاہتا - تمہیں دیکھنا ہے - تو کل پراتہ کال بن کے راستے پر چھپ کر دیکھنا" - رانکا اپنی استری سمیت جس راستے سے بن میں جایا کرتے تھے - اسی راستے میں موہروں کی ایک تھیلی ڈال کر بھگوان الگ کھڑے ہو گئے -

صبح کا وقت ہے - رانکا اور ان کی استری دونو لکڑیاں لانے جنگل جا رہے ہیں - چلتے چلتے رانکا کے پاؤں میں تھیلی کی .... ٹھوکر لگی - رانکا نے بیٹھ کر دیکھا - موہروں سے بھری تھیلی ہے رانکا اس پر مٹی ڈالنے لگے - استنے میں ان کی استری آ گئی - اس نے پوچھا - کس چیز کو دھول سے ڈھک رہے ہیں - رانکا نے صاف جواب نہیں دیا - استری نے پھر پوچھا - تب رانکا نے کہا - کہ یہاں ایک موہروں کی تھیلی پڑی ہے - میں نے سوچا - کہ تم پیچھے سے آ رہی ہو - کہیں موہروں کے لئے من میں لوبھ پیدا ہو جائیگا تو اپنے سادھن میں وگھن ہوگا - اس لئے اسے مٹی سے ڈھک رہا تھا - پرم ویراگیہ وتی استری اس بات کو سن کر ہنس پڑی اور بولی - کہ ناتھ! سونے اور مٹی میں بھید ہی کیا ہے؟ آپ مٹی سے مٹی کو کیوں ڈھک رہے ہیں؟" استری کی اس بات سے رانکا کو بڑی پرسنتا ہوئی اور انہوں نے کہا - تمہارا ویراگیہ بڑا بانکا ہے - میری سمجھ میں تو سونے مٹی کا بھید بھرا ہے - تم تو مجھ سے بہت آگے بڑھ گئی ہو - اس بانکے ویراگیہ کے باعث ہی اس دیوی کا نام بانکا پڑا - بھگت وتسل بھگوان چھپ کر بھگتوں کی یہ ویراگیہ لیلا دیکھ دیکھ کر پرسن ہو رہے تھے -

نام دیو جی تو رانکا بانکا کے ویراگیہ کو دیکھ کر اپنے کو تچھ ماننے لگے - اور بھگوان سے بولے - یہ ٹھیک ہے! جس پر تمہاری کرپا درشٹی ہو جاتی ہے - تینوں لوکوں کے راجیہ پر بھی اس کا من موہت نہیں ہو سکتا - تمہارے سوا اسے اور کچھ بھی نہیں سہاتا - جس کو امرت کا سواد مل گیا ہے - وہ سڑے گڑ کی طرف کیوں تاکنے لگا؟

بھگت وتسل بھگوان نے اس دن رانکا بانکا کے لئے جنگل کی ساری سوکھی لکڑیوں کے بھار باندھ کر رکھ دئے - رانکا بانکا نے سمجھا - کہ کسی دوسرے نے اپنے لئے بھار باندھ رکھے ہونگے - پرائی چیز چھینا پاپ ہے - سمجھ کر انہوں نے اس طرف دیکھا تک نہیں - اور سوکھی لکڑیاں نہ ملنے سے خالی ہاتھ واپس

ہورٹا آئے۔ اس دن پتی پتنی کو فاقہ کرنا پڑا۔ انہوں نے وچار کیا۔ کہ یہ تو میہری آنکھوں سے دیکھنے کا پھل ہے۔ ہاتھ لگانے پر تو نہ معلوم کیا ہوتا؟

انت میں بھگوان نے دیا کر کے پتی پتنی کو اپنا وربھ درشن دے کر انہیں کرتارتھ کیا۔ بقول

عاشق جہاں میں دولت و اقبال کیا کرے؟
ملک و مکان تیغ و تبر ڈھال کیا کرے؟
جس کا لگا ہو دل وہ زر و مال کیا کرے؟
دیوانہ جاہ و حشمت و اجلال کیا کرے؟
بے حال ہو رہا ہو سو وہ حال کیا کرے؟
گاہک ہی کچھ نہ ہووے تو دلال کیا کرے؟

(نظیر)

بھگتوں کے بھگوان

ایک بار جلدی کرودھ میں بھر جانے والے درباسا منی راجہ دریودھن کے ہاں ہستناپور میں گئے۔ دریودھن نے ان کا بڑا استقبال کیا۔ جس سے وہ پرسن ہو گئے۔ دریودھن نے اُن سے وردان مانگا۔ منی ور! کامیک بن میں میرے بھائی دھرم راج یدھشٹر رہتے ہیں۔ آپ ان کے ہاں اپنے دس ہزار ششیوں کو ساتھ لے کر دروپدی کے بھوجن کر چکنے کے بعد رات کے وقت جا کر اُن سے بھوجن مانگیں۔ میں دھرم راج کی دھرم کی پریکشا کے لئے آپ سے یہ پرارتھنا کر رہا ہوں۔ درباسا نے دریودھن کی پرارتھنا مان لی۔

راجہ یدھشٹر نے سورج کی اُپاسنا کر کے اُن سے ایک برتن پایا تھا۔ سورج دیو نے کہہ دیا تھا۔ کہ جب تک دروپدی بھوجن نہ کریگی۔ تب تک اس برتن سے خواہ جتنے لوگوں کو من چاہا بھوجن کرایا جا سکیگا۔ گرہست دھرم کو اچھی طرح سمجھنے والی۔ اتتھی سیوا میں لگی رہنے والی پتی برتا دروپدی اس پاتر سے ہر روز ہزاروں براہمن اتتھیوں کو بھوجن دے کر آخر میں اپنے پتیوں کو کھلاتی۔ اس کے بعد آس پاس کے رشی تپسیوں کو کھلا پلا کر ایک پہر رات گذرنے پر جب کسی اتتھی کے آنے کا امکان نہ رہتا تھا۔ تب خود بھوجن کیا کرتیں۔

دریودھن اس بات کو جانتا تھا۔ اسی سے اُس نے بُری نیت سے درباسا سے دروپدی کے بھوجن کر چکنے کے بعد وہاں جانے کے لئے کہا۔ اس نے سوچا۔ کہ درباسا جی جلدی کرودھ کرنے والے ہیں۔ دروپدی بھوجن کر لیگی۔ تب یدھشٹر دس ہزار ششیوں سمیت درباسا جی کو بھوجن نہیں دے سکیں گے۔ اور درباسا جی انہیں سراپ دے کر بھسم کر دینگے۔ اس طرح بنا یدھ کے سارا جھگڑا مٹ جاویگا۔

بھگوان بھاسکر (سورج نارائن) استاچل کو جا چکے ہیں۔ کرشن پکش کی اندھیری رات ہے۔ دروپدی آدمیوں کی تو بات ہی کیا۔ رات میں گھومنے والے پشو پکشیوں تک کو ترپت کر کے (رجا کر) آپ ابھی بھوجن کر کے اُٹھی ہیں۔ سورج کا دیا ہوا برتن مانج دھو کر رکھ دیا ہے۔ دھرم راج بھائیوں کے ساتھ دھرم چرچا کر رہے ہیں۔ اتنے میں ہی دس ہزار ودیارتھیوں کا چلتا پھرتا وشوودیالہ ساتھ لئے تیجسوی تپسوی درباسا پدھارے۔ یدھشٹر نے بھائیوں سمیت اٹھ کر ان کا ستکار اور پوجن کیا۔ درباسا جی نے آشیرباد دیتے ہوئے کہا۔ راجن! ہمیں بھوجن کرنا ہے۔ ہم ندی میں نہا کر آتے ہیں۔ تم بھوجن کی تیاری کرو۔

پانڈو چنتا میں پڑ گئے۔ انہوں نے سوچا۔ کہ آج سرب ناش ہونے میں کچھ کسر نہیں رہی۔ دروپدی نے کہا۔ آپ لوگ چنتا نہ کریں۔ میرے سکھا کرشن جی ضرور مدد کرینگے۔" اتنا کہہ کر دروپدی من ہی من شری کرشن کو یاد کر کے بولی۔ ہے بھگت وتسل! ہے اناتھوں کے ناتھ! ہے شرناگت بھے ہاری! آج آپ کے بھگت پانڈوؤں پر بڑی مصیبت کا پہاڑ ٹوٹ پڑا ہے۔ آپ نے کوروؤں کی راج سبھا میں میرا چیر بڑھا کر دوشاسن کے ہاتھ

سے میری رکھشا کی تھی۔ آج اس مُنی کے خوفناک سراپ سے بھی بچائیے۔ آپ کے سوا پانڈوؤں کی گتی اور کون ہے؟"

بھگوان کو پکارنے میں ہی دیر لگتی ہے۔ ان کے آنے میں دیر نہیں لگتی۔ جہاں آرت بھاو سے پکار سُنی کہ فوراً دوڑے۔ دروپدی کی سچے دل سے کی ہوئی پرارتھنا سنتے ہی اچانک شری کرشن وہاں پرگٹ ہو گئے۔ پانڈوؤں کے تعجب اور آنند کی حد نہ رہی۔

بھگوان نے آتے ہی دروپدی سے کہا۔ بہین! بڑی بھوک لگی ہے۔ کچھ کھانے کو دو۔ دروپدی کی آنکھوں سے آنسوؤں کی دھارا بہ چلی۔ وہ بولی۔ بھگوان! کھانے کو ہوتا۔ تو آپ کو کیوں پکارتی؟ میں کھا چکی۔ اب کھانے کو کہاں ہے؟ بھگوان ہنس کر بولے۔ مجھے وہ برتن تو دکھلاؤ۔ دروپدی نے برتن سامنے رکھ دیا۔ بھگوان نے ڈھونڈ کر اس میں سے ایک ساگ کا پتہ نکالا۔ اور اُسے کھا کر ایک لمبی ڈکار لی۔ وشو آتما کا پیٹ بھر جانے سے سارے سنسار کے پرانیوں کی بھوک جاتی رہی۔ بھگوان نے کہا۔ سہدیو! جاؤ دُرباسا کو بلا لاؤ۔

ادھر شِشیوں سمیت سنان کر کے دُرباسا جی جیوں ہی ندی سے باہر نکلے۔ کہ سب کو ڈکار پر ڈکار آنے لگے۔ انہیں معلوم ہوا۔ کہ گلے تک پیٹ بھرا ہوا ہے اور اب کسی طرح بھی کچھ کھایا نہیں جا سکتا۔ درباسا جی نے سوچا۔ معلوم ہوتا ہے۔ مہاراج دھرم راج بھی راجہ امبریش کی طرح ہی بھگوت بھگت ہیں۔ ہم نے اُن کے ساتھ چھل کر کے اچھا نہیں کیا۔ اُس بار تو امبریش کی کرپا سے کسی طرح پران بچ گئے تھے۔ اب کی بار نہ معلوم کیا ہوگا؟ اس لئے بہتر ہے۔ کہ یہیں سے بھاگ چلیں۔ یہ سوچ کر درباسا جی شِشیوں سمیت ندی سے ہی بھاگ گئے۔

سہدیو ندی پر آ کر دیکھتے ہیں۔ تو وہاں کوئی بھی رشی نہیں ہے سہدیو نے لوٹ کر یہ خبر دھرم راج اور بھگوان شری کرشن کو سُنا دی۔ بھگتوں کے بھگوان نے دروپدی کی پکار سن کر پانڈوؤں کی رکھشا کی۔ دھن ہیں بھگت اور دھن ہیں اُن کے بھگوان۔ بھگت اور بھگوان کی لیلا کا پار کون پا سکتا ہے؟

بھیل کی ہری بھگتی

براہمن اچھا یا چانڈال

ہری اربھات شری کرشن کی بھگتی سے رہت براہمن چانڈال سے بھی نیچ ہے اور ہری (شری کرشن) بھگت چانڈال کو براہمن سے بھی بڑھ کر پُوجنیہ جاننا چاہیئے (پدم پران) دواپر یگ میں چکرک نامی ایک بھیل بن میں رہتا تھا۔ بھیل ہونے پر بھی اس کا سبھاو اچھا تھا۔ وہ میٹھا بولنے والا، غصہ کو جیتنے والا، اہنسا کرنے والا، رحمدل اور ماتا پتا کی سیوا کرنے والا تھا۔ اگرچہ اس نے کبھی شاستر نہیں پڑھے تھے۔ تو بھی اس کے ہردے میں بھگوت بھگتی کا انکر پھوٹ نکلا تھا۔ وہ سدا ہری، کیشو، واسدیو اور جناردن وغیرہ ناموں کا سمرن کیا کرتا تھا۔ بن میں ایک جگہ بھگوان کی مورتی تھی۔ وہ بھیل بن میں جب کوئی سُندر پھل دیکھتا۔ تو پہلے منہ میں لے کر چکھتا۔ اگر پھل میٹھا نہ ہوتا۔ تو اسے خود کھا لیتا۔ اور اگر بہت میٹھا لذیذ ہوتا تو اس کو منہ سے نکال کر بھگتی پُوروک بھگوان کے ارپن کر دیتا وہ ہر روز اسی طرح پہلے چکھ کر میٹھے لذیذ پھل کا بھگوان کو بھوگ لگایا کرتا۔ اس کو یہ پتہ نہیں تھا۔ کہ جُوٹھا پھل بھگوان کو بھوگ نہیں لگانا چاہیئے۔ اپنے جاتی کے سنسکار کے مطابق ہی وہ سرلتا سے ایسا آچرن کرتا تھا۔

ایک دن بن میں گھومتے ہوئے بھیل مہا بھگت چکرک نے ایک

درخت میں ایک سُندر پھل لگا ہوا دیکھا - اس نے پھل توڑ کر سواد جاننے کے لئے اس کو زبان پر رکھا - پھل بہت ہی میٹھا تھا - مگر زبان پر رکھتے ہی گلے میں اُتر گیا - چکرک کو بڑا رنج ہوا بھگوان کے بھوگ لگانے لائق بہت ہی لذیذ پھل کھانے کا وہ اپنا ادھکار نہیں سمجھتا تھا - سب سے اچھی چیز ہی بھگوان کو ارپن کرنی چاہیے اُس کی سرل بدھی میں یہی ستیہ سمایا ہوا تھا - اس نے داہنے ہاتھ سے اپنا گلا دبا لیا - جس سے پھل پیٹ میں نہ چلا جائے وہ سوچنے لگا - کہ اہو! آج میں بھگوان کو میٹھا پھل نہ کھلا سکا - میرے برابر پاپی اور کون ہوگا؟ منہ میں اُنگلی ڈال کر اس نے قے کی - تب بھی گلے میں اٹکا ہوا پھل نہیں نکلا - چکرک شری ہری کا ایکانت سرل بھگت تھا - اس نے بھگوان کی مورتی کے پاس آکر کلہاڑی سے اپنا گلا ایک طرف سے کاٹ کر پھل نکالا - اور بھگوان کے ارپن کیا - گلے سے خون بہ رہا تھا - درد کے مارے بیاکل ہوکر چکرک بے ہوش ہوکر گر پڑا - دیا ساگر بھگوان اس سرل ہردے شدھ انتہ کرن والے پریمی بھگت کی ایسی اننیہ بھگتی دیکھ کر پرسن ہو گئے - اور ساکھشات پرگٹ ہو کر بولے -

"اس چکرک کی مانند میرا بھگت کوئی نہیں ہے - کیونکہ اس نے اپنا گلا کاٹ کر مجھے پھل پردان کیا ہے - میرے پاس ایسی کیا وستو ہے - جسے دے کر اس کے رِن سے اُرِن (سبکدوش) ہوؤں - اس پھل کے مادھوریہ سے میں اپنا پرم پد - شری پد اور وشنو پد دے کر بھی اس سے سبکدوش نہیں ہو سکتا"

اتنا کہ کر بھگوان نے اس کے مستک پر ہاتھ رکھا - نازک ہاتھ کے سپرش ہوتے ہی اس کا درد مٹ گیا - اور وہ اسی لمحہ اُٹھ بیٹھا - بھگوان اُسے اُٹھا کر اپنے پیتامبر سے جیسے پتا اپنے پیارے بالک کے انگ کی دھول جھاڑتا ہے - اس کے انگ کی دھول جھاڑنے لگے - چکرک نے ساکھشات بھگوان کو اپنے سامنے دیکھ کر ہرش سے گدگد ہوکر مدھر واکیوں سے ان کی استتی کی - بھگوان اس کی استتی سے بڑے پرسن ہوئے اور اسے پھر بغلگیر کرکے وہاں سے انتردھان ہو گئے -

اس کے بعد چکرک دوارکا چلا گیا - اور وہاں بھگوت کرپا سے گیان پراپت کرکے موکھش پد کو پراپت ہو گیا - جو کوئی سرل ہردے سے بھگوان کی شدھ بھگتی کرتا ہے وہ فوراً انہیں پاتا ہے - جیسا کہ پدم پُران میں کہا ہے

جو لوگ درڑھ بھگتی سے اندر وغیرہ دیوتاؤں کے بھی پُوجنیہ بھگوان واسودیو کے دو نو چرنوں کی پوجا کرتے ہیں - وہی مکتی پراپت کر سکتے ہیں

تم بن بگڑی کون سُدھارے؟

تُم بن بگڑی کون سُدھارے

اک دن بگڑی پتا پتر ہیں باندھ کھمبھ سوں مارے
جن۱ اپنے کے کاج دیا ندھی روپ نرہری۲ دھارے
اک دن بگڑی بھرت سبھا میں لات راون۳ مارے
راج وبھیشن پائے لنک کو باجت بجے نقارے
اک دن بگڑی راج سبھا میں دروپدی ار مین پکارے
تا کو چیر انت بڑھایو دُشٹ دُشاسن ہارے
اک دن بگڑی جن۴ نرسی کی سمدھی جی کے دوارے
سو سُدھار سب بات بھات بھر جن کے کاج سنوارے
جب جب بھیڑ پڑی بھگتن پہ تب تب آپ پدھارے
امبا کی بیر کہاں پڑ سوئے دین۵ بدارن ہارے

۱ بھگت ۲ نرسنگھ اوتار ۳ راون ۴ بھگت ۵ دکھ کے مٹانے والے

اوم

شری کرشن کا مانسک دھیان

پرم پدپراپتی کا سرل سادھن

۱- گورو بھگتی سے لابھ

وِمل متی رات دن اپنے ماتا پتا سے زیادہ گورو اور گورو پتنی کی تن من سے سیوا کرتا تھا۔ یہ بات گورو جی بھی جانتے تھے۔ ایسی شدھ من کی سیوا سے وہ گورو اور گورو پتنی دونو کے پریم اور کرپا کا ادھکاری بن گیا تھا۔ وہ ہر وقت گورو کے کام کاج میں ہی لگا رہتا۔ جو کام اس سے ہو سکتا۔ اس کے لئے وہ کبھی گورو جی کو تکلیف نہیں ہونے دیتا تھا۔ اسی طرح رہتے ہوئے اس کو کئی سال گذر گئے۔ اس عرصے میں اس نے گورو جی سے بہت سی ودیائیں سیکھ لیں۔

اب بڑھاپے کی وجہ سے گورو اور گورو پتنی کے شریر بہت ہی ڈھیلے پڑ گئے تھے۔ ان کی عمر سو سال سے بھی زیادہ تھی۔ چونکہ ان کا سارا جیون برہمچریہ میں گذرا تھا۔ اس لئے اس لمبی عمر میں ان کو کبھی کسی مانسک یا شاریرک روگ نے نہیں ستایا اور ان کا شریر بڑھاپے میں بھی نروگ رہتا تھا۔ مگر خواہ کوئی کتنا ہی بلوان ہو۔ اس پنچ بھوتک شریر کا انت میں ناش تو ہوتا ہی ہے۔ سو ان کی بھی وہ گھڑی آ پہنچی۔ سمادھی کے ذریعے رشی نے جان لیا۔ کہ اب تھوڑے ہی عرصے میں شریر اور آتما کا وِیوگ ہونے والا ہے۔ ایک وقت وہ مہاتما پدم آسن پر بیٹھے ہوئے تھے۔ دھرم پتنی ان کی بھی ایک طرف ان کے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔ وِمل متی اپنے گورو کی چرن سیوا کر رہا تھا سارا تپوبن اور ان کا وہ آشرم بالکل شانت تھا۔ اس وقت لگ بھگ دوپہر رات گذر چکی تھی۔ تب برہم گیانی گورو یکایک اپنی دھرم پتنی سے بول اُٹھے۔

رشی۔ ہے سادھوی دھرم پتنی! تجھے یاد ہے یا نہیں لگ بھگ تین سال پہلے میں نے تم سے کہا تھا۔ کہ اب تھوڑے ہی کال میں ہماری سنسار یاترا سماپت ہو گی۔ وہی دن آج آ پہنچا ہے۔ اس لئے ہے دیوی! جلدی کر سب بندھنوں کو لمحہ بھر میں توڑ دینے والے پرم آنند دایک شری ہری کے منگل چرنوں کا دھیان دھر۔ صرف آتما کا ہی ہردے میں چنتن کرتے ہوئے چت کی ساری ورتیوں کو اسی میں لین کر۔ بہت جلدی اس دیہہ کو گنگا اسنان سے شدھ کر۔ آسن لگانے کے لئے پرتھوی کو پوتر کر۔ اگنی ہوتر کی اگنی کو آخری بار نمسکار کر۔ من بانی یا شریر سے دانستہ یا نادانستہ جو پاپ ہو گیا ہو۔ اس کو بھسم کر دینے کے لئے اگنی دیو سے بنتی کر۔ اس کے بعد شانت ہو کر سنسار کی سبھی چیزوں سے چت کو ہٹا کر پرماتما کے ساتھ اپنی آتما کو ملا کر اس ناشوان شریر کے سنگ سے سدا کے لئے مکت ہو جا۔ ہے دیوی! اب اس اجر امر اوناشی جیو آتما کو اس شریر سے کچھ سمبندھ نہیں ہے۔ اب یہ آتما دوسرا شریر دھارن کرے گا۔

اتنا کہہ کر رشی جھٹ پٹ اُٹھ بیٹھے اور جیسے کوئی لمبے سفر پر جانے کی تیاری کرتا ہو۔ اسی طرح چلو۔ جلدی کرو۔ اب وقت ہو چکا ہے۔ آدھی رات ہونے والی ہے۔ ایسا کہتے ہوئے ہاتھ میں کمنڈل لیکر گنگا اسنان کیلئے گھر سے چلے۔ رشی پتنی بھی [illegible]

کر اپنے پتی کی آگیا انوسار مہا پرستھان کی تیاری کرنے لگیں
گورو اور گورو پتنی کا یہ ڈھنگ دیکھ کر دل متی جو چرن سیوا کر رہا تھا بہت متعجب ہوا - کہ گورو جی نے یہ کیا کہا - ابھی تو صرف ڈیڑھ پہر کے لگ بھگ رات گذری ہے - اور سنان کے لئے جانے میں دو پہر باقی ہیں - تب ابھی سے گورو دیو کہاں جانے کی تیاری کرتے ہیں

۲- اموّل دھن کے دان کی اچھیا

دل متی ایسا وچار من میں کر ہی رہا تھا - کہ رشی گویا کچھ بھول سے گئے تھے - اس طرح یکایک کوئی بات یاد کر کے اپنی دھرم پتنی سے بولے -

رشی - ہے دیوی! مجھ کو ایک بات یاد آئی ہے - جس کو اسی لمحہ پورا کرنا چاہیئے - جس کے کوئی بیٹا یا وارث نہ ہو - اس کو چاہیئے - کہ انت سمے میں اپنا سب دھن دان کر دے - کیونکہ اگر وہ ایسا نہیں کریگا - تو اس کی عمر بھر کا بڑی محنت سے کمایا ہوا دھن کسی کپاتر کے ہاتھ میں چلا جاویگا جس سے یا تو ادھرم ہوگا یا عبث فضول خرچ ہوگا - اور ساری زندگی کی کی ہوئی محنت عبث جائے گی - ہے دیوی! اس میں بھی جو روپیہ پیسہ وغیرہ دنیوی دھن ہے - وہ تو کسی اچھے یا بُرے کام میں آویگا ہی مگر جو دھن گپت ارتھات اپنے انتہ کرن میں چھپا کر رکھا ہوگا - وہ اگر اپنے ہی ہاتھوں سے خرچ نہیں کیا جاویگا - تو وہ اپنی زندگی کے ساتھ ہی ختم ہو جاویگا - اور اس سے کسی کا کلیان نہیں ہو سکیگا - اسی طرح جو آدمی دھن (دینی اور دنیوی) کو گاڑ رکھتا ہے یا کسی کو نہ بتلا کر اس فانی سنسار سے چلا جاتا ہے - وہ کنجوسوں کا بھی سرتاج ہے - اس میں شک نہیں ستی! تو جانتی ہے - کہ میرے پاس اگادھ گپت دھن سمپتی ارتھات

بے انتہا روحانی دولت

موجود ہے جس کو میں نے اپنے جیون بھر بار بار دان کیا ہے - تو بھی وہ کم نہیں ہوا ہے - کیونکہ یہ دھن ایسا ہے کہ جتنا دان کیا جائے - جوں جوں دوسروں کو دیا جاوے - توں توں بڑھتا ہی جاتا ہے - تو بھی میں نے پورے طور پر یہ دان کسی کو نہیں دیا - اس کی وجہ میری کنجوسی یا تنگدلی نہیں ہے - بلکہ اس اموّل سب سدھیوں کے داتا گپت دھن کے دینے لائق کوئی ادھکاری ہی ابھی تک مجھ کو نہیں ملا ہے - یوگیہ پاتر (ادھکاری) کے بغیر اموّلیہ وستو کا دان کرنا مہا پاپ ہے - مگر اب مجھ کو پاتر ملا ہے - اور میرا انتم سمے بھی نزدیک آگیا ہے اس لئے اب میں اپنے سارے گپت دھن کو بہت جلدی دان کرونگا - میرا یہ گپت دھن جس کو میں نے زندگی بھر گورو سیوا کر کے پراپت کیا تھا - میری **برہم ودیا** ہے - آتما پرماتما کی ایکتا کا گیان ہے - یہ لازوال دھن میں کسی یوگیہ پاتر کو دینا چاہتا ہوں - ہے دیوی! اگرچہ میرے اور بھی بہت سے شسیہ ہیں - مگر یہ دل متی سچے دل سے ہماری سیوا کرنے والا سشیل وچار وان اور پورب جنم کا سنسکاری ہے - یہی میری اس لازوال دولت ارتھات آتم گیان کا ادھکاری ہے - پہلے جنم کی کچھ واسناؤں کے باعث اسکو یہ شریر دھارن کرنا پڑا ہے - مگر اب مجھ کو معلوم ہو گیا ہے کہ پہلے جنم کی واسناؤں سے اب یہ مکت ہو گیا ہے - اس لئے میں اپنی ودیا کا اسی کو دان دونگا - اب تو بہت جلدی اپنے کام میں لگ جا - میں تجھکو اپدیش دیتا ہوں

۳- دل متی کے بھاگ کھلے

رشی ور کی بات سن کر رشی پتنی بولیں - کرپا ناتھ! یہ آپ نے بہت اچھا سوچا - میں بھی آپ کی پوتر سیوا میں یہی پرارتھنا کرنے والی تھی - یہ دل متی آپ کی کرپا کا ادھکاری - ممکشو شردھالو بھگت اور ابھیمان رہت ہے - یہ سبھی گُن اس میں موجود ہیں - اس نے اپنے ماتا پتا سے بھی بڑھ کر ہم دونوں کی سیوا کی ہے - میں سچے دل سے اس کا کلیان چاہتی ہوں - ہے دیوا! آپ کی کرپا سے یہ دل متی مکت ہووے -

تب رشی راج نے دل متی سے کہا - بیٹا! تو اپنی ماتا رُوپی گورو پتنی کے ساتھ بہت جلدی گنگا سنان کر آ - اس کے بعد دُرلبھ ودیا مجھ سے حاصل کر - جو کہ بڑے کٹھن تپ سے

پراپت ہونے والی - سب ودیاؤں سے اُتم اور سنسار ساگر سے پار لگانے والی ہے

دِل منی اور گورو جی گنگا سنان کر کے گنگا جل اور گوبر لے کر مٹھ میں آ گئے - اتنے میں گورو نے اگنی ہوتر کی اگنی ....

پرجولت کر کے اس میں گھی تل - جَو وغیرہ کی آخری آہوتی دے کر اگنی دیو کو پرسن کیا - ان کی استری مٹھ کو گوبر سے لیپ کر اور گئو موتر گنگا جل چھڑک کر شُدھ کرنے لگی - گورو دیو دل منی کو اپدیش دینے لگے

ہے دل منی! میری بائیں طرف اس آسن پر تو شانت ہو کر بیٹھ اور آچمن اور پرانایام کر کے دس بار گائتری منتر کا جپ کر - میں تیری سیوا اور تیرے سدا چار سے بہت خوش ہوا ہوں - اس لئے جو

ترلوکی میں سب سے سریشٹ وستو

ہے - وہ تمہیں بتاتا ہوں - یہ امولیہ وستو شری ہری کی کرپا کے بنا کسی کو بھی پراپت نہیں ہوتی -

گورو کے کہنے کے مطابق دل منی نے آسن پر شانت بیٹھ کر گائتری کا جپ کیا - اتنا کر چکنے کے بعد گورو دیو بولے

ہے بیٹا! اب تو اپنے دونوں پاؤں کی ایڑیوں کو دونوں جنگھاؤں کے مُول میں رکھ کر پدم آسن لگا کر بیٹھ - دونوں ہاتھ پنڈلیوں پر رکھ - نگاہ کو ناک کے اگلے حصے (انی) پر ستھر کر کے منہ کو بند کر کے صرف ناک سے ہی سانس لے - یہ چت کی ورتی کے روکنے کا سادھن (عمل) ہے - اور اسی کو پرانایام کہتے ہیں -

دل منی نے گورو کی آگیا انوسار ویسا ہی کیا -

گورو - بیٹا! اب تو اپنے ہردے کے اندر دیپ شکھا (چراغ کی لَو) جیسی اور چمکتے سورج بمب کی مانند تجسّے (نورانی) روشنی کی کلپنا کر - اور ایکاگر چت ہو کر اُس کو دیکھ

دل منی نے کچھ دیر اس طرح دھیان کیا -

تب گورو دیو بولے بیٹا! اس بمب (روشنی) کے بیچوں بیچ ایک سندر اور گلابی رنگ کا ہزار پنکھڑیوں والا - پورے طور سے کھلا ہوا - کانتی والا کمل تجھے دکھائی دے گا

تھوڑی دیر کے بعد دل منی کو ویسا ہی دکھائی دیا -

گورو - بیٹا! اب اس ہزار پنکھڑی والے کمل کے مرکز میں ٹھیک درمیان میں ایک لمبا چوڑا گول شکل کا تپوبن دیکھ - دیکھ کہ اس تپوبن کی زمین کیسی کومل اور نئی نئی گھاس سے ہری ہری اور سندر ہے - اس دویہ بھومی پر تو طرح طرح کے پھل پھولوں والے سندر سایہ دار درختوں کو دیکھ - اور دیکھ کہ اس سندر منوہر بن کے بیچوں بیچ ایک پھولوں سے لدا ہوا سندر کدمب کا درخت کیسی شوبھا دے رہا ہے - وہ شاخوں - ٹہنیوں - پتوں وغیرہ سے بھرپور بہت ہی دلکش معلوم ہوتا ہے -

دل منی - گورو دیو! آپ کی آگیا انوسار میں سب کچھ دیکھ رہا ہوں -

گورو - بیٹا! اب ایسی کلپنا کر - کہ ٹھیک دوپہر کا وقت ہے اور اس کدمب برکش کے نیچے - ٹھنڈے سایہ میں چاروں طرف گھاس چرتی ہوئی سندر - ہرشٹ پشٹ جسم والی گوری - کالی اور بھورے رنگ کی گائیں دکھائی دیتی ہیں - ان گایوں کے درمیان میں کدمب درخت کے نیچے تو ایک سولہ سالہ سندر بالک کے درشن کر - دیکھ کہ سندر رکمار کا دویہ شریر تجسّے (نورانی ہوتے) پر بھی اس کا رنگ ہاڑ ساون میں گھری ہوئی جل بھری نئی گھٹا کی مانند شیام دکھائی دیتا ہے - اس کے سب اعضا گویا سانچے میں ڈھالے گئے ہیں - بیٹا! تو دیکھتا ہے کہ اس سندر اور سڈول شکل والے شیام کے سبھی انگ بڑے ہی منوہر اور چت کو اپنی طرف کھینچ لینے والے ہیں - اس کے منگل مئے دونوں چرنوں میں سنہری رتن جڑت زیور (پازیب) سندر دویہ چھتا میں شوبھا پا رہا ہے - اس کے اوپر بیش قیمت رتن جڑت کردھنی پہنے ہوئے ہے - نابھی بہت گمبھیر اور پیٹ سوکشم ہے - اس کی چوڑی چھاتی پر بیش قیمت دویہ موتیوں اور منیوں کی مالائیں جن کے بیچ میں سب سے سریشٹ کوستبھ منی لگی ہوئی ہے - کیسی شوبھا پا رہی ہیں؟ ایسی شوبھا

سنسار میں تم نے کبھی نہیں دیکھی ہوگی۔

نل منی۔ گورودیو! واقعی یہ شوبھا الوکک ہے۔

گورو۔ بیٹا! دیکھ کہ اس کی ہاتھی کی سونڈ کی طرح اوپر سے موٹی اور نیچے سے بتدریج پتلی ہوتی چلی آتی ہوئی دونو کومل گھٹنوں تک پہنچنے والی لمبی بھجاؤں میں سندر رتنوں اور موتیوں (ص) جاویگا۔ بیٹا! تم اس سندر مکھڑے کے درشن سے کبھی بھی ترپت (سیر) نہیں ہوتا۔ بلکہ بڑے شوق۔ بیکلے چینی۔ امنگ۔ بیتابی اور من کی زبردست اچھال کے ساتھ سدا اس کو دیکھتے ہی رہنا بیٹا! اس ترلوکی میں کامدیو سب سے بڑھ کر سُندر۔ منوہر اور شوبھا کی کان سمجھا جاتا ہے۔ مگر ایسے انیک (ہزاروں لاکھوں) کامدیوں کا گھمنڈ ایک ساتھ توڑنے والے بے مثل۔ لاثانی سندرتا کے بھنڈار۔ اس کشیر مُورتی کے سرب سکھ سروپ اور سرب شوبھا کے دھام۔ مند مند مسکراتے ہوئے مکھڑے کی انوپم شوبھا کو دیکھ کر کون ترپت (سیر) ہو سکتا ہے؟ کوئی نہیں۔ اس کو تو دیکھ۔ اس کے شنکھ کے اندر کے حصے کی طرح سندر۔ گلابی رنگ کا اور اونچی ریکھا والا بہت ہی منوہر گلا جس کے اوپر کے حصے میں خوب بھری ہوئی آگے سے کچھ تیز اور درمیان میں کچھ بانکپن والی منوہر ٹھوڑی سندر پرنال کی طرح چمکتے ہوئے نیچے اور اوپر کے ہونٹ۔ مند مند مسکرانے کی وجہ سے اندر دکھائی دیتے ہوئے انار کے دانوں کی طرح چمکیلے سندر دانت۔ ہونٹ پر لٹکتی ہوئی منوہر موتی کی لٹکن والی اور طوطے کی چونچ کی طرح کچھ گولائی لئے ہوئے ترچھی اور تیکھی ناک اور کمل کی پنکھڑی جیسی چوڑی۔ بہت ہی کومل گلابی ریکھا والی تیجسوی آنکھیں۔ دھنش کی مانند بھرکٹی۔ چوڑی کشادہ پیشانی وشال مستک اور اس پر گھنے بھونرے جیسے کالے بالوں کی کانوں کے آگے لٹکتی ہوئی۔ کالی ناگن کی طرح بل کھاتی ہوئی

(ص) کے بازوبند کیسے شوبھا پا رہے ہیں۔ کلائیوں میں موتیوں کی چار چار لڑیوں والی بہت ہی اجّل چمکیلی ہیری منیوں والی پہنچیاں کیسی شوبھا دیتی ہیں۔ اس دویہ سندر مورتی کے اجّل مکھڑے کو دیکھ۔ جوں جوں تو اسکو دیکھیگا تیرا اشتیاق بڑھتا (آگے پھر اوپر پڑھیں)

آڑی ٹیڑھی زلفیں۔ دونو کانوں میں لٹکتے ہوئے سندر مچھلی کی شکل والے کنڈل اور مند مند مسکراہٹ سے گڑھے پڑے ہوئے دونو کومل اور شگفتہ گالوں پر گرتی ہوئی ان کنڈلوں کی جھلک آدی کی ناقابل بیان شوبھا اور پرم سُندرتا کی کان وہ امرت سروپ دویہ تیجومئی مُورتی ہے۔ بیٹا! اسی کا تو بھگتی۔ شردھا اور ادیک کے ساتھ درشن کر۔

ہے شیشیہ! پربھو کے اس دویہ اور الوکک سوروپ کو تیوری (ص) اور کپول پر لٹکتا ہوا سیور چندر کا بہت ہی منوہر مکٹ سجے دکھائی دے گا۔ اور اس کے داہنی طرف لٹکتے ہوئے تیجسوی موتیوں کے جھمکے اور بائیں طرف جھکی ہوئی سمد کے پھول کی ترچھی کلغیوں کی شوبھا دیکھ کر تو اپنے ہردے کی آنکھوں کو آنندت کر۔

ہے بیٹا! جہاں منگل سوروپ پربھو اپنے داہنے پاؤں کو بائیں پاؤں پر ترچھا جھکائے ہوئے (ترِبھنگی روپ سے) کھڑے دونو ہاتھوں میں رتنوں سے جڑی ہوئی اور موتیوں کے جھمکوں والی بنسی کو دھارن کئے منوہر ناد کرتے ہوئے دکھائی دیں گے

ششیہ۔ ہے پربھو! میں آپ کی کرپا سے کرتارتھ ہو گیا۔ میں ترِبھون پتی کو سندر بنسی بجاتے ہوئے دیکھ رہا ہوں بھگوان کے انوپم تیج سے میری آنکھیں چندھیا رہی ہیں۔ اور اب میں اپنے آپے کو کھو رہا ہوں۔ بتلایئے۔ اب میں کیا کروں؟

گورو! بیٹا! اب تو اپنے کو سنبھال کر پرم پرسنتا سے اس پرم شانت آنند گھن مورتی کو پورے پریم کے ساتھ منوسے ہی پادیہ ارپن کر کے اس کے چرن دھو۔ پھر پوتر چرنوں کو کومل رنگ دستروں سے پونچھ کر اُن پر منو سے کیسر کستوری وغیرہ سگندھت پدارتھوں کا لیپ کر۔ منو سے سندر دویہ پشپ اور تلسی آدی اپنی کی سگے سے چرنوں تک لمبی بن مالا دھارن کرا کر منو سے دھوپ

(ص) توجہ اور یکسوئی سے دیکھ اور سچی بھگتی اور شردھا سے بھگوان کے نکھار بند کو اولوکن کر۔ پربھو کے تیجسوی مستک پر کیسر کستوری سے چندن لگے للاٹ پر ٹھیک داہنی بھرکٹی (آگے پھر اوپر سے پڑھیں)

دیپ کر اور پھر اچھے اچھے سوادشٹ کھانے - نیویدیہ دھر - (بھوگ لگا) اس کے بعد بھگتی پوروک تامبول وغیرہ ارپن کر - پھر اپنے من روپی بڑے پرکاشمان دیپک سے بھگوان کی آرتی اُتار - اس منگل دیپک کے پرکاش میں بھگوان کے انگ پرتی انگ کو اچھی طرح دیکھ - پھر اپنے دونو ہاتھوں کی منو ہر انجلی میں منو ہر منگل سگندھت پھولوں کو بھر کر بڑے پریم سے دونو ہاتھ جوڑ کر اس طرح بھگوان کی استتی کر

مانسک دھیان میں بھگوت استتی

ہے پربرہم! ادوتیہ پرم تتو! شانت نرنجن! سربدا یک رس (۱۵) گوپال - ہے گوبند! ہے مراری! ہے جگت کارن! ہے ستو سوروپ - ہے سرب لوک آشرے! ہے چیت سوروپ! ہے ادویت تتو! ہے آنند سوروپ! ہے مکتی کے دینے والے ہے برہم سوروپ! ہے سرب ویاپی! ہے سناتن! ہے سچدانند! ہے پرماتما! میں آپ کو نمسکار کرتا ہوں -

ہے پربھو! آپ ہی ایک ماتر آشرن کی شرن ہو - آپ ہی جگت کے پالن کرتا ہو - اور آپ ہی سب میں پرکاشمان ہو آپ ہی سرشٹی کے سرجن ہار - پالن ہار اور سنگھار کرتا ہو - پربھو! آپ پر سے بھی پر ہو - آپ نشچل اور نرنکار ہو - آپ بھے کو بھی بھے دینے والے (سب بھے کو مٹانے والے) اور بھیشن روپ (پاپیوں کے لئے کرودھ روپ) ہو - پرانی ماتر کی گتی اور پران روپ بھی آپ ہی ہو - اونچے سے اونچے اور بڑے سے بڑے پد (مرتبہ) کے سوامی بھی آپ ہی ہو - آپ ہی سب رکھشکوں کے پرم رکھشک ہو -

ہے پربھو! ہے جیت کے ساکھشی! میں آپ کا ہی سمرن کرتا ہوں - اور بار بار آپ ہی کو نمسکار کرتا ہوں ہے ست سوروپ! ایک نرالمبھ ایشور! میں سدا پورے طور سے کیول ایک آپ ہی کی شرن ہوں - میرا کوئی دوسرا آشرہ یا پناہ نہیں ہے - میں آپ ہی کی بندنا کرتا ہوں - آپ کو ہی پوجتا ہوں آپ

(۱۵) آنند گھن! چدروپ برہم! ہے سری کرشن! ہے
(آگے پھر اوپر سے پڑھیں)

ہی کا آرادھن کرتا ہوں - آپ کے سوائے جگت میں اور کچھ بھی نہیں دیکھتا ہوں - سب جگہ آپ ہی آپ ہیں آپ ہی میرے کروڑوں اپرادھوں اور پاپوں کا ناش کر کے مجھے اپنے چرن کملوں کی شرن میں لو - اور اس جیو کو پورن پریم سے پورن اوستھا والی اچل - اٹل بھگتی پردان کرو - (اوم تتسم)

یہی سولہ کلا سمپورن نادی پربرہم ہے

ہے بیٹا! اس طرح اس پرماتم سوروپ پربرہم کی استتی اور پوجا کر کے پھر سر سے پاؤں تک اس منگل مورتی کو بار بار ستمر جپ (۱۶) کر اور ہرگز اس کو کبھی مت بھولنا - کھاتے پیتے - چلتے - پھرتے ہر وقت اس منوہر سوروپ کو یاد رکھنا - یقین جان کہ جس کے گیان (جاننے) سے جیو امر ہو جاتا ہے - امرت کا بھاگی بنتا ہے - وہ گئے (جاننے یوگیہ وستو) یہی ہے - یہی انادی پربرہم ہے - اسے نہ ست کہ سکتے ہیں اور نہ اسَت - وہ سب جگہ ہاتھ پاؤں والا ہے - سب جگہ آنکھیں منہ اور سر والا ہے - سب جگہ کانوں والا ہے - اور سب کو گھیر کر رہتا ہے - سب اندریوں کا آبھاس ہے - اور سب اندریوں کا آبھاس کرتا ہے - اور سب اندریوں سے رہت ہے - اسکت ہوکر بھی جہان شکتی والا ہے - نرگن ہونے پر بھی سگن ہے - پرانی ماتر کے باہر ہے - اندر ہے - چر ہے اچر ہے - ستھول ہے - سوکھشم ہے - اندریوں - من اور بدھی سے جاننے میں نہیں آتا - بنا ہاتھ کے گرہن کرتا اور بنا پاؤں کے چلتا ہے بنا آنکھوں کے سب کو دیکھتا ہے - بنا کان کے سب کچھ سنتا ہے - وہ سب کو جانتا ہے - مگر اس کے جاننے والا کوئی نہیں وہی سب کا خالق اور ایک ماتر سوامی ہے - "نہ ہی پرم پریم (پریم کی انتہا) ہے - وہی پرم گتی ہے" - اندریوں سے ان کے وشے سوکھشم ہیں - وشیوں سے من - من سے بدھی - بدھی سے مہت مہت سے اویکت پرکرتی اور اویکت سے یہ پرش پربرہم

(۱۶) سنے دیکھ - اپنے کومل ہردے میں اسکو مضبوطی کیساتھ دھارن
(آگے پھر اوپر سے پڑھیں)

پرے ارتھات بلوان ہے۔ اس سے پرے کچھ بھی نہیں۔ یہی سب کچھ ہے۔ یہی سناتن ہے۔ پُران پرش۔ پر برہم۔ نتیہ اور پرم جیوتی بھی ہے۔ یہی ساکھشات موکھش کا پھل سوروپ ہے پرماتما میں ساکار اور نراکار دونو سوروپ موجود ہیں۔ ارتھات وہ مُورتی مان (مجسم) بھی ہے۔ اور اموُرتی مان (بلا جسم بھی) اس طرح وہ ساکار بھی ہے اور نراکار بھی ہے۔

پرماتما جگت رُوپ سے ساکار اور برہم رُوپ سے نراکار ہے

مگر نراکار کے اگوچر سوروپ کا گیان ہونا بہت مشکل ہے اس لئے دیگر سب سادھن چھوڑ کر اس ساکار سوروپ کا سدا دھیان کرنے سے نراکار سوروپ کا درڑھ اور پورن گیان ہو جاتا ہے جس سے اس پرماتما کا سچا بھگت گیانی پرش مکت ہو کر پرم پد کو پراپت کرتا ہے۔

سب سے اُتم برہم گیان

اس طرح گورو دیو نے وِمل متی کو ساکار برہم کا دھیان۔ اس کی پُوجا اور ستسنگ کا عملی اُپدیش کر کے کہا۔ ہے بیٹا! یہ میں نے تم کو سب سے اُتم برہم گیان کا اُپدیش کیا ہے جس کا نرنتر (روزانہ بلا ناغہ) ابھیاس کرنے سے تو برہم کو پراپت ہو کر مکتی کو پاویگا۔ یہ میں نے تم کو سب سادھنوں سے اُتم سادھن۔ سب یوگوں سے اُتم یوگ اور سب گیانوں کا گیان کہا ہے۔ صرف ناستک پن کی من کو سمجھانے والی جھوٹی سچی دلیلوں اور بحث مباحثوں سے پرماتما نہیں مل سکتے۔ جو شخص جھوٹی سچی دلیلوں سے پرماتما کو پانے کی کوشش کرتے ہیں۔ تو اُن کو ایسے سمجھنا۔ جیسے کوئی ٹھگنا (بونا) آدمی آم کے درخت سے پھل اُتارنے کی خواہش کرے یا کوئی اگیانی آسمان سے پھول توڑنے کی کوشش کرے۔ ہے بیٹا! اُن کی وہ پرماتما کو پانے کی خواہش ایسی ہی ہے۔ جیسے کوئی پُرش جسم سمیت ہی برہم منڈل میں جانے کی خواہش کرے۔ اس لئے ایسے ریاکاروں سے سدا الگ رہ کر تو پرم پوروک پرماتما کی سدا مانسک پُوجا کیا کرنا۔ جس سے وہ پرشوتم پرماتما تم پر کرپا کر کے ہر روز اپنے سوروپ کا انوبھو پردان کرینگے (درشن دینگے) اور اس سے تو دیہی (جسم والا) ہو کر بھی بدیہہ (جسم رہت) ہو کر پرماتم سوروپ آنند میں مگن ہوتا ہوا جیون مکت ہو کر اس جگت میں وچرے گا۔

برہم درشن کے آنند کا ورنن

اتنا کہہ کر گورو جی چپ ہو گئے۔ وِمل متی گورو کے پاس آسن پر دھیان میں مگن ہو کر جس طرح گورو دیو اُپدیش کرتے تھے۔ ویسے ہی ایکاگر چت سے چت برتی کو اُدھر لگاتا گیا۔ اس کے روم روم میں آنند بھر جانے سے اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ سارے جسم سے پسینہ بہنے لگا۔ اور پھر بعد آنند کی حالت میں دھیان ہی دھیان میں وہ بول اُٹھا۔

اہاہا! پرم دیالو گورو دیو! اننت مہاتما! آپ نے آج مجھے پرم کرتارتھ کر دیا۔ مجھ پاپی کو یہ لازوال دھن کہاں سے؟ کیول آپ کے چرناروند کی کرپا سے۔ ہے پربھو! میں اب اپنے اس پرم آنند کا ورنن کیسے کروں؟ میرا یہ بھگوت درشن آنند کسی طرح بھی میرے ہردے میں نہیں سماتا۔ بلکہ تریلوکی میں بھی نہیں سماتا۔ ہے پر اوپکاری گورو دیو! آپ کے کہنے کے مطابق اب میں اپنے سامنے اس آنند کے بھنڈار گھنشیام سندر۔ للت تربھنگی۔ کوٹی مدن موہن۔ پرماتما پربرہم کی ساکھشات مورتی کو دیکھ رہا ہوں۔ ہے مہاراج! اگرچہ اس مہامنگل سوروپ کا یتھارتھ درشن ہو رہا ہے۔ تو بھی آپ کے سامنے اس کا بیان کرنے کی شکتی مجھ میں نہیں ہے۔ سچ سوروپ آنند رُوپی امرت سے بھرے ہوئے پربرہم روپی ساگر کی مہما کا شبدوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ اور من سے اس کا انومان بھی نہیں کیا جا سکتا۔ ہے دیو! اب یہ جگت کہاں گیا۔ سو بھی مجھ کو معلوم نہیں ہوتا۔ آپ مہاتما کی کرپا سے میں مہان بھاگیہ شالی ہوا ہوں۔ کرت کرتیہ (شاد کام) ہوا ہوں۔ موہ سے چھوٹ گیا ہوں۔ اکھنڈ آنند آتم پد کو پا چکا ہوں۔ ہے کرپالو! میرے ادھکاری نہ ہونے پر بھی آپ کا

مان رکھنے کے لئے پربھو میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے اپنی شرن میں لیتے ہیں۔ ہے دیالو! میری خوش قسمتی کی حد نہیں۔ مجھ اپاہج کو آپ نے یکایک سمیرو کی چوٹی پر بٹھا دیا ہے۔ مجھ پاپی کو اس پرم پتا پربھو کی شرن کیونکر؟ اور پر برمھ کا درشن کہاں سے؟ دھنیہ میرے بھاگیہ۔ دھن آپ کی مجھ پہ کرپا ورشٹی!

گورو دیو بولے۔ بیٹا! اب اس پر برمھ پرماتما پرشوتم کو بار بار پرنام کر کے ہمیشہ اپنی شرن میں رکھنے کی ان سے بنتی کر اور اپنی آنکھیں کھول۔

آنکھیں کھولتے ہی بمل متی پرسن ہو کر یکایک اٹھ کھڑا ہوا اور ونڈوت نمسکار کر کے رشی کے چرنوں میں گر پڑا۔ اور آنند کے آنسوؤں سے ان کے چرنوں کو بھگو دیا۔

رشی نے بمل متی کو اپنے ہاتھوں سے اٹھا کر چھاتی سے لگا لیا اور کہا۔ بیٹا! آج تو کرتارتھ (شاد کام) ہو گیا۔ آج تیرے دکھوں کی سب بیڑیاں کٹ گئیں۔ آج سے تیرا نام دیوتی مان رکھتا ہوں۔ تو صرف برائے نام ہی دیوتی مان (خزانۂ نور) نہیں ہے۔ بلکہ آج سے پرماتما کے گیان روپی پرکاش سے پرکاش سوروپ ہو گیا ہے۔

تجھ کو میں نے اپنی

ساری برمھ ودیا کا مول منتر

بتلا دیا۔ بھگوت کرپا سے یہ تم کو سپھل ہو وے۔ یہ اُپدیش تو کسی اپاتر (نامستحق) ابھگت (شردھا رہت) ناستک۔ دُشٹ۔ ناشکرے ریاکار۔ پاپی اور پرماتما کی نندا کرنے والے۔ ان میں سے کسی کو یا پرماتما میں دویت بھاو رکھنے والے کو کبھی مت دینا۔

رشی راج کی پرم دھام یاترا

اتنا کہ کر گورو دیو چپ ہو گئے۔ رشی پتنی نے آگیا انوسار سب تیاری کر رکھی تھی۔ آدھی رات کا وقت تھا۔ گورو دیو نے کہا بیٹا دیوتی مان! پہلے گھی کے دیپک کو روشن کر۔ اس میں بہت سا گھی بھر دے۔ اور میرے انتم بچن سن۔

"بیٹا! اب ہم اس اسار سنسار کو تیاگ کر پرماتما (جس کے درشن تو نے ابھی کئے ہیں) کے پرم آنند روپ دھام کو جاویں گے اس بات کا تو کچھ رنج نہ کرنا۔ اور ہماری لاشوں کو اس اپنے سامنے جلتے ہوئے کنڈ کے اگنی ہوتر میں ڈال دینا اور بھاؤ اَنتیشٹی سنسکار کر دینا۔ اس آشرم کا میراسب دھن شری بھگوان کی پریتی کے لئے مستحق براہمنوں کو بانٹ دینا۔ بیٹا! اب بہت جلدی تم کو مہالکشمی پراپت ہو گی اور تو راجہ ہو کر اپنی پرجا کی ماں باپ کی طرح رکشا کرے گا۔ تجھے بے اندازہ راج لکشمی پراپت ہو گی مگر تو نشکام بھاو سے اس کا بھوگ کرنا۔ اور اپنا دھیان سدا انہیں شری ہری (شری کرشن پرماتما) میں لگائے رکھنا جس کے درشن میں نے تم کو ابھی کرائے ہیں"

اتنا کہ کر "وِشنوے نمہ" کہ کر رشی اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور اگنی دیوتا کو نمسکار کر کے اپنی پتنی کے ہاتھ سے گھر سے لی ہوئی پوتر کشا پر بچھائے ہوئے دربھ آسن پر سِدھ آسن لگا کر بیٹھ گئے۔ ان کے ساتھ ان کی پتی برتا پتنی بھی اسی طرح سے بیٹھی۔ دونوں نے ایک ساتھ یوگ مارگ سے پرانایام کر کے سمادھی لگا لی۔ اور پر برمھ کا ایکاگر دھیان کر کے آتما کو برمھ رندھر میں قائم کیا۔ آدھی رات گذر چکی تھی۔ سب جگہ شانتی پھیلی ہوئی تھی۔ ہوا مند مند چل رہی تھی۔ سرو تر سناٹا چھایا تھا۔ ایسے وقت میں دیوتی مان کے دیکھتے دیکھتے ان دونوں پتی پتنی کے برمھانڈ پھٹ پھٹ آواز کے ساتھ پھٹ گئے۔ اور ان میں سے صرف جلتے ہوئے تیج کے شعلے نکلے اور پر برمھ کے پرم تیج میں مل گئے۔

دیوتی مان نے دیگر شِشیوں کے ساتھ مل کر گورو دیو اور گورو پتنی کی انتیشٹی کریا کی۔ اور پرم گیان پراپت کر کے اپنے گھر میں آیا اور اپنے گورو کے سکھائے ہوئے برمھ کے مانسک دھیان کا ابھیاس کرنے لگا۔ جس سے اس کا چت زیادہ سے زیادہ شانت اور کرتویہ پرائن ہوتا گیا۔ گورو کے کہنے کے مطابق اسے بے اندازہ دھن لکشمی اور راجیہ کی پراپتی ہوئی۔ مگر وہ راجہ جنک کی طرح نشکام بھاو سے سب کرتویہ کرم کرتا ہوا اپنا من اسی منوہر مورتی میں لگائے رکھتا۔ اس طرح بہت سالوں تک پرادبدھ کا بھوگ کر کے بمل متی پرماتم سروپ کے آنند میں مگن ہوتا ہوا پرم پد کو پراپت ہوا۔

(ادم شُبھم)

پتامہ بھیشم کی شری کرشن بھگتی

کشنا ۲/۱

جو پے ہری ہیں نہ شستر گہاؤں
تو لاجوں گنگا جننی کوں - شانتنو سُت نہ کہاؤں
سیندن کھنڈ مہارتھ کھنڈوں کپی دھوج سہت ڈلاؤں
راتی نہ کروں سپتھ موہیں ہری کی چھتریہ گتی ہی نہ پاؤں
پانڈو دل سنمکھ ہوئے دھاؤں سرتا ردھر بہاؤں
سورداس رن وجے سکھا کوں جیت نہ پیٹھ دکھاؤں

سیندن رتھ - کھنڈ - ٹکڑے ٹکڑے کر کے - کپی دھوج - ارجن کا جھنڈا - وجے سکھا - ارجن کے سکھا شری کرشن

جب ارجن شری کرشن کو یدھ کی دعوت دینے گئے - تب انہوں نے ارجن سے یہ کہا تھا کہ میں تمہارے ساتھ رہوں گا ضرور مگر ہتھیار ہاتھ میں نہ لونگا"- اسی پرتگیا کے مطابق شری کرشن نے رتھ ہانکنا منظور کیا - ادھر بھیشم پتامہ نے پرتگیا کی - کہ میں ضرور شری کرشن کی پرتگیا توڑ ڈالونگا اور انہیں شستر گرہن کرنا ہی پڑے گا - یہ پد اسی پرسنگ کا ہے بھیشم جی کہتے ہیں - کہ اگر میں ہری سے شستر نہ گرہن کرادوں تو گنگا اور شانتنو کا بیٹا نہیں - رتھ کے ٹکڑے کر کے ارجن کے جھنڈے کو گراؤں گا - میں ہری کی قسم کھا کر کہتا ہوں - کہ اگر ایسا نہ کروں - تو مجھے کھشتری کی گتی پراپت نہ ہووے - دھنیہ ہے - بھیشم کی ہری بھگتی جس ہری کو آپ ہرانا چاہتے ہیں - اسی ہری کی قسم کھاتے ہیں - ہری کو ہری کے ہی بل پر ہرانا چاہتے ہیں (کیسا سُندر پد ہے) اور پانڈو دل کی سپاہ کے سامنے کھڑا ہو کر خون کی ندی بہاؤں گا - اور ارجن کے سکھا شری کرشن کو جیتے جی پیٹھ نہ دکھاؤں گا -

شری کرشن کی شوبھا

وا پٹ پیت کی پھہران ؎

کر دھر چکر چرن کی دھاون - نہیں بسرت وہ بان
رتھ تیں اُتر اودنی آتر ہوٹے کچ رج کی لپٹان
مانو سنگھ سیل تیں نکسیو مہامت گج جان ؎
جب گوپال میرو پرن راکھیو میٹ وید کی کان
سورؔ سوامی سہائے ہمارے نکٹ بھئے ہیں آن

جس وقت سودرشن چکر ہاتھ میں لے کر بھگوان بھیشم پتامہ کی طرف دوڑے ان کے اس وقت کے روپ کی شوبھا کیا کہی جائے - بڑا ہی سُندر اور تیجسوی دھیان ہے - ہاتھ میں سودرشن چکر لئے ہوئے تیزی سے دوڑنا کیسے بھُول سکتا ہے - وہ شوبھا ہی نرالی تھی - رتھ سے کود کر بھیشم کی طرف جھپٹ رہے ہیں - پیتامبر لہرا رہا ہے - الکوں میں دھول لگی ہوئی ہے - شری کرشن اس وقت ایسے دکھائی دیتے ہیں - گویا کسی مست ہاتھی پر کوئی غضبناک شیر حملہ کر رہا ہو - بھیشم جی کہتے ہیں کہ جن گوپال پربھو نے وید کی مریادا کو توڑ کر بھی میری پرتگیا کی رکشا کی تھی - وہی ہمارے سچے مددگار شری کرشن سدا ہمارے انگ سنگ ہیں -

ॐ

بھگت کے آدھین بھگوان

پتامہ بھیشم جی کی شری کرشن بھگتی

(بہت ہی مندر کتھا)

جو پُرش برہم بھوت (اہم برہم اسمی کے پہنچنے والا) پرسن آتما۔ راگ دویش وغیرہ سے رہت اور شُدھ چت ہے جو کبھی شوک اور اِچھا نہیں کرتا۔ جو پرانی ماتر میں سمان بھاو رکھتا ہے۔ جو میری پرم بھگتی کو پراپت ہوا ہے۔ جو سب کچھ چھوڑ کر میری ارتھات پربرہم کی ہی شرن لیتا ہے۔ وہ میری کرپا سے اوناشی پد (مکتی) کو پراپت کرتا ہے (شریمد بھگوت گیتا)

بھگوان شری کرشن کے گن ہی ایسے ہیں۔ کہ کام کرودھ وغیرہ سے رہت سدا آتم آنند میں مگن رہنے والے منیشور بھی نشکام بھاو سے ان کا یش گان کرتے ہیں (شریمد بھاگوت)

پریم ہی برہم ہے

بھگوان شری کرشن پریم کے مجسم اوتار ہیں۔ اس لئے وہ سولہ کلا سمپورن مکمل برہم کے روپ میں پوجے جاتے ہیں۔ جو کوئی بھگوان سے نشکام پریم کرتا ہے۔ بھگوان اسی کے آدھین ہو جاتے ہیں۔ بھگوان کا جو بیکنٹھ (شوک رہت) دھام ہے۔ وہ پریم دھام ہی ہے۔ اسی پریم دھام کو پراپت کر کے بھگوان کے بھگت شوک اور وکار سے رہت ہو جاتے ہیں۔ اس پریم دھام کی پراپتی کا سادھن بھی بھگوان سے سچا اور نشکپٹ پریم کرنا ہی ہے۔ جو بھگت بھگوان سے سچا پریم کر کے ان کے پرم دھام کو پراپت ہوتے ہیں۔ ان میں پتامہ بھیشم جی کا استھان سب سے اونچا ہے آج ہم انہیں بھیشم جی کے بھگوت پریم کی سندر کتھا اپنے ناظرین کے سامنے رکھتے ہیں

بھیشم پتامہ

مہابھارت کے یدھ کی نویں رات کو کوروؤں نے سبھا کی۔ دُشاسن۔ اشوتتھاما۔ وکرن۔ کرن اور شکنی وغیرہ اپنے خیر خواہ راجاؤں کے ساتھ دریودھن صلاح کرتا تھا۔ ان دنوں میں نارائن کے سکھا ارجن نے لاثانی پراکرم دکھایا تھا اس سے دریودھن بہت اداس تھا اس سبھا میں یدھ کے بارے میں سب راجاؤں نے اپنے اپنے وچار پرگٹ کئے۔ تب راجہ دریودھن بولا۔

دریودھن۔ ہے مترو! یدھ کو شروع ہوتے آج آٹھ دن ہو گئے۔ ہماری سپاہ پانڈوؤں سے بہت زیادہ ہے۔ تو بھی ہم ان کو ہرا نہیں سکے۔ بھائیو! آج تو ارجن نے غضب ہی ڈھایا ہے۔ اگر وہ اسی طرح ناش کرتا جائیگا۔ تو ہماری شکست لازمی ہے اس کی مجھے بڑی چنتا ہے۔ اور اب کوئی بھی مارگ مجھے نہیں سوجھتا۔ کہ کس طرح اس مشکل سے نجات پاویں۔

کرن (جوش میں بھر کر) مہاراج! میں آپ کا کیا بات کروں مجھ سے کہو۔ اگر میں سپہ سالار ہوتا۔ تو اس پرتھوی کو پانڈوؤں سے خالی کر دیتا۔ مگر میری پرتگیا آپ کو معلوم ہے جب تک بھیشم

سیناپتی ہیں۔ تب تک میں کچھ نہیں کرسکتا۔ اگر بھیشم پتامہ سیناپتی کا پد تیاگ دیں اور استر شستر رکھ دیں۔ تو پھر میرا کیسا پراکرم ہے اسے میں سب جگت کو دکھا دوں گا۔ مہاراج! بھیشم پتامہ پانڈوؤں کے خیرخواہ ہیں جیسے آپ اُن کے سگے ہیں۔ ویسے ہی وہ بھی ہیں۔ پانڈوؤں کے اُوپر پریم رکھنے کی وجہ سے ہی وہ من لگا کر یدھ نہیں کرتے۔ یدھ کے شروع میں انہوں نے کہا بھی ہے۔ کہ میں پانڈوؤں کی سپاہ کو ماروں گا۔ مگر پانڈوؤں کو نہیں مارونگا اس لئے جب ان کے سامنے ارجن کھڑا رہتا ہے۔ تب وہ بیہلی سے بان چلاتے ہیں۔ مہاراج! آپ اب بھیشم پتامہ سے کہیں کہ وہ سیناپتی کے پد کو تیاگ دیں۔ استعفا دے دیں۔ پھر میرے ہاتھوں کی پھرتی دیکھئے گا۔ بھلے ہی کرشن ارجن کی مدد کرتے رہیں۔ مگر میں ایک ہی حملے میں اگر ارجن کو نہ ماروں۔ تو میرا نام کرن نہیں۔

کرن کی ان باتوں کی سب نے تائید کی۔ تب پھر کرن بولا

کرن۔ مہاراج! آپ بھیشم پتامہ سے جا کر کہیں۔ کہ آپ پانڈوؤں کے حمایتی ہیں۔ اس لئے دل کھول کر اُن سے یدھ نہیں کرتے۔ پھر آپ بوڑھے ہیں اور پانڈو جوان ہیں۔ یہ میل بھی نہیں ملتا۔ بوڑھا جوانوں کو کیسے ہرا سکتا ہے؟ بس اب آپ گنگا کے کنارے پر جا کر سوادھیائے کریں۔ میں آپ کے لئے بہت سے دھرم گرنتھ اور واسس حاسیاں وہاں پہنچا دوں گا۔ اور سدا آپ کی ٹہل سیوا کروں گا۔ مہاراج! آپ کی ان باتوں سے بھیشم پتامہ بہت غضبناک ہونگے۔ اور یا تو وہ سیناپتی کے پد کو تیاگ دینگے یا جی جان سے لڑیں گے۔

یہ صلاح پختہ ہوگئی۔ اور اس کے مطابق دریودھن اکیلا بھیشم پتامہ کے کیمپ میں گیا۔ اس وقت بھیشم پتامہ ساکھشات پرمھ روپ نند نندن شری کرشن کے دھیان میں مگن تھے۔ ان کو پرنام کرکے دریودھن نیچا سر کئے تھوڑی دیر بیٹھا رہا۔ پتامہ نے پوچھا

پتامہ۔ دریودھن! تمہیں کچھ کہنا ہے؟

دریودھن۔ پتامہ! آج ارجن نے جیسا لاثانی پراکرم دکھایا ہے۔ اسے دیکھ کر ہم کو کیا کرنا چاہیئے۔ سو مجھے کچھ نہیں سوجھتا ہماری سپاہ زیادہ ہونے پر بھی ارجن اور بھیم اسے اتنا گھٹاتے جلاتے ہیں۔ کہ میں جانتا ہوں۔ دو چار دن میں ہی ساری سپاہ ماری جائے گی۔

بھیشم۔ تات دُریودھن۔ میں اپنا فرض پُوری طرح سے ادا کرتا ہوں۔ اس میں کچھ کسر نہیں رکھتا۔ رتھی۔ مہارتھی۔ پیدل اور گھوڑ سواروں میں سے دس ہزار یودھاؤں کو میں اپنی پرتگیا کے مطابق روز مارتا ہوں۔

دریودھن۔ ہے شیر نر! آپ سچ کہتے ہیں۔ مگر اب آپ بُوڑھے ہوتے ہیں۔ ارجن جوان اور بلوان ہیں۔ اس کی برابری آپ نہ کر سکیں گے۔ پھر آپ کے من میں پانڈوؤں کے لئے پریم بھی ہے۔ اس لئے دل کھول کر آپ یُدھ نہیں کرسکتے اس میں آپ کا کیا دوش ہے؟ اگر آپ کی جگہ پر کرن ہوتا۔ تو کب کا پانڈوؤں کو سُرگ مارگ بتا دیا ہوتا۔ اس لئے آپ سیناپتی کے پد کا تیاگ کر دیجئے۔ اور گنگا جی کے تٹ پر جا کر نواس کیجئے۔ آپ کے آشرم میں بہت سے دھرم گرنتھ بھجوا دونگا۔ آپ وہاں رہ کر پربھو بھجن کریں۔ ہے پتامہ! اگر آپ سیناپتی پد کو تیاگ دیں۔ تو میرا یقین ہے۔ کہ کرن بہت جلدی پانڈوؤں کو مار لیگا۔

دریودھن کے یہ بچن سنتے ہی اکھنڈ برہم چاری بھگوت بھگت گنگا پتر بھیشم پتامہ بہت اُداس اور متعجب ہوئے۔ ایک سچے کھشتری کو شستر تیاگ کر کے سنیاس دھارن کرنے کے لئے کہنا اُس کی ہتک کرنا ہے" اس لئے پتامہ پرم پُرش کے اُپاسک۔ شانت اور راگ دویش سے رہت ہونے پر بھی اپنی اس ہتک سے بہت دُکھی اور غضبناک ہوئے۔ مگر اپنے غصے کو دبا کر بولے۔

بھیشم۔ تات دُریودھن۔ میں جی جان سے دھرم پُورک یُدھ کرتا ہوں۔ مگر تُو ارجن کا بل نہیں جانتا۔ اس لئے مجھے دوش دیتا ہے۔ یدھ کرنے میں میں نے کوئی کسر نہیں رکھی شری کرشن جی کی پرتگیا چھڑائی۔ اسے تُو اپنے اہنکار میں بھولا جاتا ہے۔ ارجن کیسا شُورویر ہے اس کا تمہیں اور تمہارے دوستوں کو علم نہیں۔ اسی لئے تُو میرے بل کی نندا کرتا ہے۔

اب سُن ۔ کہ اگر کرن کا پتا بھی سامنے آوے ۔ تو بھی جس کے سارتھی شری کرشن ہیں ۔ اُس ارجن کو ہرانے کی شکتی سنسار میں کسی میں نہیں ہے ۔ ایسا ہونے پر بھی اگر تم کو شنکا ہوتی ہے ۔ کہ میں پانڈوؤں کی حمایت کرتا ہوں ۔ تو پھر میری پرتگیا سُن ۔ کہ آنے والے کل کو میں جو یدھ کروں گا ۔ اس میں یا **تو میں نہیں یا پانڈو نہیں** ۔ تب میرے لئے گنگا کنارے پر سُندر آشرم بنانے کی اور سُندر داس داسیاں بھیجنے کی بھی ضرورت نہیں رہیگی ۔

ست کے اُپاسک بھیشم پتامہ کی یہ پرتگیا سن کر دُریودھن بہت خوش ہوا ۔ اور ان کے چرن چھو کر وہاں سے وداع ہوا ۔ وہ منتر سبھا میں آیا اور کرن وغیرہ متروں کو بھیشم کی پرتگیا کہہ سُنائی ۔ لمحہ بھر میں سب طرف یہ خبر پھیل گئی ۔ اور کوروؤں کی فوج میں خوشی کے نعرے لگنے لگے ۔ بڑے بڑے مہارتھیوں نے مانا ۔ کہ کل جو بچے ۔ اس کا نیا جنم ہوا جاننا چاہیئے ۔ کیونکہ بھیشم پتامہ اپنی پرتگیا پوری کئے بنا نہ رہیں گے ۔ رتھی رتھیوں میں مہارتھی مہارتھیوں میں ۔ پیدل پیدل میں ۔ طرح طرح کی باتیں ہونے لگیں ۔ کوئی بولا ۔ کل اس وقت تک ارجن زندہ نہیں رہیں گے کسی نے کہا ۔ پرتھوی پانڈوؤں سے خالی ہو جائیگی ۔ اور مہاراج دریودھن اکھنڈ راجیہ کریں گے ۔ سنجے نے بھی راجہ دھرت راشٹر سے کہا ۔ ارجن کا جیتنا آسان نہیں ۔ اُسے یوگیشور شری کرشن کی مدد ہے ۔“ اس پر دھرت راشٹر نے کہا ۔ ”ہے سنجے ! تو پانڈوؤں کی تعریف مت کر ۔ بھیشم پتامہ ایسے ویسے نہیں ہیں ان کی پرتگیا کبھی عبث نہیں جاتی ۔ پرتھوی کو کھشتریوں سے خالی کرنے والے پرشو رام کو جنہوں نے ہرا دیا ہے ۔ ان بھیشم کے لئے ارجن کو ہرا دینا کونسی بڑی بات ہے ؟“

اسی طرح کوروؤں کی سپاہ میں طرح طرح کی باتیں اڑنے لگیں اور خوشی کے نعرے لگنے لگے ۔ ہوتے ہوتے پانڈوؤں کی سپاہ میں بھی یہ خبر پہنچ گئی

بھیشم پرتگیا سے پانڈوؤں میں گھبراہٹ

ادھر پانڈوؤں کی راجہ یدھشٹر کے کیمپ میں وہرشٹ وغیرہ سیناپتیوں سمیت مشورہ کر رہے تھے ۔ کہ دسویں دن کس طرح یدھ کرنا ہوگا ۔ اتنے میں کورو سپاہ کی خوشی کے نعروں کی آواز ان کے کانوں میں پہنچی ۔ اس کا سبب جاننے کے لئے وہ بیقرار ہو گئے ۔ اسی لمحہ بھیشم پتامہ کے کیمپ سے پانڈوؤں کا ایک مخبر آیا ۔ اس نے بھیشم پتامہ کی کی ہوئی پرتگیا کہہ سُنائی ۔ یہ پرتگیا سنتے ہی سب پانڈو گھبرا گئے ۔ ان کے چہرے اُتر گئے ۔ جسم ڈھیلے پڑ گئے اور وہ ایک دوسرے کا منہ تاکنے لگے ۔ ساری سبھا کو اُداس دیکھ کر مہاراج یدھشٹر بولے ” بھائیو ! بھیشم پتامہ ستیہ وادی ہیں ۔ ان کا بچن کبھی استیہ نہ ہوگا ۔ پتامہ نے جو پرتگیا کی ہے ۔ وہ معمولی نہیں ۔

یہ بچن سُن کر ارجن اور بھیم کچھ بھی نہ بول سکے ۔ لمحہ بھر میں ساری پانڈو سپاہ میں اُداسی اور گھبراہٹ چھا گئی ۔ بھیشم جی کے پراکرم کو سبھی جانتے تھے ۔ اس لئے کچے بودے دل کے لوگ تھر تھر کانپنے لگے ۔ اب یدھشٹر ارجن ۔ بھیم وغیرہ مہارتھی اس کا کیا تدارک کرتے ہیں ۔ یہ جاننے کے لئے ساری سپاہ بیتاب ہو اُٹھی

مہاراج یدھشٹر کی مندرجہ بالا بات سن کر وہرشٹ دیومن بولے ۔ مہاراج ! اس میں شک نہیں ۔ کہ بھیشم پتامہ مہان پراکرمی ہیں ۔ مگر فتح اور شکست انسان کے ہاتھ میں نہیں ہے یہ کام تو پرماتما کا ہے ۔ سچی پرتگیا کرنے والے بھیشم پتامہ بھی آخر انسان ہیں

ارجن ۔ وہرشٹ دیومن ! تم بھول رہے ہو ۔ وہ گنگا پتر ہیں وہ یہ تپسوی ہیں ۔ اِچھا مرتی ہیں ۔ جب تک وہ خود نہ چاہیں گے کسی کے مارے مر نہیں سکتے ۔ ان کی اجازت کے بنا موت بھی ان کے پاس نہیں آسکتی ۔ ان کی زبان سے کبھی استیہ بچن نہیں نکلا ۔ وہ ستیہ وادی ہیں ۔ ان کی پرتگیا سپھل ہوگی

وہرشٹ دیومن بولے ۔ ہے ارجن ! آپ سچ کہتے ہیں بھیشم پتامہ کسی سے جیتے نہیں جا سکتے ۔ مگر پرماتما نے ان کو بھی دو ہاتھ دیئے ہیں ۔ اور آپ کو بھی دو ہی ہاتھ دئے ہیں ۔ پس کھشتریوں کو ڈر سے کانپنا نہیں چاہیئے ۔ ستیہ وادی بھیشم اپنی پرتگیا پوری کریں ۔ مگر ہم کو بھی بزدلوں کی طرح

پیٹھ نہیں دکھانی چاہیئے۔ لڑائی کا کچھ نہ کچھ ڈھنگ سوچ لینا چاہیئے

دیوی دروپدی کی صلاح

منتر سبھا میں دروپدی بھی بیٹھی تھیں۔ وہ بولیں میری سمجھ میں یہ بڑے مہتو کا پرسنگ ہے۔ میرے بھائی شری کرشن جی کی صلاح اس بارے میں بڑی مفید ثابت ہوگی بھیشم پتامہ کے اکھشے بانوں سے میرے پتیوں کی موت ہوں یہ کیسے دیکھا جاویگا؟ میرے پتی پرتگیا کرنے والے سوامیوں نے دشمنوں کو ہرا کر مجھے اکھنڈ سوبھاگیہ وتی بنا کر رکھنے کا جو پرن کیا ہوا ہے وہ ستھیا نہ ہونا چاہیئے۔ شری کرشن کو بلاؤ۔ ان کی صلاح لو۔ اس سنسار میں اُن کے سوائے اب دوسرا کوئی رکھشا نہیں کر سکتا۔

مہاراج یدھشٹر نے دوت بھیجکر شری کرشن کو بلایا۔ "سکل جگت کے پیدا کرنے والے۔ رکھشا کرنے والے شری کرشن بہت آہستہ آہستہ بڑے وچار میں مگن ہوئے۔ پانڈوؤں کی منتر سبھا میں آئے اور راجہ یدھشٹر کو پرنام کر کے بیٹھ گئے۔ مہاراج یدھشٹر نے بھیشم پتامہ کی پرتگیا کا حال شروع سے آخیر تک نویدن کیا۔ شری کرشن سن کر تھوڑی دیر تک مون دھارن کئے بیٹھے رہے پھر بولے۔

شری کرشن۔ بھیشم پتامہ کا بچن کبھی جھوٹا نہ ہوگا۔ اُن کی کی ہوئی پرتگیا ضرور سپھل ہوگی اور کل پرتھوی پانڈوؤں سے خالی ہو جائیگی۔ کیا تدبیر کریں۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ آکھنڈ برہمچاری جس نے آتم تتو کو پراپت کیا ہوا ہے۔ جو آفتاب کی طرح جگت میں وچرتا ہے۔ جو آتم سوروپ میں مگن ہے۔ اتنا تم پدارتھ کا جس کو چنتن ہی نہیں ہوتا۔ موہ اور دکھ کے کارن سنساری پدارتھوں کو تیاگ کر جو سدا آنند روپ میں وچرتا ہے۔ اس برہم آنند کے بھوگنے والے مہایوگی بھیشم جی کے بچنوں کو نشپھل کرنے کی شکتی کسی میں نہیں ہے۔ مہاراج! آپ کا دھرم تو یہی ہے کہ جی جان سے یدھ کریں۔ ارجن جیسا دھنردھاری آپ کا مددگار ہے۔ بھیم جیسا گدادھاری آپ کی پُشت پر ہے۔ دھرشٹ دیمن جیسا سینا پتی ہے۔ شکھنڈی کے ہاتھ سے بھیشم کی موت لکھی ہی ہے۔ پھر تمہیں کس بات کا ڈر ہے؟

شری کرشن کی بات سن کر بھیم سین بولے۔ بھائی شری کرشن! بھیشم پتامہ کے سامنے کھڑے ہونے کی میری تو ذرا بھی سامرتھ نہیں ہے۔ ارجن میں اگر ایسی شکتی ہو۔ تو وہ جانے۔

ارجن بولے۔ بھائی! تم کیا بات کرتے ہو؟ بھیشم پتامہ کے سامنے میں ہرگز نہیں ٹھہر سکتا۔ تم جانتے ہو کہ پتامہ ایک ہاتھ سے بان نہیں چلاتے۔ بلکہ ہزار ہاتھ سے بان برساتے ہیں میرے بانوں کی تیزی اُن کے بانوں کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہے۔ اُن کے بانوں کی گنتی ہی نظر نہیں آتی۔ تو وہ کیسے کاٹے جا سکیں؟

شری کرشن۔ اگر ارجن بھی ہمت ہارتا ہے۔ تو ہمارے پاس کوئی اُپائے نہیں ہے۔ ہماری فوجی طاقت کا انحصار صرف ارجن پر ہی ہے۔ جب ارجن ہی مایوس ہو جائے۔ تب کسی دوسرے کی کیا مجال ہے۔ کہ بھیشم پتامہ کے سامنے لمحہ بھر بھی ٹھہر سکے مجھے تو صاف طور پر دکھائی دیتا ہے۔ کہ کل خوفناک قتل عام ہوگا۔ اور پرتھوی پانڈوؤں سے خالی ہو جائیگی"

دروپدی کرت بھگوت استتی اور پرارتھنا

شری کرشن کے ایسے بچن سن کر دروپدی بولی۔ ہے شری کرشن! کیا بھیشم پتامہ کے ہاتھ سے پانڈوؤں کی رکھشا کا کوئی اُپائے نہیں ہو سکتا۔ کیا آپ اپنی بہن دروپدی کو ودھوا ہی دیکھنا چاہتے ہیں؟ ہے کرونا سندھو! ہے دین بندھو! اگر آپ دیا کریں۔ تو بھیشم پتامہ کے بانوں سے پانڈوؤں کی رکھشا ضرور ہو سکیگی۔ پربھو! بے شمار دکھوں اور سنکٹوں سے آپ نے ہمیں بچایا ہے۔ آپ ہی کے پرتاپ سے جلتے ہوئے لاکھشا گرہ سے پانڈوؤں کی رکھشا ہوئی تھی۔ بھری سبھا میں میری لاج رکھنے والے بھی آپ ہی ہیں۔ دُرباسا کے سراپ سے نجات دینے والے بھی آپ ہی تو ہیں۔ میں

آپ کی بھین ہوں۔ آپ کے دیالو سبھاؤ کو خوب پہچانتی ہوں۔ اور دن رات آپ ہی کا بھجن کرتی ہوں۔ پانڈو آپ کے بھگت۔ داس اور شرناگت ہیں۔ اور شرناگت کی رکھشا آپ کا بِردھ ہے۔ پربھو! کیا آپ میرا ادھوا ہونا دیکھ سکیں گے؟ ہے بھگت بتسل بھنجن! دیا کرو۔ ہے سنکٹ ہرن! اس سنکٹ سے ہمیں بچاؤ۔ اس سنکٹ سے آپ کے سوائے ہمیں کوئی بچا نہیں سکتا۔ پربھو! بانہہ گہے کی لاج رکھو۔

دوہا

سینچہ تب ترودر بھیو۔ کاٹو بھیو جہاج (ع۱ جہاز)
تارے پر ڈوبے نہیں بانہہ گہے کی لاج

پربھو! اگر بھیشم پتامہ اپنے بیٹوں کے اوپر ہی کرودھ کرینگے اور پانڈو مارے جائیں گے۔ تو جگت میں دھرم نیتی پر ادھرم کی وجے ہوگی۔ دریودھن نے ہم کو جو جو دکھ دئے ہیں ان کی کیا اس کو ذرا بھی سزا نہ ملیگی؟ اس کے پاپ کا برکھش کیا پھل نہ لا دیگا؟ بڑے بھائی کی استری کو جو ماتا کے سمان ہے۔ بھری سبھا میں لا کر اس کا چیر ہرن کرنے کی جو دشٹتا اس نے کی ہے۔ اس کا پھل بھوگے بنا ہی کیا وہ اکھنڈ راج کریگا؟ پاپی دوشاسن نے جب بھری سبھا میں بھیشم آدی بزرگوں کے سامنے بے شرمی سے مجھے کہا تھا۔ کہ تو دریودھن کی جنگھا پر بیٹھ۔ اس وقت بھیم نے پرتگیا کی تھی۔ کہ دوشاسن کے خون سے تیری بینی بھگوؤں گا۔ تبھی یہ کیش بندھیں گے۔ پربھو! کیا بھیم کی وہ پرتگیا عبث ہی جائیگی؟ یہ سب انیائے آپ کیسے برداشت کر سکیں گے؟

ہے بھگون! ہے مہیش! ہے شرناگت وتسل! آپ کی اچھا بنا ایک پتا بھی ہل نہیں سکتا۔ آپ نے ہی گیتا کا اپدیش دیتے وقت ارجن سے کہا تھا۔ کہ ہے ارجن! "میں نے ان سب کو پہلے मयैवैते निहता سے ہی مار دیا ہوا ہے۔" پربھو! اپنا یہ بچن کیسے جھٹلا کئے دیتے ہو؟ پربھو! اگر آپ کی ہی مرضی ہے۔ کہ میں ودھوا ہو جاؤں اور دریودھن اکھنڈ راج بھوگے۔ تو آپ ویسا ہی کرو۔ مگر دنیا کیا کہیگی کہ پانڈوؤں کی حمایت میں شری کرشن جیسے جگت پتی کے ہوتے ہوئے بھی پاپی کورونشوں نے ان کا ناش کیا۔ اور دھرم پر ادھرم کی فتح ہوئی۔

شری کرشن۔ شانتی سے بولے۔ ہے کرشنا! میں اور تو ایک ہی ہیں۔ تو ماما ہے میں مہیشور ہوں۔ تو شکتی ہے۔ میں سرویشور ہوں۔ مگر میں سدا اپنے بھگت کے آدھین ہوں۔ یہ پانڈو میرے بھگت ہیں۔ اس میں شک نہیں۔ مگر ایسا ہی میرا پرم بھگت بھیشم پتامہ بھی ہے۔ ہے دروپدی! بھگت کی اچھا کے بغیر میں ایک پتا بھی نہیں ہلا سکتا۔

شری کرشن دروپدی کے سیوک بنے

شری کرشن کے یہ بچن سن کر دروپدی دکھ سے رونے لگی۔ تب کرونا ندھو، بھگت وتسل بھگوان بولے۔ رانی دروپدی! اگر پانڈوؤں کی رکھشا کرنی ہو۔ تو میرے ساتھ چلو۔ ہم سوچ کر کوئی تدبیر نکالیں گے۔

دروپدی۔ بھگون! آپ کی آگیا پالک تو میں سدا سے ہی ہوں۔ آپ ہی پانڈوؤں کی رکھشا کر سکتے ہیں۔ کہئے۔ میں آپ کی کیا آگیا پالن کروں؟

شری کرشن فوراً اٹھ کھڑے ہوئے۔ دروپدی بھی فوراً ہاتھ جوڑ کر کھڑی ہو گئی۔ اور پتیوں کو پرنام کیا۔ شری کرشن دروپدی کو ساتھ لے کر خیمہ کے باہر نکلے۔ منتر سبھا کا کوئی آدمی شری کرشن کے بھید کو نہ سمجھ سکا۔ سب من میں فکرمند تھے۔ سب کی شانتی کا مول شری کرشن ہی تھے۔ اس وقت سب کی درشٹی شری کرشن میں ہی لگی تھی۔

کیمپ سے باہر نکل کر شری کرشن بولے۔ دروپدی! اس اندھیرے میں آدھی رات کے وقت تم میرے ساتھ چلوگی؟ تم کو کچھ ڈر تو نہیں؟

دروپدی۔ پربھو! جہاں سرویشور میرے ساتھ ہیں۔ وہاں ڈر کیا ہے۔ چلئے! کہاں جانا ہے۔ میں آپ کی آگیا انوسار سایہ کی طرح

آپ کے پیچھے پیچھے چلونگی

شری کرشن اور دروپدی پانڈو پکش کی چھاؤنی کو پار کرتے ہوئے انیک مارگ اور جیسے دیکھتے دیکھتے آگے چلنے لگے۔ چلتے چلتے دروپدی بہت تھک گئی۔ اور دردناک آواز میں بولی۔

ہے بھگون! آپ مجھے کہاں لے جاتے ہیں؟

شری کرشن۔ پانڈوؤں کو موت کے منہ سے بچانے کے لئے۔

دروپدی۔ پربھو! اب تو میں بہت تھک گئی ہوں۔ پچھلی رات کا مرغ بھی بولنے لگا ہے۔ آپ مجھے کہاں لئے چلتے ہیں؟ سو کہیئے۔ اب آگے چلنے کی مجھ میں شکتی نہیں رہی۔

ایسی باتیں کرتے چلتے چلتے مہاتما بھیشم دیو کے کورووں کی چھاؤنی میں پہنچے۔ تارے چمک رہے تھے۔ سب طرف خاموشی کا عالم طاری تھا۔ دور سے ایک جگمگاتا ہوا خیمہ دکھائی دیا۔ اس کو دیکھ کر شری کرشن بولے۔ ہے دروپدی! بس اب بہت آگے نہیں جانا ہے۔ میں جو کہتا ہوں۔ وہ سنو۔ یہ سامنے جو روشن خیمہ دکھائی دیتا ہے۔ بھیشم پتامہ کا ہے۔ بھیشم جی سدا جاگتے ہی رہتے ہیں۔ تم ان کو جا کر پرنام کرو۔ اور آشیرباد لو۔ یہی آشیرباد پانڈوؤں کو موت کے منہ میں جانے سے بچاویگی۔ اس کے سوا دوسرا کوئی راستہ نہیں۔

بھیشم پتامہ کے خیمے کے اردگرد پہرہ دار پہرہ دیتے تھے۔ خیمے کے اندر اور باہر دیپک کا پرکاش پھیل رہا تھا۔ کمخواب کا خیمہ جگمگا رہا تھا۔ دیوی دروپدی دروازے کے پاس پہنچی۔ بھیشم جی کے کیمپ میں کسی استری کو جانے کی آگیا نہیں تھی۔ مگر دروپدی سچی پتی برتا تھی۔ اس بات کو بھیشم جی جانتے تھے۔ اس لئے ان کو کسی بھی وقت اور کسی بھی جگہ جانے کی ممانعت نہ تھی۔ یہ بات پہرے دار جانتے تھے اس لئے بنا روک ٹوک دیوی دروپدی پتامہ کے خیمے میں جا پہنچی۔

جوں ہی وہ خیمہ میں پہنچی۔ اسی وقت ایک چوبدار کا روپ بنا کر شری کرشن نے بھی خیمے کے اندر جانے کی کوشش کی۔ مگر پہریدار نے ان کو روک دیا۔ شری کرشن نے ایک طرف سے ہٹ کر دوسری طرف سے جانے کی کوشش کی۔ مگر سب طرف سے روکے گئے۔ تب وہ اپنے شریر کو چھوٹا کر کے ایسی پھرتی سے خیمہ میں داخل ہو گئے۔ کہ پہریدار دیکھتے رہ گئے۔ شری کرشن جی نے چوبدار کا ایسا روپ دھارن کیا تھا۔ کہ ان کو کوئی بھی پہچان نہ سکا۔ خیمے میں داخل ہو کر آپ ... چوبدار کے سٹول پر جا کر بیٹھ گئے۔ اور دیوی دروپدی جہاں بھیشم جی سیج پر سوتے تھے۔ وہاں پر گئی۔

بھیشم جی کا دروپدی کو آشیرباد

پتامہ پلنگ پر لمبے پاؤں کئے لیٹے تھے۔ ایک شال اوڑھے تھے۔ آنکھیں موندے ہوئے تھے۔ اور من میں شری کرشن پرماتما کا دھیان کرتے تھے۔ نند نندن کا جپ ان کے مکھ سے ہو رہا تھا۔ مہاتما بھیشم شری کرشن کی ادبھت لیلا کا [illegible] کر رہے تھے۔ اسی وقت دروپدی نے جا کر پرنام کیا اور کہا

دروپدی۔ سسر جی! میں آپ کو پرنام کرتی ہوں۔

آنکھیں موندے ہی بھیشم پتامہ بولے۔ اکھنڈ سوبھاگیہ وتی رہو۔

پھر آنکھیں کھول کر بولے۔ اہو کون؟ دیوی دروپدی! تم!! تم۔ اس پچھلی رات میں یہاں کہاں؟

دروپدی نے بھیشم پتامہ کی لاج کر کے کہا "سسر جی! آج کے دن آپ کی پتر ودھو سوبھاگیہ وتی ہے۔ اس لئے سوبھاگیہ سہت آپ کا آخری درشن کرنے آئی ہے۔ آپ نے پرتگیا کی ہے۔ کہ کل صبح پرتھوی ویر پانڈوؤں سے خالی ہو جاویگی۔ آپ کا بچن کبھی متھیا نہیں ہوتا۔ آپ ستیہ وادی ہیں اس لئے کل ضرور ہی پانڈو مارے جائیں گے۔ آپ کے پتروں کے مارے جانے کے بعد آپ کی پتر بدھو پھر سوبھاگیہ رہت ہو کر آپ کا درشن اور پوجن نہیں کر سکیگی۔ اس لئے آپ کو انتم نمسکار کرنے آئی ہوں۔"

یہ سن کر بھیشم پتامہ فوراً سیج سے اٹھ کر بیٹھ گئے۔

اور دروپدی سے بولے۔ اس وقت تم کس کے ساتھ آئی ہو؟ شری کرشن کے سکھانے کے بموجب دروپدی بولی۔ اپنے ایک سیوک کے ساتھ۔

بھیشم پتامہ جھٹ بول اُٹھے۔ دروپدی بیٹی! یہ سب پرپنچ (کھیل) شری کرشن کا معلوم ہوتا ہے۔ ان کے بنا دوسرے کی بدھی ہی نہیں۔ تمہارا وہ سیوک کہاں ہے؟ مجھے بتاؤ! وہ اناتھوں کا ناتھ۔ بھگت وتسل۔ دین بندھو۔ پانڈوؤں کا پیارا متر! دیوکی کا جایا۔ گوپیوں کا پران۔ لاڈلا گوپال۔ کنہیا۔ تیرا سیوک کہاں ہے؟

بھیشم پتامہ جی کی اگادھ بھگتی دیکھ کر دروپدی حیران رہ گئی۔ اور سوچ میں پڑ گئی۔ بھیشم جی ایک دم کھڑے ہو گئے اور دروپدی سے بولے۔ بیٹی! وہ اناتھوں کے ناتھ کہاں ہیں؟ مجھے اُن کے درشن کراؤ۔

دروپدی ۔ مہاراج! وہ دروازے پر ہیں

بھیشم جی فوراً ہی دبے پاؤں خیمے کی پہلی قنات سے باہر ہوئے۔ وہاں چوبدار کے بھیس میں پرماتما شری کرشن ہاتھ میں چھڑی لئے کھڑے تھے۔ ان کے درشن کر کے بہت ہی متعجب ہو کر بھیشم پتامہ دست بستہ کھڑے رہے پھر بھگوان کے چرن کملوں کو آنند کے آنسوؤں سے دھوتے ہوئے بولے۔

بھیشم پتامہ کرت شری کرشن استتی

ہے جگت کے ناتھ۔ ہے پانڈوؤں کے سکھا! آپ کو اتنا پریشرم کرنے کی کیا ضرورت؟ اتنا پرپنچ رچنے سے کیا مطلب؟ پربھو! آپ کا مارا ہوا سب جگت مرا ہوا ہی ہے۔ اسی جگت میں میں بھی ہوں۔ یہ داس سدا آپ ہی کی اچھا کے آدھین ہی ہے۔ ہے کیشو! ہے پرم پربھو! ہے چدانند سوروپ! آپ کی اچھا کے بنا ایک پتا بھی ہل نہیں سکتا۔ تو یہ آپ کا داس کس شمار میں ہے۔ پربھو! آپ کی کرپا سے ہوا چلتی ہے۔ سورج تپتا ہے۔ اگنی جلتی ہے۔ برہما آپ

کی آگیا سے ہی سرشٹی رچتے ہیں۔ رُدر آپ کی آگیا سے سنگھار کرتے ہیں۔ آپ کی آگیا (مرضی) سے سرشٹی کا سب بیوہار چلتا ہے۔ آپ ہی اس جگت کے جیووں کی پیدائش بڑھتی۔ بڑھاپے اور موت کا کارن ہو۔ آپ کی آگیا کی خلاف ورزی کوئی بھی نہیں کر سکتا۔ ایسے آپ نے اس داس کے لئے کیوں کشٹ اٹھایا؟

ہے دیوکی نندن! ہے یشودا آنند وردھن (یشودا کے آنند کو بڑھانے والے) ہے گوپی ولبھ (گوپیوں کے پران)! ہے پریم ساگر! ہے سچدانند! ہے مہیشور! میں آپ کی کسی بھی آگیا کا پالن نہ کروں۔ ایسا کبھی ہو سکتا ہے؟ آپ کا نام سمرن ہی اس جگت کے شوک اور موہ میں سے رکھشا کرنے والا ہے۔ ہری جی! یہ دو اکھشروں کا شبد ہی پرانیوں کو سنسار روپی مہا ساگر سے تار کر اکھشے۔ ابھئے۔ سرب سکھ کے دھام روپ کنارے پر پہنچاتا ہے۔ ایسے ہری روپ شری کرشن کو مجھ ناچیز کے لئے اتنا کشٹ اُٹھانا پڑا۔ اس کے لئے میں بہت شرمندہ ہوں"۔

ایسا کہتے کہتے بھیشم پتامہ گدگد ہو گئے۔ شردھا اور پریم سے ان کا گلا رک گیا۔ وہ پرماتما کے چرنوں میں سر رکھ کر پڑے ہی رہے۔ تب ان کو اُٹھا کر شری کرشن بولے "ہے بھیشم جی! آپ تو میرے سوامی ہیں۔ آپ کی آگیا پالنے کے لئے ہی میں سب بندھنوں سے رہت ہو کر بھی سدا بندھن میں ہوں میں آپ کا داس ہوں۔ مجھے جو آگیا کرو۔ وہ میں بجا لانے کو تیار ہوں۔"

بھیشم جی کرت شری کرشن کی دوسری استتی

بھیشم جی بولے۔

ہے گوپی کانت! ہے جناردن! ہے جگن ناتھ! ہے پرم پرش! ہے پرشوتم! ہے شری کرشن! آپ کے بچن سن کر مجھے بہت اداسی ہوتی ہے۔ کیا آپ اب بھی مجھے کسوٹی پر کستے ہیں؟ میں کیا آپ کا سوروپ جانتا نہیں؟

کوروؤں کی سبھا میں دریودھن کو اور یدھ کے شروع میں ارجن کو، جس وراٹ سوروپ کا آپ نے درشن کرایا تھا۔ کیا آپ وہ نہیں ہیں؟ ہے پربھو! آپ اس سنسار کے کارن اور پالن کرنے والے ہیں۔ اوینکت ہیں۔ اوناشی ہیں۔ مکتیوں کا سنگھار کرنے والے ہیں۔ شانت دانت ہیں۔ نردار ہت۔ پران والیوں کو جیتنے والے۔ ہیں۔ آپ سب کے ساکھشی ہیں۔ بھگتوں کو آنند اور جتندریہ ہیں۔ اور انیک اوتار دھارن کرکے انیک لیلائیں کرنے دینے والے ہیں اور انیک اوتار دھارن کرکے انیک لیلائیں کرنے والے ہیں۔"

ہے پربھو! میں جانتا ہوں۔ کہ دھرم کی ستھاپنا کے لئے آپ انیک اوتار دھارن کرتے ہیں۔ ہے کمل نین! آپ اس اپنے ادنے بھگت پر دیا کرکے اس سے چھل نہ کریں۔ کوروؤں کی اچھا پوری کرنے کے لئے جب میں نے پرتگیا کی تھی۔ تبھی میں جانتا تھا۔ کہ آپ کی اچھا (مرضی) یا آگیا کے بنا ایک پتا بھی ہل نہیں سکتا۔ آپ نے ارجن سے کہا تھا۔ کہ ہے ارجن! "ان سب کیرتہ یودھا بیروں کو میں نے پہلے ہی مار دیا ہوا ہے۔ تم نمت ماتر ہو جاؤ۔"

پرماتما شری کرشن کے پرم بھگت بھیشم پتامہ کے ایسے حلیمانہ بچن اور پرارتھنا سن کر شری کرشن گدگد ہو گئے۔ اور پریم مجسم بھیشم پتامہ کا ہاتھ پکڑ کر چھاتی سے لگا کر بولے۔

بھگوان کا جواب
میں بھگتوں کے بس میں ہوں

بھگوان بولے۔ ہے بھیشم پتامہ! ہے تتو کے جاننے والے گنگا نندن! ہے پرم بھگت! آپ کرتارتھ ہو۔ آپ کے برابر تریلوکی میں کوئی بھی نہیں۔ آپ اور میں ایک ہی ہیں۔ تو بھی میں آپ کے آدھین ہوں۔ ہے شیر نر! ہے اکھنڈ برہمچاری! ہے سچی پرتگیا کرنے والے! ہے ابھید روپ! آپ کی پرتگیا کو کاٹنے یا آپ کے بچن کے خلاف کرنے کی شکتی مجھ میں نہیں ہے۔ اپنی کی ہوئی پرتگیا کو آپ ہی سپھل کرینگے۔ اس وچار سے ادھرم پر دھرم کی وجے رونکنے کے لئے مجھے یہ پریشرم کرنا پڑا ہے۔ ہے بھگت بھیشم! ہے گانگئے! اپنی کی ہوئی پرتگیا کو آپ ہی نشپھل (ناکام) کر سکتے ہیں۔ کسی دوسرے میں یہ شکتی نہیں ہے۔ پانڈو تو کیا۔ میں بھی جو کہ اس سکل برہمانڈ کا سوامی ہوں۔ تمہاری پرتگیا کے خلاف کچھ نہیں کر سکتا۔ یہ دروپدی میری پرم بھگت ہے۔ ویسے ہی آپ بھی ہیں۔ آپ مجھے پانڈوؤں سے بھی بڑھ کر پرم پیارے ہیں۔

ہے بھگت بھیشم! سنسار کا یہ اٹل نیم ہے۔ ماتا پتا بیٹوں کے رکھشک ہوتے ہیں۔ یہ اٹل نیم نہ ٹوٹے۔ اس لئے میں نے دروپدی کو چرن بندنا کرنے اور آشیرباد لینے کے لئے کہا ہے۔ کیونکہ پانڈوؤں پر آئے ہوئے اس مہان سنکٹ کو آپ ہی مٹا سکتے ہیں آپ کے آشیرباد سے دروپدی کا سوبھاگیہ اٹل رہے گا

ہے بھگت شرومنی! دروپدی کے سوبھاگیہ کی کامنا آپ نے سپھل کی ہے۔ اور پانڈوؤں کو موت کے منہ سے بچایا ہے اب آپ دروپدی کو یہ بھی بتلا دیجئے۔ کہ آپ کی مرتیو کا اُپائے کیا ہے؟ کیونکہ آپ اچھا مرتی ہیں۔ جب تک آپ خود نہ چاہیں۔ کوئی آپ کو مار نہیں سکتا۔

بھیشم جی۔ ہے چراچر کے پربھو! ہے دیو! آپ سے کیا بات گپت ہے؟ شکھنڈی کے بان سے ہی یہ میری موت ہے۔ یہ آپ جانتے ہی ہیں۔ پھر مجھے کس لئے پوچھتے ہیں؟ کیا اتنے ہی کے لئے آپ کو یہ پرپنچ رچنا پڑا ہے؟ ہے دین دیال! ہے بھگت وتسل! ہے کرونا ساگر! آپ کے ایک پلک جھپکنے سے سنسار فنا ہو سکتا ہے۔ تب میں کس گنتی میں ہوں؟

شری کرشن۔ ہے مہاتمن! ہے گانگئے! ہے اچھا مرتی! آپ کی اچھا (مرضی) کے بغیر آپ کو مارنے کی شکتی کسی میں بھی نہیں ہے۔ اس پر بھی آپ میرے پرم بھگت ہیں۔ پھر بھلا آپ کو کوئی کیسے مار سکتا ہے؟ میں جو یہ سب سرشٹی رچتا۔ پالتا اور فنا کرتا ہوں۔ اپنے میں [illegible]

تو پانڈو بچارے کس شمار میں ہیں؟ پانڈو آپ کے بیٹے ہیں ان کے کلیان کی آپ سدا ہی کامنا کرتے ہیں۔ اس میں شک نہیں مگر آپ نے پرتگیا کی ہے :کہ

کل میں نہیں یا پانڈو نہیں

یہ آپ کی پرتگیا آپ کی حسب مرضی ہی پوری ہو سکتی ہے۔ آپ کے زور بازو کے آگے پانڈو ہارے ہوئے ہی ہیں اور ان کی ہار (ان کا ناش) تینوں لوکوں میں آپ کی شہرت اور ناموری کو بٹا لگانے والا ہے۔ اس وچار سے ہی میں دیوی دروپدی کو آپ کے آشیرباد کے لئے۔ اکھنڈ سوبھاگیہ کی پراپتی کے لئے آپ جیسے اکھنڈ برہمچاری کی چرن شرن میں لایا ہوں۔ اب پانڈو جو آپ کے بیٹے ہیں۔ ان کی رکھشا آپ کی حسب مرضی ہوتی ہے آپ کو ہرانے کی شکتی پانڈوؤں میں نہیں ہے۔ اور اگر پانڈوؤں کو آپ ماریں۔ تو بتائے سنتان کا گھات کیا۔ اس ادھرم سے آپ کو بچانے اور آپ کی پرتگیا سپھل کرانے کے لئے میں نے آپ کی بھگتی کے آدھین ہو کر آپ کے پاس سے دروپدی کو آشیرباد دلانے کی کوشش کی ہے۔"

ہے میرے بھگت! میں سدا اپنے بھگتوں کی اچھا کے آدھین ہوں۔ اپنے بھگت کی مرضی کے خلاف کچھ بھی نہیں کر سکتا اگر میں آپ کی مرضی کے خلاف کروں۔ تو میرا پرن جاتا ہے۔ جسے میں برداشت نہیں کر سکتا۔"

ہے گانگیئے! جو اپنے کو ارپن کرتا ہے۔ وہ دوسرے کو بچاتا ہے۔ مگر آپ نے تو ارپن کر کے اپنی آتما کو بچایا ہے آپ جیون کی اسارتا اور موت کی اصلیت کو بخوبی جانتے ہیں آپ نے بیوہار سمبندھ سے بندھ کر اپنے انت اپار آتما کو کلیش پہنچایا ہے ارتھ (دھن) سے اپنی سدا ترپت آتما کو نیچے جھکایا ہے۔ اسے میں برداشت نہیں کر سکتا۔ آپ جیون مکت ہیں۔ مگر آپ میں رشتہ داروں کے سنہیہ کی جو سمبھاونا کی اسنا تھی۔ اس کو آج آپ نے نشٹ کیا ہے۔ اور آپ بدیہہ مکت ہوتے ہیں اس پرتھوی پر آپ کا بھاوی جیون دکھدائی نہ ہو۔ اور آپ مجھ میں ہی سما کر اجر امر ہو جاویں میں نے آپ کے مکھ سے آپ کی موت تجویز کرانا ضروری سمجھا۔"

ہے مم پران! پرم ابھید بھگت! پراربدھ کرم کے بھوگ گیانی اور اگیانی دونوں کو سمان ہوتے ہیں۔ مگر گیانی کو دھیرج کے باعث کلیش نہیں ہوتا۔ اور اگیانی اگیان کی وجہ سے کلیش پاتا ہے۔ راستہ چلنے میں دو پرش یکساں طور سے سفر کی تکلیف اٹھاتے ہیں۔ مگر جو راستے کے نشیب و فراز کو جانتا ہے وہ دھیرج رکھ کر آنند سے چلتا ہے۔ اور اگیانی (نہ جاننے والا) بے چین ہو کر کلیش بھوگتا ہے۔

ہے گانگیئے! آپ پورن گیانی ہیں۔ چنچل بھگت ہیں میرے انتر (ہردے سوروپ) ہیں۔ یہ صرف آپ کو ہی معلوم ہے۔ کہ آپ جن کے سپہ سالار ہیں۔ دیکھیا ہیں۔ وہ سب یودھا کرم ویر پہلے ہی سے مارے ہوئے ہیں۔ اپنے آپ ہی مرے ہوئے ہیں۔ آپ کا یہ کہنا سچ ہے۔ تو بھی جو آپ ہیں۔ وہی میں ہوں اس لئے آپ کی مرضی کے خلاف میں کچھ بھی نہیں کر سکتا ہے بھگت!

گیانی میرا آتما ہے
یہ سچ ہے ... مگر
بھگت تو ساکھشات میرا سوروپ ہی ہے

کیونکہ وہ مجھ میں ہی لین ہے۔ اہنکار و ورتی سے رہت ہے کیول آتم آرام ہے۔ میرے سوا کچھ بھی نہیں جانتا اور چاہتا سرب کامنا رہت ہے۔ ہے پتامہ! ایسے ہی تم میرے پرم بھگت ہو۔ ستو سوروپ کا انوبھو کرنے والے ہو۔ گیانی ہو۔ مہاتما ہو۔ اچل ہو۔ بھید رہت ہو۔ ہے تتو گیانی! ہے سدا آنند سوروپ میں مگن رہنے والے! آپ نے میری بھگتی کر کے مجھے جیت لیا ہے۔ آپ کی آگیا کے خلاف میں کچھ نہیں کر سکتا۔ اب کہو۔ میں آپ کی کیا سیوا کروں؟

بھگوان کے مکھ سے مندرجہ بالا بچن سنکر بھیشم پتامہ کا انگ انگ پرسن ہوگیا۔ وہ گدگد بانی سے بولے۔

بھیشم جی۔ ہے پربھو! ہے پر برمھ۔ ہے پرماتما! ہے سکل سرشٹی کے سوامی! آپ کے سوروپ کی پراپتی (آپ میں سما جانے) سے میرا جیون دھنیہ اور سارتھک ہوگا۔ بھگون! آپ کی مرضی پانڈوؤں کو فتح دلانے کی ہے۔ سو یہ کام آپ ایک لمحہ میں کر سکتے ہیں۔ یہ سب جگت موت کے مکھ میں ہے۔ آپ کال کے بھی کال ہیں اور اکھشر (لافانی) ہیں۔ آپ کے شبھ درشن ہی میرے لئے سالوکیہ۔ سامیپیہ۔ ساروپیہ اور سایجیہ چار طرح کی مکتی ہیں۔ اس سے زیادہ مجھے اور کیا چاہیئے۔ میں صرف یہی چاہتا ہوں۔ کہ آپ کے نتیہ مکت سوروپ کا سدا میرے ہردے میں سمرن رہے۔

بھیشم جی کی بھگوان سے پرارتھنا

بھگوان میری نیّا اس پار لگا دینا۔ اب تک تو نبھایا ہے آگے بھی نبھا دینا
دل بل کے ساتھ مایا گھیرے مجھے جو آکر۔ تو دیکھتے نہ رہنا جھٹ آکے بچا لینا
ممکن ہے جھنجھٹوں میں، میں تم کو بھول جاؤں۔ پر ناتھ! کہیں تم بھی مجھ کو نہ بھلا دینا

بھیشم جی کی اس پرارتھنا سے شری کرشن پرماتما گدگد کنٹھ ہوکر بھیشم جی کو چھاتی سے لگانے لگے۔ دونوں کے روم کھڑے ہوگئے سب بھید بھاؤ مٹ گیا۔ پرم جیوتی سوروپ کا درشن ہوگیا بھیشم نہیں۔ کرشن نہیں۔ ایک ہی ادویت آتم روپ پرم جیوتی شری کرشن بھیشم اور بھیشم شری کرشن ہوگئے۔ بھیشم کرشن دروپدی اور پہرے دار سب کو ایک ہی جیوتی سوروپ کا ظاہر و باطن میں درشن ہوا۔ آہا! اکھنڈ ادویت! پرم درشن!

پھر بھیشم پتامہ نے شری کرشن کا ارگھیہ پادآدی سے پوجن کیا۔ اپنے بھگت کا تھوڑے کال میں اس جگت سے کوچ ہونے والا ہے اس دکھ سے دکھی شری کرشن نے بھیشم پتامہ کو انیک آشیرباد دے کر وداع مانگی۔ تب بھیشم جی نے انتم پرارتھنا کی۔

بھیشم جی کی انتم پرارتھنا

میرے پران ناتھ من موہن سُندر پیارے۔ چھن ایک بھی نہ رہو تم نینوں سے نیارے
تو درشن بنا روم روم دُکھ جاگے۔ تو سمرن بنا یہ وِشے وِش سم لاگے
تم دُکھ ہرن ہے جیون پران آدھارے
چھن ایک بھی نہ رہو تم نینوں سے نیارے
تم بن لاگے چھن ایک کلپ سم بھاری۔ تم بن سُورگ سکھ مہا نرک دُکھ کاری
تو سنگ میں بن کا سُکھ محلوں میں واری۔ میرے من میں بس گئے ایک شری گردھاری
رہو سدا کال من ماہیں پران کے پیارے
چھن ایک بھی نہ رہو تم نینوں سے نیارے

دروپدی کو اکھنڈ سوبھاگیہ پراپت ہوا۔ پانڈو بچ گئے۔ اچھا مرتی بھیشم پتامہ نے اپنی مرضی سے دوسرے کے جیون کو سرشٹ سمجھ کر اپنے جیون کو پربھو کے سوروپ میں ملا دیا۔ دسویں دن مہابھارت کے یدھ میں شکھنڈی کے بہانے ارجن کے بان سے وہ مارے گئے۔ دنیا نے تو یہی دیکھا اور سمجھا۔ مگر حقیقتاً وہ پرماتما شری کرشن کے روپ میں لین ہوکر چھپن ۵۶ دن تک تیروں کی سیج پر لیٹے رہے۔ تیروں پر لیٹے لیٹے ہی شری کرشن کی آگیا سے انہوں نے دھرم راج یدھشٹر کو جو اُپدیش دیا۔ وہ شانتی پرب اور انوشاسن پرب کے نام سے مہابھارت میں درج ہے۔ اس کے بعد وہ اپنے ستھول شریر کو تیاگ کر بھگوت سوروپ ہی ہوگئے۔

من تو شُدم، تو من شُدی من تن شُدم، تو جاں شُدی
تا کس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری!

بھگتوں کی کامناؤں کے پورن کرنے والے بھگت آدھین بھگوان نے جو ادبھت لیلا اس پرسنگ میں دکھلائی ہے وہ سچ مچ نرالی ہے۔ بھگوان کے اس اپار انوگرہ کی بھگت وتسلتا کا بیان کون کر سکتا ہے۔

شری کرشن روپ رہسیہ

شری کرشن پرماتما پورن اوتار ہیں۔ ان کا سوروپ دِویہ ہے۔ ان کا گیان بھی دِویہ ہے۔ اس پرم ادبھت سوروپ کی اوتار لیلا کا رہسیہ بھی ادبھت ہی ہے۔ نند پرمیشور ہیں۔ وشودیو وید ہیں۔ دیوکی برہم ودیا ہیں۔ گوپی پرتھوی۔ اندریاں آدی وغیرہ ہیں۔ شری کرشن کے ہاتھ کی چھڑی یوگ منتر ہے بنسی سے مٹے روپ ہے۔ گوپ سکھا دیوتا ہیں۔ بن کے درخت تپسوی ہیں۔ اور برنداون ساکھشات بیکنٹھ ہی ہے۔ بلدیو جی شیش ناگ ہیں۔ اور خود شری کرشن وید کے نرگن کئے ہوئے پر برہم کا ہی سوروپ ہیں۔ شری کرشن جی نے انیک پرکار کی لیلائیں کی ہیں۔ ان میں اپرماتما۔ رو ہنی دھیان مورتی ہیں ستیہ بھاما اہنسا روپ ہے۔ اگر ور ستیہ ہے۔ اودھو اندریہ نگرہ ہے۔ کنس (کلیہ) اہنکار ہے اگھاسر کام ہے۔ چانور ویش ہے۔ مشٹک متسر دھیمہ ہے کولیا پیڑ ناگ درپ (ابھیمان) ہے۔ بکاسر گھمنڈ ہے۔ ترناورت یدھ ہے۔ کیشی دیت ساکھشات کرودھ کی مورتی ہے۔ شری کرشن جی کا دھارن کیا ہوا شنکھ لکشمی ہے نندک کھڑگ مدھو کا کام گرروپ ہے۔ سدرشن چکر گیان چنہہ ہے۔ دھارن کئے ہوئے بان کال ہے۔ شارنگ دھنش مایا ہے۔ پدم جگت کا بیج ہے۔ وجینتی مالا دیا ہے تلسی مالا بھگتی ہے۔ چنور دھرم ہے۔ چھتر آکاش ہے اور پٹ رانی رکمنی بدھی آدی شکتی جہانا گیا ہے ایسے شری کرشن کے پرم سوروپ کا سمرن بھیشم پتامہ کی درشٹی کے سامنے ہمیشہ رہتا تھا۔ شری کرشن کے سوا انہیں کچھ دکھائی نہیں دیتا تھا جہاں جہاں نگاہ جاتی۔ وہاں وہاں اسی سوروپ کے درشن کرتے تھے اور اپنے سب کرم دھرم شری کرشن جی کو ارپن کر کے پھل کی اچھا تیاگ دیتے تھے اور واسنا رہت ہو کر انہیں کو پربرہم پورن کے پوران تتو کے تتو اور سار کا سار جانتے تھے اور مانتے تھے ایسے پرم بھگت بھیشم جی کے شری کرشن ہمیشہ ہی بس میں تھے

ارجن کا بھرم مٹایا تھا

(از شریمان ملک راج صاحب طالب)

سِل ہجوم میں ارجن نے جس دم
مایا کے بس میں ہو کر کے
کہا گرو پتامہ آدی سے
ان کو مارن سے پہلے پربھو
گانڈیو ہاتھ سے چھوڑ دیا!
ترکش و کماں کو توڑ دیا
ہرگز نہیں یدھ رچاؤں گا
میں آپ ہی خود مر جاؤں گا
پربھو روپ ویراٹ دکھایا تھا
ارجن کا بھرم مٹایا تھا

نہ کسی کا ناطہ دار کوئی
ہے امر آتما مرے نہیں
جس طرح پُرانے وستر کو
ہے بدلتا آتما ویسے ہی
نہ کسی سے کوئی مرتا ہے
دیہہ وقت پہ دھارن کرتا ہے
انسان بدلتا رہتا ہے
یہ چکر چلتا رہتا ہے!
پربھو گیتا گیان سنایا تھا
ارجن کا بھرم مٹایا تھا

جپ اے من کرشن نام جپ

اور

بھو سے پار ہو جا

(از ٹھاکر رائے سنگھ صاحب محکمہ پی۔ ڈبلیو۔ ڈی۔ بجلی امرتسر)

بھگوان کرشن کا نام دُنیا کے تمام مصائب و آلام کو دُور کر کے بھگتی اور مکتی کے دینے والا ہے۔ اس لئے جپ اے من کرشن نام جپ اور بھو سے پار ہو جا۔

کرشن نام کی مہما کا چاروں وید۔ برہما۔ مہیش اور بڑے بڑے رشی منی بھی پار نہ پا سکے۔ اور سب یہی کہتے ہیں۔ کہ اس کی مہما اپرم پار ہے۔ اس لئے جپ اے من کرشن نام جپ اور بھو سے پار ہو جا۔

کرشن نام کے پرتاپ سے بڑے بڑے ادھم۔ پاپی اور رینچ تر گئے۔ جس نے کرشن نام کا آشرہ لیا وہ اس سنسار ساگر کو پار کر کے امر ہو گیا۔ اس لئے جپ اے من کرشن نام جپ اور بھو سے پار ہو جا۔

جس نام کا جپ اور جن بھگوان کے گن شیش ناگ ہزار جیبھا سے بنت گاتے ہیں۔ اے من تو بھی اُن پربھو کی شرن میں جا وہی تیرا بیڑا پار کرینگے۔ اس لئے جپ اے من کرشن نام جپ اور بھو سے پار ہو جا۔

جس نام کے لئے گربھ میں بھگوان سے وعدہ کر کے آیا ہے۔ جس نام کے پرتاپ سے یہ چولا پایا ہے۔ جس نام سے پاپی بھی پرم پد کو پراپت کر گئے ہیں۔ اے من تو بھی اس کرشن نام کو جپ اور بھو سے پار ہو جا۔

اے من! اگر تو نے منش کی دیہہ پا کر بھی بھگوان کا گن نہ گایا۔ تو تیرا یہ جنم لینا ہی فضول ہے۔ اس لئے جپ اے من کرشن نام جپ اور بھو سے پار ہو جا۔

جب سنسار پر کالی زلفوں والی شہزادی اپنا جادو ڈالے ہوئے ہوتی ہے۔ جس وقت تمام جاندار ماتا نیند کی پریم بھری گودی میں عارضی آنند میں مگن ہوتے ہیں۔ جس وقت ہاتھ کو ہاتھ نہیں سوجھتا۔ جب چاروں طرف سناٹا کا عالم ہوتا ہے اس وقت میں تن تنہا جنگلوں میں گھومتا ہوں۔ تب یہی آواز میرے کانوں میں آتی ہے۔ کہ جپ اے من کرشن نام جپ اور بھو سے پار ہو جا۔

برف سے ڈھکے ہوئے پہاڑوں کی چوٹیاں۔ پہاڑی ندیوں سے بہنے والے دریا اور اُن کے آبشار سب ایک زبان ہو کر یہی کہتے سنائی دیتے ہیں۔ کہ جپ اے من کرشن نام جپ اور بھو سے پار ہو جا۔

جنگل کی بوٹی بوٹی۔ پہاڑ کا ذرہ ذرہ۔ سمندر کا قطرہ قطرہ جسے دیکھو یہی کہتا ہے۔ کہ جپ اے من کرشن نام جپ اور بھو سے پار ہو جا۔

اندھیری رات میں آسمان پر تاروں کے جھمگھٹے کے جھمگھٹ نظر آتے ہیں۔ اور لوگ ان کو کہکشاں کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ لیکن ان کی انجمن (منڈلی) سے بھی یہی صدا آتی ہے۔ کہ جپ اے من کرشن نام جپ اور بھو سے پار ہو جا۔

چاندنی رات میں چاند کی مسکراہٹ کا مطلب بہت کم لوگ سمجھتے ہیں۔ چاند آنند میں مگن ہوا مسکرا کر آنند کی کرنیں پھینکتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ جپ اے من کرشن نام جپ اور

بھو سے پار ہو جا۔

گائے جب جنگل سے چر کر شام کو گھر آتی ہے۔ تو وہ بچھڑے سے اور بچھڑا اس کے ملنے کے لئے بیقرار ہوتا ہے۔ اور جب وہ دونو ملتے ہیں۔ تو یہی کہتے ہیں "جپ! اے من کرشن نام جپ اور بھو سے پار ہو جا۔

پورنماشی کے روز سمندر میں جوار بھاٹا آتا ہے تب ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ پانی چاند سے ملنے کے لئے بیقرار ہے۔ لیکن اگر بغور سنیں۔ تو وہ یہی گیت گاتا ہے۔ جپ! اے من کرشن نام جپ اور بھو سے پار ہو جا۔

صبح ہوتے ہی بھانت بھانت کے پکشی اپنے مدھر سوروں سے گاتے اور درختوں کی شاخوں پر جھومتے ہیں۔ اور یہی کہتے ہیں۔ جپ رے من کرشن نام جپ اور بھو سے پار ہو جا۔

شیر دھاڑتے ہیں۔ ہاتھی چنگھاڑتے ہیں۔ مور ناچتے ہیں۔ مرغ اذان دیتا ہے کہ صبح ہو گئی اور اے من اٹھ کرشن نام جپ اور بھو سے پار ہو جا۔

بجلی چمکتی ہے۔ آندھی چلتی ہے۔ بادل گرجتے ہیں۔ مگر آواز سب کی ایک ہی ہے۔ اے من کرشن نام جپ اور بھو سے پار ہو جا۔

جنگل۔ پہاڑ۔ دریا۔ صحرا۔ میدان۔ بیابان۔ چرند۔ پرند جسے دیکھو یہی کہتا ہے " جپ اے من کرشن نام جپ اور بھو سے پار ہو جا۔

مندروں میں گھڑیال بجتے ہیں۔ شوالوں میں شنکھ سنائی دیتے ہیں۔ مسجدوں میں اذانیں ہوتی ہیں۔ مگر سب کا مطلب ایک ہی ہے۔ جپ رے من کرشن نام جپ اور بھو سے پار ہو جا۔

پپیہے کی "پی کہاں"۔ رات کو چکور کی بیقراری۔ آبادی سے باہر گیدڑوں کا شور۔ سب اسی بات کی ہدایت کرتے ہیں۔ جپ رے من کرشن نام جپ اور بھو سے پار ہو جا۔

بیوہ کے دکھیا دل کی آواز۔ مریض کی آہ و زاری۔ یتیم کے آنسو۔ سب دبی زبان سے کہہ رہے ہیں۔ جپ رے من کرشن نام جپ اور بھو سے پار ہو جا۔

آج جنم اشٹمی کے دن۔ اس دن جس کی انتظاری میں بھگتوں کے شب و روز گزرتے ہیں۔ میرے کان میں کوئی کہہ رہا ہے۔ جپ رے من کرشن نام جپ اور بھو سے پار ہو جا

بس اسی آواز کو سن کر میں نے کاغذ پر لکھ کر آپکی سیوا میں پیش کیا ہے آپ بھی پریم سے بھگوان کرشن کی جے بولیں اور گاویں۔ جپ رے من کرشن نام جپ اور بھو سے پار ہو جا۔

اوم شانتی! شانتی!! شانتی!!!

مہابھارت اور شریمد بھگوت گیتا

پربودھ بھگوان شری کرشن چندر کی مہما کون کہہ سکتا ہے؟ مہابھارت اور شریمد بھگوت گیتا ان کی مہما سے بھرے ہیں۔ مہابھارت اور رامائن ہندو جاتی کا سچا اتہاس ہیں اور (شریمد) بھاگوت سے تو ارتھ۔ دھرم۔ کام اور موکش چاروں کی پراپتی ہو سکتی ہے۔ میں ہر روز نت نیم سے شریمد بھاگوت کا پاٹھ کیا کرتا ہوں۔ مہابھارت اور بھاگوت کے پاٹھ سے مجھے جو آنند ملتا ہے وہ میں ہی جانتا ہوں۔ مہابھارت پانچواں وید ہے۔ اسی میں شری کرشن کی بھگوت گیتا ہے۔ جو دھرم کی لالٹین ہے۔ سبھی ورن اور سبھی جاتی کے نر ناری مہابھارت اور گیتا کو پڑھ کر جیون کو سکھی بنا سکتے ہیں اور مکتی پا سکتے ہیں۔ اگر بھاگوت کے آٹھویں سکندھ کے تیسرے ادھیائے کا آرت بھاؤ سے پاٹھ کیا جاوے۔ تو سنکٹ چھوٹتے ہیں (دکھ دور ہوتے ہیں) ایسا موچن ہوتا ہے۔ مجھے خود اس کا انوبھو ہے میں چاہتا ہوں۔ کہ ہندو ماتر کے گھر گھر میں نتیہ مہابھارت اور بھاگوت کا پاٹھ ہو۔ اور سنسار بھر میں گیتا کا پرچار ہو۔ اور جو شری کرشن کی سچی مہما اسی سے جانی جا سکتی ہے

(مدن موہن مالویہ)

ॐ

گیان اور بھگتی

(از شری کرشن بھگت شری رونلڈ نکلسن صاحب - المیوڑہ)

شریمد بھگوت گیتا کے بارھویں ادھیائے میں ارجن نے سوال کیا ہے - کہ ہے بھگون! منشیوں میں کون سریشٹھ ہے؟ کیا وہ جو کہ نراکار نشچل اکھشر برمھ کو پوجتے ہیں یا جو ساکار سنت روپ دھاری آپ کو پوجتے ہیں؟ بھگوان نے جواب دیا ہے - کہ دونوں کی گتی (منزل مقصود) ایک ہی ہے - مگر اشنگت برمھ کو پوجنے والوں کا مارگ بہت کٹھن ہے اور ہمارے بھگتوں کو ہم بہت جلد بھو ساگر سے پار کر دیتے ہیں (ادھیائے ۱۲ اشلوک ۱ - ۲ - ۵)

مندرجہ بالا شلوکوں کو سب کوئی جانتے ہیں - مگر اہنکار سے ہم لوگ مانتے نہیں - انیک اپاشیوں سے پرکرتی (مادہ) کو جیتنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہم لوگ اپنے گیان کا آشرے کر درپ ہاری گوبند کو بھولے جا رہے ہیں - جب کبھی یاد بھی آتی ہے تب ہم سوچتے ہیں - کہ جس بلوان من اور تیز بدھی سے ہم نے اتنی ایجادیں کر لیں - جس سائنس کی مدد سے ہم نے ہوائی جہاز اور بے تار برقی وغیرہ ایجادات کی ہیں - اس بدھی کے لئے کیا مشکل ہے؟ ہم لوگوں سے تو تھوڑی عقل رکھنے والے استری اور گنوار گیانی لوگ ہی بھگتی مارگ میں بہت آگے بڑھے ہوئے ہیں - مگر ہم لوگ بڑے مزاج سے گیان کی راہ پر چلنے کو تیار ہیں - ہم کہتے ہیں - سرب شکتیمان - سرب دیاپک پرماتما کیا پتھر کی مورتی میں ہو سکتے ہیں؟ انسان کی سیوا کرو - سماج کی سیوا کرو - دیش کی سیوا کرو لیکن اس مورتی پوجا (مورتی کی سیوا) کو چھوڑ دو - اور پرانوں کے جھگڑوں کو مت پڑھو" - ایسا اپدیش دے کر ویدانت کے گرنتھوں میں آرام کرسی پر بیٹھ کر

شدھو اہم - بدھو اہم - سچدانند و اہم

کر کر ہم لوگ برہم گیانی بنے جا رہے ہیں - آج کل ہم گیان بڑا سستا بک رہا ہے - شریمد بھاگوت میں لکھا ہے - گوپیوں کو جب بھگوان شری کرشن کے درشن سے آنند پراپت ہوا - تب ان میں اہنکار پیدا ہو گیا اس آنند کو وہ بھگوان کی کرپا نہ سمجھ کر اپنے ہی گیان کا پھل سمجھنے لگیں - تب بھگوان شری کرشن اُن کے ابھیمان کو مٹانے کے لئے اور انہیں شکشا دینے کے لئے انتردھان ہو گئے - اسی طرح ہمارا اہنکار دیکھ کر شری کرشن ہم سے بھی انتردھان ہو گئے ہیں - اسی لئے آج کل ہمارا من سندیہہ سے بھرا رہتا ہے - اسی لئے ہم لوگ شنکا کرتے ہیں کہ بھگوان ہیں یا نہیں؟ اسی واسطے ہم لوگ بدھ سے - دھن کی کمی سے نیز بہت طرح کے روگوں سے اتنا کشٹ بھوگ رہے ہیں - مگر "بھگوان کا کرودھ بھی کلیان کاری ہوتا ہے" اس قول کے مطابق ہمارا اہنکار بھی چور ہو گا - اور ہماری بدھی پھر شدھ ہو جائیگی - اہنکار سب کلیش کا مول ہے - اور گیان مارگ پر چلنے سے اہنکار کے بڑھنے کا بڑا اندیشہ رہتا ہے - سچے گیان میں اہنکار کچھ بھی نہیں ہے - جو اصلی برمھ گیانی ہوتے ہیں - وہ "سوہم" کہتے ہوئے تل بھر اہنکار نہیں رکھتے ہیں - لیکن شروع میں ہم لوگوں کے لئے ایسا کرنا بڑا مشکل ہے - "ہم نے اتنا بڑا تیاگ کیا - ہمارا اتنا بڑا گیان ہے - ہمارے اس سادھن سے پورا گیان ہو گا" ایسے اہنکاری وچار آپ ہی آپ من میں آ جاتے ہیں - اور سب گیان کو نشٹ کر دیتے ہیں - اس لئے لوگ گیان اور ودیا کا اہنکار چھوڑ کر بھگتی مارگ کو گرہن کرنا چاہیئے - بھگوت پراپتی کے لئے بھگتی مارگ سب سے سہج اُپائے ہے - جیسا کہ بھگوان گیتا (۱۱ - ۵۳ - ۵۴) میں کہتے ہیں :-

وید - تپ - دان اور یگیہ کر کے میرے اس سوروپ کو کوئی نہیں دیکھ سکتا - جیسا کہ تم نے دیکھا - مگر ہے ارجن! اننیہ بھگتی سے میں اس روپ میں دکھائی دے سکتا ہوں - تتو سے جانا جا

سکتا ہوں اور پراپت بھی ہو سکتا ہوں۔

اشٹانگ یوگ بڑا مشکل ہے۔ نراکار برہم کا دھیان کرنا اور بھی کٹھن ہے۔ آج کل بہت سے لوگ کوئی آکاش سا روپ من میں دھارن کر کے نراکار برہم کا نقلی دھیان کیا کرتے ہیں۔ بھگوان کہتے ہیں۔ بھوت پریت کا پوجن کرنے والے پریت لوک کو پراپت ہوتے ہیں۔ اور میری پوجا کرنے والے بھگت مجھ کو پراپت ہوتے ہیں۔

ایک وقت ایک بدھ بھکشو نے دیکھا کہ ایک جتی کتے جیسا طرز عمل اختیار کر کے تپسیا کر رہا ہے۔ اس نے بدھ بھگوان سے پوچھا کہ اس جتی کی تپسیا کا کیا پھل ہوگا؟ بدھ بھگوان بولے۔ اگر اس جتی کا سادھن سدھ نہ ہوگا۔ تو شاید اس کو نرک بھوگنا پڑیگا۔ اور اگر سدھ ہوگا۔ تو یقیناً وہ کتے کا جنم پاوے گا۔

جو آکاش کا دھیان کرتا ہے۔ وہ بھی شاید آکاش ہو سکتا ہے مگر برہم مئے کبھی نہیں ہو سکتا۔ نراکار برہم کیا ہے۔ ہم لوگ جب جانتے نہیں۔ تب اس کا دھیان کرنا ناممکن ہے اور نربھیت کوشش کرنا بھی مورکھتا کا کام ہے۔ اس لئے

بھگوان کے کسی وشیش روپ کا دھیان

کرنا چاہیئے۔ اگر کوئی پوچھے کہ کون روپ سرلیشٹ ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ سبھی روپ اسی پربرہم نارائن کے ہیں۔ اور رشی کے الگ الگ سنسکاروں کے مطابق وہ انیک روپ سے پرکاشت ہوتے ہیں بھگوان نے کہا بھی ہے۔ کہ جو جس طرح سے میری پوجا کرتے ہیں میں بھی اسی طرح سے ان کو بھجتا ہوں۔ تو بھی اشریمد بھاگوت میں لکھا ہے۔

पस्ते चांशकला पुंसां कृष्णस्तु भगवान स्वयम ॥

یہ اوتار باقی سب الغ اوتار ہیں۔ مگر شری کرشن سویم بھگوان ہیں۔ ان کے منوہر روپ کا دھیان بے شمار بھگتوں نے کیا اور ابھی تک کر رہے ہیں۔ ان کا دھیان کرنا بہت سہج اور آنند دایک ہے۔

بھگتی شاستر میں پانچ طرح کی بھگتی کا بیان ہے۔ جیسے شانت بھاو۔ داسیہ بھاو۔ سکھا بھاو۔ واتسلیہ بھاو اور مادھریہ بھاو مگر اصل میں بھگتی کی بے شمار اقسام ہیں۔ جتنے بھاو بھگت کے من میں آ سکتے ہیں۔ اتنے ہی بھاو سے شری کرشن کی پراپتی ہو سکتی ہے۔ شریمد بھاگوت میں کہا ہے۔

کام بھاو سے۔ کرودھ سے بھے سے۔ سنیہ سے۔ ادویت بھاو سے اور متر بھاو سے ہری میں جو نتیہ دھیان لگاتے ہیں وہ اسی بھاو سے اس میں لین ہو جاتے اور تھات مل جاتے ہیں۔ کام بھاو سے گوپیوں نے اس کو پایا۔ کرودھ سے ششپال نے۔ بھے سے کنس نے۔ سنیہ سے وِشنو دیوتے۔ ادویت بھاو سے انیک گیانی منیوں نے اور متر بھاو سے ارجن نے اسی طرح شری کرشن کو پایا۔ ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ ہم کسی نہ کسی بھاو سے اسی میں آسکت رہیں۔

بہت لوگ کہتے ہیں کہ شری کرشن سم درشی نہیں تھے۔ انہوں نے پانڈوؤں سے متر تا کی۔ اور کوروؤں سے دشمنی۔ گوپیوں کے ساتھ سنیہ (پریم) کیا۔ اور پوتنا وغیرہ راکھشسوں کو مار ڈالا۔ لیکن ان لوگوں کا ایسا کہنا ٹھیک نہیں ہے۔ شری کرشن سم درشی ہیں۔ کوئی جیو خواہ کسی بھاو سے ان کا بھجن کرے۔ بھگوان اس کو مکتی دے دیتے ہیں۔ بھگوان نے ششپال وغیرہ کو بھی اپنے بھگتوں کے سمان ہی درجہ دیا۔ ارتھات انہیں بھی بھو ساگر سے مکت کر دیا۔ اس لئے سچ بات تو یہ ہے کہ شری جناردن کے ہاتھ کی مار بھی دوسرے کسی کے پیار سے بہت آنند دایک ہے۔

چت چور شری کرشن

شری کرشن ہر کسی کا چت ہر لیتے ہیں (کرشیتی اِتی کرشن ارتھات جو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ چت ہر لیتا ہے۔ چرا لیتا ہے وہی کرشن۔ شبد کا ارتھ ہے) یہ سب کسی کا من موہ لیتے ہیں۔ اکثر دیکھا جاتا ہے۔ کہ جو ان کے بھگت نہیں ہیں۔ وہ اکثر ان کی نندا کرتے ہیں۔ ان کا نام سننے سے یا ان کا چرتر دیکھنے سے ان کے من میں ودودھ بھگتی پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ راجہ ششپال

کی طرح انہیں لمپٹ وغیرہ گالیاں دینا شروع کر دیتے ہیں۔ مگر ان کو بھگوان کرشن
پرماتما کی نگاہ سے نہیں دیکھ سکتے۔ خواہ پریم سے دیکھیں، خواہ دویش
بھاو سے۔ جو دویش بھاو سے دیکھتے ہیں۔ ان کو بھی ایک طرح کا آنند ملتا
ہے۔ وید مریادا کو توڑنے میں بھگت اور بھگوان کی نندا کرنے میں ان کو
بڑا آنند آتا ہے۔ آخر سدرشن چکر کے ذریعے ان کی بھی مکتی ہوتی
ہے۔ جب بھگوان سے دویش بھاو رکھنے کا اتنا پھل ہوتا ہے، تب
پریم کرنے کے پھل کا تو بیان ہی کیسے ہو سکتا ہے؟ پریم رکھنے سے
مکتی ہوتی ہے۔ یہ بات کبھی کہنی ہی نہیں چاہیئے۔ کیونکہ جو شری کرشن
جی میں پریم رکھتے ہیں، وہ مکت ہی ہیں۔ ان کے لئے سنسار میں
کوئی بھی بندھن نہیں رہتا۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ جو کچھ
ہو رہا ہے، وہ ہمارا پیارا موہن ہی کروا رہا ہے۔ اس کی اچھا کے
بنا میرا ایک بال بھی نہیں ہل سکتا۔

بڑے بڑے ودوان پنڈت کبھی کبھی شنکا کیا کرتے ہیں، کہ کیا بھگتی
کرنے سے مکتی ہوتی ہے یا گیان کی بھی ضرورت پڑتی ہے؟ اگر مکتی ہو بھی
جاتی ہے، تو (سالوکیہ، سامیپیہ وغیرہ) کیسی مکتی ملتی ہے؟ یہ شنکا عبث
ہی ہے۔ کیونکہ مکتی ہو یا نہ ہو، بھگت تو بھگوان سے صرف پریم کرنا
چاہتے ہیں۔ اپنا سروسو بھگوان کے چرن کملوں پر ارپن کر دینا چاہتے ہیں
کیا ہوگا اور کیا نہیں ہوگا، یہ وار تو کدھر جاتا ہے۔ کیا اس سے بڑھ کر
کوئی دوسرا اچھا راستہ بھی ہے؟ ایسے دوکانداری یا خود غرضی کے
وچار بھگت کے من میں کبھی آتے ہی نہیں۔

"پریم گراں قدر ہوتا ہے" اگر یہ دیکھا کیا جائے تو یہ بھی یقیناً
سچ ہے کہ جو بھگت کرشن کو پا لیتا ہے۔ گوڑ کا سواد وہی
جانتا ہے جس نے ایک بار اس کو چکھا ہو۔ ویسے ہی شری کرشن پریم
میں کیا آنند ہے، یہ اسی کو معلوم ہوگا جس نے ایک بار مرلی منوہر کی
نرالی چھب کا درشن پایا ہے۔ جیسے شرابی لوگوں کو پانی کا سواد
نہیں آتا، ویسے ہی کرشن بھگتوں کو سنساری بھوگوں میں کچھ آنند نہیں
ملتا۔ کیونکہ

شری کرشن بھگتی سب سے بڑا نشہ ہے

ایک بار جس نے اس نشے کو پی لیا۔ بس وہ عمر بھر کے لئے متوالا ہو
گیا۔ شری کرشن کا سندر مکھڑا سب سے بڑی دولت ہے۔ ایک بار جس نے اس کو
دیکھ لیا۔ پھر اس کو کسی شاستر یا گرنتھ کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ جیسے
شرابی لوگ دوسرے شرابیوں کے ساتھ ہی بات چیت کرنا پسند کرتے ہیں اور
ودوان لوگ ودوانوں سے ہی بولنا پسند کرتے ہیں۔ ویسے ہی کرشن بھگت
دوسرے کرشن بھگتوں کے ساتھ ہی آنند چرچا رکھتے ہیں۔ کرشن چرچا
کے سوائے اور کوئی بات ان کے من میں نہیں آنے پاتی۔

"ہے متر! اگر تم سنساری وشیوں یا دنیوی متروں سے پریم کرنا چاہتے ہو
تو اس آہستہ آہستہ مسکراتے ہوئے ترچھی روپ دھاری ترچھی نگاہ سے
دیکھنے والے تا شگفتہ پھول کے موافق ہونٹوں سے بانسری بجانے والے
سندر مور مکٹ کے دھارن کرنے والے، گوبند نامی ہری کے جسم کو کبھی مت
تاکنا۔ مطلب یہ کہ اس گوپ بھیس دھاری چت چور کو ایک بار دیکھ لینے
سے دنیا میں تمہارا اور کسی سے پریم نہیں رہیگا۔ اور تمہارا سنساری
پریم یا عشق مجازی مٹ جاوے گا۔ ان (بھگوان) کو دیکھ لینے سے
منش دھرم ادھرم، دیش، کال، سماج، رشتہ دار وغیرہ سب کچھ
بھول کر پاگل کی طرح انہیں کے پیچھے پیچھے دوڑا کرتے ہیں۔ ایسے
پریمی لوگ چراچر جگت میں صرف اس کرشن کو ہی دیکھا کرتے ہیں
دھرماتما اور پاپی ہیں۔ راجہ اور رنک ہیں۔ کانٹے اور پشپ ہیں
جیو اور جڑ ہیں۔ پنیہ اور پاپ ہیں وہی ایک جگت پتی پرماتما
ہو کر اپنی لیلا کر رہے ہیں۔ وہی نشچل اکھنڈ برہم ہیں۔ اور
وہی گوپال بن کر برندابن میں راس کرتے ہیں۔ وہ مایا اتیت
ہیں۔ لیکن پیتامبر پہنے ہیں۔ یوگیشور ہو کر بھی یوگیوں کے
ہردے میں براجتے ہیں۔ اور سندر کشور روپ دھارن کر
کے گوپیوں کے من کو چنچل کر دیتے ہیں۔ کال روپ سے
ہی سب پرانیوں کو ڈراتے ہیں۔ لیکن ماتا یشودا کے کرودھ
سے ڈر جاتے ہیں۔ جگت کے آدھار ہیں۔ لیکن بھیشم
کا مان رکھنے کے لئے اپنی پرتگیا کو توڑ دیتے ہیں۔ سرب شکتیمان
وشویشور ہونے پر بھی وہ سدا اپنے بھگتوں کے بس میں رہتے
ہیں۔ انہی کی شرن میں سب کو جانا چاہیئے۔

تمیو شرنم گچھ۔ سرو بھاوین بھارت
تت پرسادات پرام شانتم ستھانم پراپسیہ سی شاشوتم
ادم بشم

بھگتنی میراں بائی کا شری کرشن پریم

آج چار سو سال سے زیادہ ہوئے۔ پرماتما نے پرتھوی پر پریم کی ایک پتلی بھیجی تھی - پربھو کے پریم میں چھکی ہوئی - پربھو کے آنگن میں ڈوبی ہوئی - پربھو کے روپ میں اپنے کو بھولی ہوئی وہ آئی - پربھو کے نوپوروں (پاؤں کا زیور) کی رُن جھُن میں اپنے ہردے کی گتی کو ملا کر پربھو کی مرلی میں اپنے پران کو ڈھال کر پربھو کے پیتامبر پر اپنے کو نچھاور کر۔ پربھو کی مند مند مسکان پر اپنا سب کچھ بلیدان کر کے - پربھو کے چرنوں کے نیچے اپنا دل بچھا کر وہ الہڑ یوگنی پاؤں میں گھونگھرو ڈال کر ہاتھ میں تال لے کر ناچ اٹھی اور پریم کے آنند میں بھیگ کر گا اُٹھی ہے

مائے دیکھوں

سُنی ہو میں ہری آون کی آواز

محلاں چڑھ چڑھ جوہوں میری سجنی - کب آویں مہاراج

اتنے دن ہو گئے - آج بھی یہ گیت صاف طور سے اندر گونج رہا ہے۔ گویا ابھی کل کی بات ہو۔ ایسا معلوم ہوتا ہے ان آنکھوں سے وہ پریم کا مستانہ ناچ دیکھ رہا ہے۔ سندھیا کا وقت ہے - میراں آرتی کر چکی ہے۔ سامنے شری گردھر لال جی کی وہ پیہ مورتی براج رہی ہے۔ کمرے کا دروازہ بند ہے اور اندر سارا استھان پرکاش سے جگمگا رہا ہے۔ دھوپ گندھ سے مہک رہا ہے۔ میراں اپنے ہری جو کے سامنے ناچ رہی ہے۔ آنسو کی دھارا بہہ رہی ہے۔ اندر باہر سب طرف پربھو کا سکھدائی شیتل سپرش اور اس سپرش کی مستانی مدھر کمپ روم روم کو پریم میں ڈبوئے ہوئے ہے ہے

میں گردھر رنگ راتی سیاں - میں گردھر رنگ راتی

پچ رنگ چولا پہر سکھی میں جھرمٹ رموا جاتی

جھرمٹ ماہیں ملیو سانورو - کھول ملی تن گاتی!

"کھول ملی تن گاتی" - بے پردہ ہو کر - سب لوک لاج مٹا کر پران آدھار سے ملی - اپنے پرانوں کے پران - ہردیشور سے ملی - اور مل کر انہی میں سما گئی - ایک ہو گئی - سچ ہو گئی - یہ بات تو پیچھے جا کر کھلی - جب کہ

آدھی رات پربھو درسن دینہو پریم ندی کے تیرا

The beloved took me to his warm

And I laid my bosom bare and

clasped him tight

Oh, I clasped him to my bosom

سنسار کو اس ملاپ اور برہ کا کیا پتہ؟ یہ تو کچھ پاگلوں کے لئے - پرنتو پریم کے کچھ دیوانوں کے لئے ہی ہے۔ ایسے دیوانے کئے ہوئے سنسار میں چیتن اور میراں منصور اور عیسے گذرے ہوئے

میواڑ دیش کے میڑتا استھان میں میراں کا جنم سمت ۱۵۵۵ کے لگ بھگ ہوا تھا۔ بچپن میں ہی ان کی ماتا کا سورگباش ہو گیا۔ اس لئے ان کی پرورش کا بوجھ ان کے دادا راؤ دودا جی پر پڑا۔ دودا جی پرم ویشنو تھے۔ میراں کے سنسکار بچپن سے ہی کرشن پریم سے اوت پروت تھے۔ بہت بچپن میں ہی میراں ٹھاکر جی کی پوجا کے لئے پھول چنتی۔ مالا بناتی اور بڑے پریم سے ٹھاکر جی کو پہناتی۔ بھگوان کا شرنگار کر دھا بنی تھی تو تلی بولی میں نہ جانے کیا گنگناتی۔ پراتہ کال نیند کھلتے ہی ٹھاکر جی! ٹھاکر جی! سوا نہ کچھ کہنا نہ کچھ سننا۔ دادا جی جب بھگوان کی پوجا کرتے۔ تب میراں ٹکٹکی لگا کر دیکھا کرتی۔

بچپن کا ہی ایک واقعہ ہے - میراں کے گھر ایک سادھو آئے ان کے پاس شری گردھر لال جی کی مورتی تھی - میراں کو وہ مورتی ایسی لگی۔ گویا اس کے جنم جنم کا ساتھی ہو۔ اس کو پانے کے لئے میراں کا دل مچلا۔ مگر وہ سادھو مورتی کیسے دیتے لگے؟ میراں کو اس مورتی کے بنا چین کیسے پڑتا؟ اس لئے کھانا پینا چھوڑ دیا۔ اور

ٹمٹمانے لگی۔ سادھو نے خواب میں دیکھا۔ کہ اس کے گردھر لال جی اس ہٹر بالکا کے پاس پہنچا آنے کی آگیا دے رہے ہیں۔ صبح ہوتے ہی وہ سادھو میراں کو مورتی دے آیا۔ اب میراں کی خوشی کی حد نہیں رہی۔

ایسی ہی ایک اور سندر کتھا ہے۔ میراں کے گاؤں میں ایک برات آئی۔ لڑکیوں کو بچپن میں اپنے ہونے والے پتی کو جاننے کا بڑا ہی شوق رہتا ہے۔ میراں نے بڑی سرلتا سے اپنی ماتا سے پوچھا۔ ماں! میرا بیاہ کس سے ہوگا؟ بچی کے سوال پر ہنستی ہوئی ماں نے کہا "گردھر لال جی سے" اور سامنے کی مورتی کی طرف اشارہ کیا۔ میراں کے من میں یہ بات بیٹھ گئی۔ کہ گردھر لال جی ہی حقیقت میں اس کے پتی ہیں۔

اٹھارہ سال کی عمر میں میراں کا بیاہ میواڑ کے مشہور رانا سانگا کے بڑے کمار بھوج راج جی کے ساتھ ہوا۔ میراں اپنی سسرال میں بھی اپنے اشٹ دیوتا مورتی لیتی گئی۔ میراں کا گرہست جیون بڑا ہی آنند پورن تھا۔ ایسی ستی سادھوی ناری اپنے پتی دیو کی سیوا نہ کرے گی تو کون کرے گا؟ میراں بڑے آدر اور پریم کے ساتھ پتی کی سیوا کرتی اور ساتھ ہی نیم پورک پربھو کی اپاسنا بھی کیا کرتی تھی۔

(۲)

پربھو جسے اپناتے ہیں۔ اپنا جانتے ہیں۔ اس کے سارے دوسرے بندھنوں اور سمبندھوں کو توڑ دیتے ہیں۔ جب تک جیو سنسار میں کسی کا بھی آشرے بھروسہ رکھتا ہے۔ تب تک وہ پربھو کے آشرے سے محروم رہتا ہے۔ ہم پورے طور پر پربھو کے ہو جاویں۔ اس کے لئے اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ سنسار میں الگ الگ رشتہ داروں میں جو ہمارا پریم ہے۔ وہ سارا سمٹ کر۔ اکٹھا ہو کر پربھو میں لگ جائے۔ جو پریم پربھو کے چرنوں میں لگ چکا ہے پربھو کی بھینٹ چڑھایا جا چکا ہے۔ اس کا حصہ دار (شریک) سنسار کا کوئی بھی پرانی کیسے ہوگا؟ میراں کا گرہست جیون ابھی پنپ ہی رہا تھا۔ کہ پتی دیو چل بسے۔ اب تو میراں کی جیون دھارا یکبارگی پلٹ گئی۔ سنسار کے سبھی بندھنوں کو توڑ کر۔ سبھی رشتوں سے منہ موڑ کر وہ اننیہ بھاؤ سے شری گردھر لال جی کی سیوا میں رہنے لگی۔

لوک لاج اور کل کی مریادا کو الگ کر وہ اپنے ہری جی کی سادھنا میں دن رات لگی رہتی۔ پریم کی بے تحاشا بہنے والی دھارا میں لوک لاج کیسے رہتی؟ میراں کو تو کچھ پتہ ہی نہیں تھا کہ کیا ہو رہا ہے اس کے ہاں اب برابر سادھوؤں کی بھیڑ لگی رہتی۔ بھگوت پرچا کے سوا اب اسے کرنا ہی کیا رہ گیا۔ شری گردھر گوپال جی کی مورتی کے سامنے میراں ناچا کرتی اور سنتوں کی سنگتی جمی رہتی۔ گھر والوں کو یہ بات کیسے پسند آتی؟ اس وقت میراں کے دیور بکرماجیت گدی پر براجمان تھے۔ ان سے میراں کی یہ "حرکتیں" دیکھی نہ گئیں انہوں نے میراں کو مار ڈالنے کی تدابیر سوچیں۔ مگر جس کی رکھشا خود پرماتما کر رہا ہو ــــ اس کا کوئی کیا بگاڑ سکتا ہے؟ زہر کا پیالہ بھیجا۔ میراں اسے ٹھاکر جی کا پرنامرت سمجھ کر پی گئی۔ زہر بھی امرت ہو گیا۔ جس پر پربھو جی کی کرپا ہو ــــ اس کے لئے تو سنسار کے سبھی دکھ سکھ میں بدل جاتے ہیں۔ پٹاری میں سانپ بھیجا گیا میراں اسے کھولتی ہے۔ تو دیکھتی ہے کہ شالگرام جی کی مورتی ہے۔ میراں نے اسے چھاتی سے لگایا۔ پریم کے آنسوؤں سے نہلا دیا

سکھی میرو کا نڑو کلیجے کی کور
مور مکٹ پیتامبر سوہے۔ کنڈل کی جھکار
بندرابن کی کنج گلی میں - نرتت نند کشور

پریکشا کا انت یہیں تک نہیں ہو گیا۔ میراں دن بدن سادھو مہاتماؤں میں رہنے لگی اور رات دن ہری چرچا اور کیرتن کے سوا اسے کچھ اچھا ہی نہ لگتا تھا۔ میراں نے یہ نشچے کر لیا۔ کہ جتنے دن شریر میں پران رہیں گے۔ اتنے دن ہری گن گان میں ہی گذریں گے۔ پران چھوٹ جائیں بھلے ہی چھوٹ جائیں۔ مگر کیرتن کیسے چھوٹتا؟ ساس نے بہت منع کیا۔ بہت سمجھایا بجھایا۔ مگر یہاں تو پریم کی ویدی پر سب کچھ نچھاور ہو چکا تھا۔ میراں کی ایک نند تھی۔ جس کا نام تھا اودا۔ اس نے بھی میراں کو راہ پر لانے کی بہت کوشش کی۔ مگر میراں کا من تو موہن کے چرنوں میں بندھ چکا تھا۔ اودا اسے اپنی ہار کہہ ہی نہ گئی۔ اس نے ایک سازش

رچی - بکرماجیت سے جاکر اس نے کہا - کہ میراں آدھی رات کو
دروازہ بند کرکے اور دیپک جلاکر کسی رسے پریم کیا کرتی
ہے - وہ آدمی نتیہ میراں کے پاس آدھی رات کو پیروں
کی چاپ چھپائے آہستہ آہستہ آتا ہے - اس نے رانا سے یہ
بھی کہا — کہ اگر آپ کو یقین نہ ہو تو خود آکر دیکھ لے - رانا
کے کرودھ کی سدھ نہ رہی - چہرہ تمتما اٹھا - وہ ابھی میراں کا سر
دھڑ سے الگ کرنے کے لئے تلوار لے کر دوڑ پڑے۔

بھادوں کے کرشن پکش کی آدھی رات تھی - میگھ چھم چھم
برس رہا ہے بجلی کڑک رہی ہے - مگر اس میگھ سے بھی زیادہ
برس رہی ہیں - دیوگنی میراں کی وہ کرونا بھری آنکھیں - اور
بجلی سے بھی زیادہ تڑپ رہا ہے - اس کا درد بھرا دل - سانورے
کے برہ میں تڑپتا ہوا پاگل بے تاب دل - سنسار سکھ کی نیند سو
رہا ہے - مگر دیوگنی کی آنکھوں میں نیند کہاں؟ آرام کہاں؟ سکھ
کہاں؟ میراں نے شری گردھر لال جی کی مورتی کے پاس دیپک
جلا دیا ہے - اور ساگر کی سگندھ سے سارا کمرہ مہک رہا ہے -
میراں نے پہلے ہری جی کے مستک پر روعلی لگائی - اور پھر وہ
پرشاد اپنے سر آنکھوں سے لگایا - نئی بیٹھ کے روپ میں میراں
سجی ہوئی ہے - وہ ٹکٹکی لگاکر اپنے پران آدھار کو دیکھ رہی ہے
دیکھتے دیکھتے کیا دیکھتی ہے - کہ اس مورتی سے اس کے نرلیشور
نکلتے ہیں - مند مند مسکراتے ہوئے میراں کو بغلگیر کرنے کے لئے
آگے بڑھتے ہیں - میراں پریم کے اس بہاؤ کو کیسے ٹالتی -
ملن کی سکھ دھارا بہہ چلی - میراں نے ملنے کے لئے اپنے
مستک کو آگے بڑھایا - مگر بے سدھ ہوکر گر پڑی - پربھو جی
کے چرنوں میں گر پڑی - اس کے بے سدھ پرانوں نے اپنے اندر
دیوتا کے پریم شیتل اور مدھر سپرش کا انوبھو کیا - آہا وہ پوتر
کومل اور دویہ سپرش!

وہ آیا تو پران ملنے کے سکھ کے بوجھ کو برداشت نہ کرسکے
انساب جب پرانوں میں چیتنا لوٹ آئی ہے - میراں کو ہوش آتی
ہے - تو اس کا ہی پتہ نہیں - آنکھیں کھلیں - میراں کے پران اب
بھی سپرش کے آنند میں بے مدھ تھے - آنسوؤں سے سی

ہوئی درد بھری بانی اپنے آپ نکل رہی تھی ...... آہ!
ایک لمحہ اور ٹھہر جاتے - کئی جنموں سے تو تمہیں ڈھونڈھتی آرہی
ہوں - پرانوں کا دیپک جلاکر سنسار کا کونا کونا چھان آئی - تمہارا
پتہ کسی نے نہیں بتایا - آج بڑی دیا کی - آہ - وہ چھب سے

نرتت بنکٹ چھب اٹکے
میرے نینان بنیت بنکٹ چھب اٹکے
دیکھت روپ مدن موہن کو پیت پیوکھن مٹکے
وارج بھواں الک ٹیڑھی منو اتی سگندھ رس اٹکے
ٹیڑھی کٹی ٹیڑھی کر مرلی ٹیڑھی پاگ کر لٹکے
میراں پربھو کے روپ لبھانی گردھر ناگر نٹ کے

آہ! بھر آنکھ ابھی تو دیکھ بھی نہیں پائی تھی - کہاں چھپ
گئے - کہاں کھسک گئے؟ تمہارا وہ مند مند مسکانا ...... وہ
بڑی بڑی پاگل بنانے والی آنکھیں وہ کیسریا تلک لہراتی ہوئی
الکاولی اور اس پر ترچھا بانکا مور مکٹ - آہا - اگر ایسے ہی چھپنا
تھا - تو چھپے ہی رہتے - اس طرح ترسا ترسا کر پرانوں کو ترسانے
کی یہ کونسی ودھی سوچ رکھی ہے؟ جیون دھن! آؤ - میں تمہیں
پرانوں کے اندر چھپالوں —

میں اپنے سیاں سنگ راچی
اب کاہے کی لاج سجنی پرگٹ ہوئے کے ناچی

—— (۴) ——

اچانک دروازے کھٹ پڑے اور رانا بکرماجیت ننگی
تلوار لئے غصے میں تمتماتے ہوئے اندر گھس آئے - انہوں نے
دیکھا - کہ شری گردھر لال جی کی مورتی کے سامنے میراں ہاتھ
جوڑے نیم بے سدھی کی حالت میں بیٹھی ہے اور آنکھوں سے
آنسوؤں کی دھارا بہہ رہی ہے - رانا نے غصہ میں پاگل ہوکر میراں
کا ہاتھ کھینچا - اور طیش بھرے لفظوں میں کہا - کہاں ہے تیرا پریمی
جس کے ساتھ تو راتوں جاگا کرتی ہے - ابھی میں اس کا سر
دھڑ سے الگ کئے دیتا ہوں" میراں بھاو مگن ہو رہی تھی -
اس نے انگلی سے شری گردھر لال جی کی مورتی کی طرف اشارہ
کیا - مگر رانا کے لئے تو وہ محض ایک پتھر کی مورتی تھی - غصہ میں

آدمی شیطان ہو جاتا ہے۔ اسے بھلے برے کا گیان نہیں رہتا
بکرماجیت کو میراں کی باتوں کا وشواس نہیں ہوا۔ اس نے ببر
شیر کی طرح گرجتے ہوئے کہا۔ ابھی ٹھیک بتا۔ تو کس سے
باتیں کر رہی تھی۔ نہیں تو آج تیرے ہی خون سے اس تلوار کی
پیاس بجھے گی۔ میراں ڈرتی کیوں؟ جس کو پرماتما کا بل ہے۔ سنسار
اس کا بال بھی بانکا نہیں کر سکتا۔ میراں نے دلیری سے کہا۔ سچ مانو
یہی میرا چت چور۔ پران دھن ہے۔ اسی کے چرنوں میں میں
نے اپنے کو نچھاور کر دیا ہے۔ ابھی دیکھو دیکھو۔ کھڑے کھڑے
مسکرا رہا ہے۔ ایک لمحہ بھی تو نہیں ہوا۔ وہ آیا تھا۔ آہا۔ وہ روپ
اس نے مجھے اپنے آلنگن پاش میں باندھنے کے لئے جیوں ہی باہیں
بڑھائیں۔ توں ہی میں الجھ گئی۔ . . . اُف!! مت پوچھو۔
اس سندر چھب کو دیکھتے ہی میری آنکھیں جھینپ گئیں۔ میں بے سدھ
ہو کر گر پڑی۔ وہ آہستہ آہستہ مرلی بجا بجا کر میرے پرانوں میں گا
رہا تھا۔ وہ شیتل پرش! وہ جگت کا سوامی انادی کال سے
چت چراتا آیا ہے اور یہی اس کو بان پڑ گئی ہے۔ اس نے
پریم سوروپا گوپیوں کا دل چرایا۔ اتنے سے ہی اس کا جی نہ بھرا
تو جب اشنان کر رہی تھیں۔ اس نے ان کے کپڑے بھی چرا
لئے۔ میں تو اپنے پران اسی کے ہاتھوں بیچ چکی۔ وہ بھلا اسے
کیوں لوٹانے لگا۔ دیکھو۔ دیکھو۔ وہ اپنی شرارت پر خود مسکرا
رہا ہے۔ دیکھو دیکھو وہ سلونی سانوری صورت دیکھو۔ پران!
میرے پاگل پران۔ آؤ۔ کھل کر آؤ۔ پردہ ہٹا کر آؤ۔ سنسار
میں میرے اور تمہارے سوا اور ہے ہی کون؟ آؤ پران!
مجھے اپنے میں ڈبا لو۔ ایک کر لو۔

شری گردھر آگے ناچوں گی
ناچ ناچ پیا رسک رجھاؤں۔ پریمی جن کو جاچوں گی
لوک لاج کل کی مریادا۔ یا میں ایک نہ راکھوں گی
پیا کے پلنگ جا پوڈھوں گی میراں ہری رنگ راچوں گی

گاتے گاتے میراں بے ہوش ہو گئی۔ بکرماجیت دم بخود
کھڑے دیکھتے رہ گئے۔ اُودا اور دوسری لڑکیاں جو کمرے میں
آئی تھیں۔ میراں کے اس دویہ پریم کو دیکھ کر حیران رہ گئیں۔ اُودا
میراں کے چرنوں میں گر کر رونے لگی۔ اپنے کئے پر اسے بڑی
پشیمانی ہوئی۔

(۴)

میراں کی بھگتی کی سگندھ چاروں اطراف میں پھیلنے لگی۔ لوگ
ان کے درشنوں کے لئے جگہ جگہ سے آنے لگے۔ راج محل میں
برابر لوگوں کی بھیڑ دیکھ کر بکرماجیت سے سہا نہ گیا۔ میراں کو راج
پاٹ اور لوک لاج سے کیا کام تھا۔ وہ سب کچھ چھوڑ کر برندابن
کو چلی۔ برندابن میں پہنچ کر میراں کا بس ایک ہی کام تھا۔ مندروں
میں پربھو کی مورتی کے سامنے کیرتن کرنا۔ پریم کی اس مورتی کو
جو کبھی دیکھتا۔ وہی شردھا اور بھگتی سے سر جھکا لیتا۔ برندابن
میں پہنچ کر میراں کو ایسا معلوم ہوا۔ گویا وہ اپنے گھر میں آ گئی ہے
وہاں کے ایک ایک درخت لتا پتا سے وہ واقف ہے۔ برندابن
تو اس کے جنم جنم کے ساتھی کا دیش تھا۔ برج کی مادھری پر
فریفتہ ہو کر میراں نے اپنے پریم بھرے جذبات پرگٹ کئے۔

یا برج میں کچھو دیکھیو ری ٹونا
لے مٹکی سر چلی گجریا۔ آگے ملے بابا نند جی کے چھونا
دِدھی کو نام بسر گیو پیاری۔ لے لیہو ری کوئی شیام سلونا
بندرابن کی کنج گلن میں آنکھ لگائے گیو من موہنا
میراں کے پربھو گردھر ناگر۔ سندر شیام سگھڑ رس لونا

برندابن میں میراں کے آنند کا سمندر اُمڈ آیا۔ میراں نے پاؤں
میں گھنگھرو باندھے۔ ہاتھ میں کرتال لئے اور مانگ میں سندور بھر
کر شری ہری کی آرتی کے لئے چلی۔ اس پریم دیوانی الہڑ تپسوی
نے دیکھا۔ سامنے پربھو جی کی تری بھنگ موہنی مورتی مسکرا رہی ہے
وہی مور مکٹ۔ وہی مرلی اور وہی پیتامبر۔ میراں نے آرتی کی
تھالی میں سے روئی اُٹھائی۔ اور پربھو کے مستک پر لگانا ہی
چاہتی تھی۔ کہ آنکھیں پریم سے مند گئیں۔ ان میں آنسو بھر آئے
وہ دیکھتی ہے۔ کہ آنسوؤں کی گنگا جمنا میں بھی ہری جی کی مورتی کھیل
رہی ہے۔ ہاتھ کی روئی ہاتھ میں ہی رہ گئی۔ بڑی عجیب حالت
ہے۔ آنکھیں بند کرتی ہے۔ تو ہردے کے مندر میں
ہری جی براجمان ہیں۔ آنکھیں کھولتی ہے۔ تو آگے پیچھے ادھر

پیچھے - دائیں بائیں سب طرف گوپال ہی گوپال ہیں۔ ٹھگی سی مگدھ ہو کر کھڑی ہے - کچھ کہتے نہیں بنتا - کیسے سپرش کرے - کیسے ہردے سے لگائے!

کافور کا دیپک لے کر وہ آرتی کرنے چلتی ہے۔ مشکل سے ایک بار وہ دیپک کا تھال گھما پاتی ہے - کہ اس کی نگاہ پربھو جی کے مور مکٹ پر اٹک جاتی ہے - دیپک کا تھال لئے وہ مورتھ سی کھڑی ہے - پرارتھنا کے شبد "تم سوامی میرے"...... "منہ تک نکل رہے ہیں - بانی گدگد ہے - آنکھیں آنسوؤں سے بھرپور - ہر وہ ہری مئے - پران پران میں روم روم میں شری گردھر لال جی ہی چھائے ہوئے ہیں۔ سارا سنسار کیول کرشن روپ ہو رہا ہے - کرشن کے سوا کچھ ہے ہی نہیں - میراں خود کرشن ہو رہی ہے مگر اسے اپنی آنکھوں پر وشواس نہیں ہوتا - ایسا معلوم ہوتا ہے - گویا وہ خواب دیکھ رہی ہے پریتم کے ملنے کا جو آنند ہے - وہ شبدوں میں لکھا نہیں جا سکتا - کوئی کہنا چاہے بھی تو کیسے کہے؟

آدھی رات ہو رہی ہے - اور میراں کی آرتی کا کام ختم نہیں ہوا ہے - کبھی وہ آنسوؤں سے پریتم کے پاؤں پکھارتی ہے - کبھی شری گردھر لال جی کی مورتی کو چھاتی سے لگا کر ان کی آنکھوں پر اپنے لبوں کو رکھ دیتی ہے - کبھی ان کے چرنوں کو زور سے اپنی چھاتی میں باندھ لیتی ہے - اور کبھی میٹھے الاہنے دیتی ہے ؎

سیام موہوں سو اینڈو ڈولے ہو
آورن سوں کھیلے دھمار - مہاں سوں منکھ ہوں نہ بولے ہو

(۵)

وہ پریم ہی کیا - جو رج جائے - وہ بھگتی ہی کیا جو سارے وشو کو اپنے پربھو میں لئے نہ کر دے - وہ سادھنا ہی کیا جو سنسار کے اس گھنے پردے کو ہٹا کر اپنے پرانیشور کو ہر لحظہ اکھنڈ روپ سے نہ دیکھے - وہ بھگت کیا جو سب جگہ اور ہمیشہ صرف اپنے اُپاسیہ دیو کو نہ دیکھے؟ بیچ کا پردہ ہٹا دینے پر رہ ہی کیا جاتا ہے؟ سنسار کہتا ہے - میں بنا رہوں گا - بھگت کہتا ہے - میں تمہیں مٹا کر ہی چھوڑوں گا - اور جیت بھی بھگت کی ہی ہوتی ہے کتنی خوبی سے بھگت اس سنسار کو مٹاتا ہے - وہ سنسار سے دوندو (یدھ) نہیں چھیڑتا - وہ جگت سے لڑنے نہیں جاتا - وہ تو اپنے اندر داخل ہو کر اپنے ہردے کا پٹ ہٹا کر اپنے پریتم کی جھانکی پا لیتا ہے - وہ جھانکی اس کی آنکھوں میں - اس کے روم روم میں اُتر جاتی ہے - اب وہ ان آنکھوں سے جو کچھ دیکھتا ہے - سب کرشن ہی کرشن ہوتا ہے - یہ سنسار اس کے سامنے سنسار نہیں رہ جاتا - یہ تو پربھو کا منگل مئے پرم منوہر دویہ وگرہ ہو جاتا ہے - جگت جب سروتر پربھو مئے ہو گیا تو اس کی اپنی کشش - اپنی موہنی کیسی؟ اسی لئے کہا جاتا ہے - کہ بھگت کے سامنے سنسار کا جادو نہیں چلتا

آدھی رات ہو رہی ہے اور میراں پوجا میں مگن ہے باہر کا دروازہ بند ہے - دیپک جل رہا ہے - پربھو جی کی مورتی سامنے مسکرا رہی ہے - نئی بہو کی طرح میراں نے لال ریشمی ساڑھی پہن لی ہے اور مانگ میں سندھور بھر لیا ہے - ہاتھوں میں کرتال ہے - اور پاؤں میں گھونگھرو - پریم میں مست ہو کر میراں ناچ رہی ہے ؎

میراں ناچی رے

پگ میں گھونگھرو باندھ - میراں ناچی رے
میں تو اپنے نارائن کی آپ ہی ہو گئی داسی رے

سنکیرتن کی اس دُھن میں سارا وشو لین ہو رہا ہے - میراں کے گھنگھرو اور کرتال - مادھو کے نوپر (پازیب) اور مرلی میں مل کر ایک عجیب مستانہ راگ کی صورت بن رہے ہیں میراں ناچ رہی ہے - اور اس یگل بھگتی کے ساتھ پربھو جی بھی ناچ رہے ہیں - میراں کی بند آنکھیں ہری جی کے روپ رس کا پان کر رہی ہیں - ہردے کرشن کے چرنوں میں لوٹ رہا ہے - پرانوں کی جھنکار نوپر کی رم جھم میں لین ہو رہی ہے - روم روم سے ہری ہری - اس وقت سنسار نہیں ہے - اس ولاس میں صرف کرشن ہی کرشن ہے - پھر اس میں "لوگ کہیں بگڑی" کی کیا چنتا ہے - اپنے پران آدھار سے کیا لاج کیا

چھپاؤ۔ اس سے کیا چھپانا جو ہردے کا سوامی ہو۔ پرانوں کا پتی ہو۔ جیون کا سروسو ہو۔ وہاں تو سرب سمرپن ہو کر۔ بے پردہ ہو کر۔ ہردے کا پھول سب طرح سے پربھو کے چرنوں میں سمرپن کرنا ہوتا ہے۔ جو ہردے کے اندر بس رہا ہے۔ اس سے کیا چھپایا جائے؟ سرب آتم شری کرشن ارپن اسی کو کہتے ہیں۔

پریم کی چوٹ بڑی کراری ہوتی ہے۔ وہی اسے جانتا ہے۔ جس کا دل پریم کے بانوں سے بندھا ہو۔ شبدوں سے اس کا بیان کوئی کرنا بھی چاہے تو کیا کرے۔ امید اور انتظار یہی تو پریمیوں کے حصے میں آتے ہیں! ملنے کی آس اور پران آدھار کا انتظار۔ کبھی کبھی تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ پریم آدھا پورے طور پر گرفت میں آ گئے۔ مگر پریہ (محبوب) کی لکا چھپی آہا! کتنی موہک کتنی۔ مدھر ہے۔ شیام سندر پر میراں کی لبھائی ہوئی نگاہ جاتی ہے سے

نیناں لوبھی رے۔ بہوڑ سکے نہیں آئے
روم روم نکھ سکھ سب نرکھت۔ للک رہے للچائے
میں ٹھاڑی گھر آپنے ری۔ موہن نکسے آئے
بدن چند پرکاست ہیلی مند مند مسکائے!

میں اپنے آنگن میں کھڑی تھی۔ سامنے سے شیام سندر نکلے۔ آنکھیں یکایک ان پر جا پڑیں۔ روم روم کے نہارنے لگا۔ وہ چھب ہردے کو کتنی شیتل کتنی مدھر پرتیت ہوتی ہے۔ ہردے میں امرت جھرنے لگا۔ ان کے مکھ چندر کی چمک اور مند مند مسکان ہردے میں زبردستی گھر کئے لیتی ہے۔ میراں اپنے اندر یہ درڑھ انوبھو کرتی ہے۔ کہ اس نے گردھر لال جی کو پوری طرح اپنا لیا ہے۔ انہیں مول لے لیا ہے۔ وہ اب میراں کے ہردہ دیش میں بندی (قیدی) ہیں سے

مائی ری! میں تو گوبند لینو مول
کوئی کہے چھانے کوئی کہے چوڑے لینو ری بجنتاں ڈھول
میں ڈنکے کی چوٹ گوبند کو مول لے لیا ہے۔ جو بھی کہیں۔ میں نے تو انہیں روبرو دیکھ لیا۔ اپنا لیا۔ اپنے ہردے کے اندر قید کر لیا۔ میراں کی آنکھوں میں، ہردے میں۔ پران میں۔ روم روم میں۔ جس تربھون سندر کی موہنی مورتی بسی ہوئی ہے۔ اس کی جھانکی لیجئے سے

بسو میرے نینن میں نندلال!
موہنی مورت سانولی صورت۔ نیناں بنے بسال
ادھر سدھارس مرلی راجت اُر بیجنتی مال
چھدر گھنٹکا کٹی تٹ سوبھت نوپور سبد رسال
میراں پربھو سنتن سکھدائی بھگت وچھل گوپال

پریتم کو ایک بار پا کر کیسے چھوڑا جائے؟ آؤ ہم سب مل کر انہیں باندھ رکھیں۔ اور نینوں سے اس کا رس پیتے رہیں۔ جتنے لمحہ پران ہیں۔ شیام سندر کو سامنے دیکھتے رہیں۔ انہیں دیکھ کر ہی ہم جئیں۔ اگر انہیں آنکھوں سے اوجھل ہونا ہی ہے تو اچھا ہے۔ کہ ہمارے پران نہ رہیں۔ ہم نہ جئیں۔ پریم جس جس کو دھارن کرنے سے ملے۔ وہی کرنا ٹھیک ہے۔ وہی حقیقت میں بڑبھاگنی ہے جس کا ہردے مدن موہن پر نچھاور ہو چکا ہے۔

In my eyes in my heart
Thou art O beloved
So much thou art and so always
That whatever I see looking in the distance
I think it is thou coming to me.

پربھو کو بھگت جتنا ہی زیادہ پکڑتا جاتا ہے۔ اتنا ہی بل اس میں آتا جاتا ہے۔ اور اتنے ہی اننیہ بھاو سے وہ پربھو کا اور پربھو اس کے ہوتے جاتے ہیں۔ ہردے کی اہت اونچی اننیہ شرناگتی ہی میراں سے کہلا رہی ہے سے

میرے تو گردھر گوپال دوسرو نہ کوئی
جا کے سر مور مکٹ میرو پتی سوئی
تات مات بھرات بندھو آپنو نہ کوئی

ایک بار اگر وہ مورتی ہردے میں آ تمائی۔ اور ہردے

اس کے رنگ میں رنگ گیا۔ تو پھر کیا کہنا؟ آنسوؤں کے جل سے سینچے ہوئے پریم کی لتا جب پھیل اُٹھی تو اس میں پھر آنند کے پھل آنے لگے۔ آنند کے سوائے رہ ہی کیا گیا؟ اب تو ایک لمحہ کے لئے بھی اُسے چھوڑتے نہیں بنتا ۔

پیا تھارے نیناں آگے رہ جیو جی
نیناں آگے رہ جیو جی۔ تھانے بھول مت جا جیو جی

برہ ہی پریم کا پران ہے۔ ملن (ملاقات) میں پریم سو جاتا ہے۔ اور وہی برہ میں جاگ اُٹھتا ہے۔ برہ میں سارا جگت پیارے کا روپ بن جاتا ہے۔ سب کچھ اسی ایک کا سندیش لانے والا بن جاتا ہے۔ میراں کا برہ اپنے ڈھنگ کا نرالا ہی ہے۔ اپنے پران ولبھ کے لئے ہردے میں انوبھو کی ہوئی ٹھیس کو پریم لپیٹے مات پتے چھتعلی میں [illegible] کر الہڑ پریم سادھکا میراں نے اپنے درد بھرے [illegible] کیا۔ میراں کا دکھ ایک بے چین جگت کا دکھ ہے [illegible] نڈھال سادھک کا دکھ ہے۔ ایک پریمی کا دکھ ہے [illegible] کا دکھ نہیں۔ میراں کا دُکھ (درد) اُدھار لیا ہوا نہیں ہے میراں کا دکھ تو ایک اکتھ کہانی ہے۔ پریم کی ویدی پر سرسو سمرپن کا سب سے اونچا سمرپن ہے۔ شبدوں سے اس دکھ کو ناپا نہیں جا سکتا۔ وہ تو صرف انوبھو سے ہی جانا جا سکتا ہے ۔

میں برہن بیٹھی جاگوں ۔ جگت سب سووے ری آلی
برہنی بیٹھی رنگ محل میں موتیئن کی لڑ پووے
ایک برہن ہم ایسی دیکھی انسوؤں کی مالا پووے
تارے گن گن رین وہانی۔ سکھ کی گھڑی کب آوے
میراں کے پربھو گردھر ناگر۔ مل کے بچھڑ نہ جاوے

اپنی کمزوریوں اور پریم پنتھ کی مشکلات کا جب دھیان آتا ہے۔ تو کبھی کبھی جی گھبرا اُٹھتا ہے۔ اور مایوسی ہو جاتی ہے ۔

گلی تو چاروں بند ہوئی ہری سوں ملوں کیسے جائے؟
اونچی نیچی راہ رپٹیلی پاؤں نہیں ٹھہرائے

اس مایوسی میں تو بس پربھو کی دیا کا ہی بھروسہ ہے۔ وہی دیا کا ہاتھ بڑھائے تو کچھ آشا ہو سکتی ہے نہیں تو ......

سجن سدھ جیوں جانو تیوں لیجے
تم بن میرو اور نہ کوئی ۔ کرپا آپنی کیجے
دوس نہ بھوک رین نہیں نندیا یوں تن پل پل چھیجے
میراں کے پربھو گردھر ناگر مل بچھڑن نہیں دیجے

آنکھوں کو کون منا دے؟ دل کو کون سمجھا دے؟ ایک لمحہ بھی شیام سندر کے بنا ان کو چین نہیں۔ یہ تو ہائے ہائے کر کے جیون سرسو کے لئے تڑپ رہے ہیں۔ عدد درجے کی بیکی ہے ۔

آلی ری! میرے نینن بان پڑی
چت چڑھی میرے مادھری مورت۔ اُر بیچ آن اڑی
کب کی ٹھاڑی پنتھ نہاروں اپنے بھون کھڑی
کیسے پران پیا بن راکھوں۔ جیون مول جڑی
میراں گردھر ہاتھ بکانی۔ لوگ کہیں بگڑی

لوگ بگڑی کہیں یا بنی۔ اس سے میراں کا کیا بنتا بگڑتا ہے۔ وہ تو گردھر گوپال کے ہاتھوں بک چکی ہے اسی کی مورتی اس کے ہردے میں بسی ہوئی ہے۔ کرشن ہی اس کا جیون اور کرشن ہی اس کی موت ہے کرشن ہی اس کا سورگ اور کرشن ہی اس کی مکتی ہے۔ کرشن کے سوا اس کے لئے لوک پرلوک کچھ ہے ہی نہیں۔ برہ کی اس تیز جلن کے ساتھ ملنے کی آشا اور انتظار بھی کچھ کم دکھدائی نہیں ہے۔ پریم میں برہ اور ملن لپٹے سوتے ہیں۔ ملن کی جھانکی لیجئے۔ رات کا وقت ہے۔ پانی برس رہا ہے۔ ہری جی کو سنگیوں نے میراں کے گھر میں روک رکھا ہے۔ وہ اب باہر جاتے بھی کیسے؟ میراں کے گھر میں گردھر لال جی بند ہیں۔ میراں اپنے پران دھن کو پاکر پریم آنند میں مگن ہے۔ اسی آنند کی مستی میں وہ گا اُٹھتی ہے

نند نندن بلمائی ۔ بدرا نے گھیر و مائی
ات گھن لرجے اُت گھن گرجے۔ چمکت بجلی سوائی

اُمڈ گھمڈ چھوں دِس سے آیا - پون پہلے پُروائی
دادُر مور پپیہا بولے کویل سبد سُنائی
میراں کے پربھو گردھر ناگر چرن کنول چت لائی

(۶)

برندابن میں بہت مدت تک رہ کر میراں دوارکا پہنچی - اور وہاں شری رنچھوڑ جی کے مندر کے سامنے کیرتن کیا کرتی بھگتیاں کی وہی اپار بھیڑ اور میراں کا وہ پریم بھرا کیرتن اور ناچ!! میراں جب ہاتھ میں کرتال لے کر ناچنے لگتی - اس وقت سب پر کرتی رس کے آنند میں محو ہو کر بھر سے جاتی - میراں تو کرشن کی پران پیاری سکھی تھی - اس کے آنند کو بڑھانے کے لئے ہری خود براجمان ہو جاتے اور میراں کے ساتھ ساتھ کرشن بھگت منڈلی کرشن ملن کے رس میں پربھو کے مدھر آلنگن رس میں سرابور ہو جاتی

(۷)

آج میراں کا اس اسار سنسار سے وداع ہونے کا دن ہے - آج پربھو کی یہ پریم پتلی اپنی آنند لیلا سماپت کر کے ہری میں ایکا کار ہونے والی (ملنے والی) ہے - آخر یہ دوئی - یہ پردہ وہ کب تک برداشت کرتی؟ آج رنچھوڑ جی کا مندر خاص طور سے سجایا گیا ہے - ایک اپورب شوبھا برس رہی ہے - میراں پریم آنند میں بے سُدھ ہے - آج اس کی تپسیا پوری ہونے والی ہے - آج اس نے پھر نئی بہو کا بھیس دھارن کیا ہے - لال ریشمی ساڑھی پہن لی ہے - مانگ میں سندور بھر لی ہے - پیروں میں گھنگھرو باندھ لئے ہیں - آج میراں کی جو پریم سیج سجی ہے اس کی سندرتا اور شوبھا کا کیا کہنا - آج تو منوہر اپنی پیاری کی

سیج بچھی ہے اسی پر جا کر میراں اپنے پرانیشور کے ساتھ پوڑھے گی - پریتم کی اٹاری پر آج میراں سکھ سے سوئے گی

اونچی اٹریا لال کِواڑیا - نرگن سیج بچھی
پچ رنگی جھالر سبھ سوہے - پھولن پھول کلی
باجو بند کڈولا سوہے مانگ سیندور بھری
سُمرن تھال ہاتھ میں لینا سوبھا ادھک بھلی
سیج سکھمنا میراں سووے شبھ ہے آج گھڑی

آج رنچھوڑ جی کے مندر کی اپورب شوبھا ہے - میراں سج دھج کر آج مہا ملن کی تیاری کر کے آئی ہے - آج اس کی آواز میں ایک لاثانی گہری مستی ہے - آج وہ گاتی ہے اور آہستہ آہستہ اپنے کو ہری میں ایک کرتی جاتی ہے - وہ بے سُدھ ہو کر پڑتی ہے - اور لوگ اس کے چرنوں کو چومنے لگتے ہیں - سارا مندر یکایک تیجومئے (نورانی) ہو جاتا ہے میراں اٹھتی ہے - اور رنچھوڑ جی کی مورتی اپنا پردہ کھول کر اسے اپنے اندر لے لیتی ہے - میراں مادھو میں مل کر ایک ہو جاتی ہے - بقول

من تو شدم تو من شدی - من تن شدم تو جان شدی
تا کس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

بھگت منڈلی ایک ٹک سے (ٹکٹکی لگا کر - دم بخود ہو کر) یہ نظارہ دیکھتی رہ جاتی ہے - میراں سدا کے لئے ہماری مادی آنکھوں سے اوجھل ہو جاتی ہے (ادم)

رسالہ مارتنڈ کی اشاعت بڑھانا ہر ایک پریمی بھائی کا فرض ہے

بھگوان کا اوتار

بے رنگ بہ ہر رنگ ہر اک شان میں آیا
جب چشم کھلی دل کی تو پہچان میں آیا
اپنے ہی تماشے کو گلستان میں آیا
مذکور یہی آیت قرآن میں آیا
جس وقت کہ وہ صورت انسان میں آیا
ہر راگ میں بولا وہ ہر اک تان میں آیا

نظیر

شری کرشن بال لیلا ورنن

(از شری سوامی چنداس جی مہاراج)

بھگوان کے دویہ جنم پر بدھائی

(راگ ملار)

بدھائی سب ہی برج سوہائی!

مدت بھئے وشو دیو دیوکی من میں آتی ادھکائی (۱)

پہنچے جائے مہر گھر ماہیں۔ کاہو بھید نہ جانو ۲ یشومتی رانی بالک جنمو سب نے یوں کر مانو

گھر گھر منگلا چار بھئے ہیں بندن وار بندھائی ۳ نوتن وستر پہر پہر کے ناری سبھی گھر آئی

کر کو تو ہل مل مل گاوت کریں اچھاہ گھنیری ۴ یا چک بھیر بہت کھبی دوارے بجے دمامے بھیری

جس لایق دیکھا سو دینا کر سنتوش اپارہی ۵ اک آوت اک جات وداع ہو۔ دیت اشیش ہماری

دھن گوکل دھن شوری بھون دھن آئے ہیں جگدیشا

شو برھما آدک دھیان دھرت ہیں لکھ الیش کو ایشا (۶)

دشٹ دلن سنتن سکھ کاجے لینو ہے اوتارا

چنداس شکدیو کہت ہیں جگ پتی مہر جہارا (۷)

بھاوارتھ

بدھائی کی گونج سے سارا برج شوبھا پانے لگا۔ بھگوان کے دویہ جنم پر وشو دیو پتا اور دیوکی ماتا بہت ہی پرسن بھئے (۱) بھگوان راتوں رات جٹ نند جی کے گھر میں جا پہنچے۔ کسی نے بھی اس بھید کو نہ جانا۔ سب نے یہی مان لیا۔ کہ یشودا رانی کے ہاں بالک نے جنم لیا ہے (۲) گھر گھر منگلا چار ہونے لگا۔ اپدھ بندن وارین بندھائی گئیں۔ نگر کی سبھی استریاں نئے نئے کپڑے پہن یشودا رانی کو بدھائی دینے کے لئے آپہنچیں (۳) بہت ہی پرسن ہو ہو کر مل مل کر گاتی ہیں۔ اور بڑا آنند مانتی ہیں۔ نند جی کے دروازے پر مانگنے والوں کی بھیڑ لگ گئی۔ اور خوشی کے شادیانے بجنے لگے۔ (۴) نند جی نے جس کو جس لائق دیکھا۔ اسے وہی کچھ دیا۔ اور بڑی خاطر داری کی۔ اسی طرح بدھائی دینے والوں کا تانتا سا لگ گیا۔ ایک آتا ہے اور ایک جاتا ہے۔ دھن ہے گوکل گرام۔ اور دھن ہے یشودا اور دھن ہے نند جی کا گھر۔ جہاں سارے جگت کے ایشور پرگٹ ہوئے ہیں۔ شو اور برہما وغیرہ بھی جس ایشور شری کرشن جی کا دھیان دھرتے ہیں۔ (۶) انہیں ایشور نے دشٹوں کا ناش کرنے کے لئے اور بھگتوں کی رکھشا کرنے کے لئے اوتار لیا ہے۔ چونکہ جگت پتی اور سب کے خالق ہیں۔

۲ - بڑبھاگنی یشودا

نند گھر کوتک کرت پنیئے

جو جو بچن کئے تھے آگے - سو سب پورن کینے (۱)

بھگت وتسل کرتار گسائیں دھر آئے اوتارا ۲ رکھشا کارن سادھو رشن کی بھومی اتارن بھارا
جب جب بھار بڑھت پرتھوی پر تب تب ت سہائی ۳ مریادا پرشوتم یہ ہی بگڑی سبئے بنائی
نرگن شوں سرگن وپو دھاریں کشٹ نوارن کلجے ۴ یوگیشور جیہہ دھیان لگاویں نام لئے اگھ بھاجے
بڑے بھاگیہ یشومتی رانی کے درشن دینے آئی
چرنداس شکدیو کہت ہیں - سُرمنی کری بدھائی (۵)

بھاوارتھ بھگوان شری کرشن نندجی کے گھر میں بھانت بھانت کی کیلا کرتے ہیں۔ بھگتی سے پرسن ہو کر پہلے جو جو بچن کئے تھے (ورن دیئے تھے) وہ سب پورے کئے - ہر طرح سے یشودا میا اور نند بابا کے آنند کو بڑھایا۔ بھگت وتسل جگت پتی پربھو نے سنت پرشوں اور رشیوں کی رکھشا کرنے اور بھومی کا بھار اتارنے کے لئے اوتار لیا۔ (۲) کیونکہ جب جب پرتھوی پر پاپوں کا بوجھ بڑھ جاتا ہے۔ تبھی تبھی دیالو بھگوان سہایتا کرتے ہیں۔ یہ پربھو ہی مریادا پرشوتم ہیں۔ جو سب کلیشوں کو مٹاتے ہیں (۳) بھگتوں کا دکھ مٹانے کے لئے ہی پربھو نرگن سے سگن روپ دھارن کرتے ہیں۔ جن کا یوگیشور اپنے ہردے میں دھیان کرتے ہیں۔ اور جن کا نام لینے سے ہی پاپ نشٹ ہو جاتے ہیں (۴) رانی یشومتی کے بڑے بھاگیہ ہیں۔ کہ جن کی خود تری لوکی ناتھ نے آ کر درشن دئے۔ اور جن کو دیوتا اور منی آ کر بدھائی دیتے ہیں۔

---

۳ - جگت پتی کا اوتار

جگ پتی دیکھ جہر گھر آئے

بال چرتر بہی دکھلاون - آنند ادھک بڑھائے (۱)

تپ کینو تھو نند یشودا پچھلے جنم گھائی ۲ ور مانگے تھو ہم سُت ہیت کھیلو بھون منبھائی
بچن نہ موڑا آئے براجے بھگتن وش سکھدائی ۳ جو جو چاہا۔ سو سکھ دیا ہوئے کنور کنہائی
سنگ لئے سارے سپ سکتی کو برج ہیں پاون کیو ہے ۴ سکھ اپجایو نرتارن کو درشن آئے دیو ہے
جب جب پرم گئے چاروں یُگ میں ست کلی دواپر تریتا
چرنداس شکدیو کہت ہیں سنتن ہی کے ہیتا (۵)

بھاوارتھ جگت پتی بھگوان شری کرشن بال چرتر دکھلانے اور ادھک سے ادھک آنند بڑھانے کے لئے نند مہر کے گھر میں براجمان ہیں۔ (۱) نند یشودا نے پچھلے جنموں میں گھور تپ کیا تھا۔ اور بھگوان سے ور مانگا تھا۔ کہ ہمارے بیٹے ہو کر ہمارے صحن میں کھیلو (۲) بھگوان نے چونکہ بھگتوں کے بس میں ہیں۔ بچن نہ موڑا اور نند جی کے گھر میں آن پرگٹے اور جو جو سکھ نند یشودا نے چاہا۔ بھگوان نے کنور کنہیا ہو کر وہی وہی سکھ آن کو دیا۔ (۳) سامیپیہ مکتی کو ساتھ لے کر برج کو آ کر پوتر کیا۔ اور نر ناری سبھی کو درشن دے کر ان کے سکھ کو بڑھایا (۴) شکدیو جی کے ششیہ چرنداس جی کہتے ہیں۔ کہ بھگوان چاروں یگوں میں سنتوں (اپنے بھگتوں) کو سکھ دینے کے لئے ہی پرگٹ ہوتے ہیں۔

۴۔ گوکل کے بڑے بھاگیہ

سکھی ری! آج گوکل بھاگ بڑائی
درشن دے وسودیو دیوکی نند گھر پر سکٹے آئی (۱)

بھادوں ماس بدی بدھ آٹھیں گرہ نکشتر بھوئے نیکے ۲ یشومتی رانی گود بھرانی بھئے منورتھ جی کے
بھیو اچھاہ سورگ کے ماہیں دیو سبھی ہرشائے ۳ اپنے اپنے بیٹھ بِمان پُشپ بہت برسائے
یہ دھرتی پر پھل بھئی ہے پھول اٹھا بن سارا ۴ کالندی کو بڑو اتاہو کری ہیں لال بہارا (۴)

کرپا ساگر ہوئے اجاگر مریادا بندھ باندھن
چرنداس شکدیو کہت ہیں کارن اپنے سادھن

بھاوارتھ ہے سکھی! آج گوکل کے بڑے بھاگیہ ہیں۔ بھگوان ترلوکی ناتھ وسودیو دیوکی کو درشن دے کر نند جی کے گھر میں پرگٹ ہوتے ہیں۔ بھادوں مہینہ اٹھویں بدی بدھوار کو جب کہ سبھی گرہ نکشتر انوکول تھے۔ یشودا رانی کی گود بھری اور دل کے سب منورتھ پورن ہوئے۔ (۲) سورگ میں بڑا آنند منگلاچار ہوا۔ سبھی دیوتا پرم پرسن ہوئے۔ اور اپنے اپنے بمانوں پر بیٹھ کر بہت سے پھول برسائے (۳) جس سے یہ پرتھوی شگفتہ ہو گئی۔ اور سارا برندابن پھول اٹھا۔ جمنا جی کو بڑی پرسنتا ہوئی۔ کہ نندلال جی مجھ میں وہار کریں گے (۴) شکدیو جی کے ششیہ چرنداس جی کہتے ہیں۔ کہ کرپا ساگر بھگوان اپنے بھگتوں کے کلیان کے لئے اور دھرم کی مریادا باندھنے کے لئے ہی پرگٹ ہوتے ہیں۔

۵۔ بدھائی

سکھی ری! ابھی دیکھ میں آئی
یشومتی رانی بالک جایو۔ یہ تو ہمیں آن سنائی (۱)

ناہن ڈوئے ہنس ہنس پوئے گھر گھر کرت بدھائی
سُن سُن آپس میں مسکائے دین بدھائی لاگے
بن ٹھن رہے گئے نند دوارے گوال سبھی ہرشائے
ہیں گھر جاؤں بن کراؤں تم بھی دیہہ سنوارو

بھیو اُچھاہ سکل گوکل میں بات بھئی من بھائی
بھوشن وستر لگے سنوارن نرناری رس پاگے
بڑی پوری کے آگے یا جگ گاؤں ہی کو آئے
ساتھ چلینگی جائے بلینگی ہونی ہمیں ہے کوتک بچارو

شری نند یشودا کا مُنہ دیکھینگی کرہی ہیں اَدبھت چڑا سا
ایسو کہہ دہ چھوٹن سدھاری بھئے چرن ہی داسا (۶)

موہن کی بانسری

برہما بھولے وید دھونی شنکر چھوڑا دھیان ۱ رنجت کے سُن بانسری اندر تجو ابھیمان
چھیل چھبیلو لاڈلو رنگ رنگیلو لال ۲ چنداس کے من بسو بنسی دھر گوپال

(۲)

ساڈی گلی آؤ

بنسی وارے تو ساڈی گلی آئے جا رے
تیرے کارن بھئی باوری سکھ چپ دکھلا جا رے
بیاکل پران دھرت نہیں دھیرج تن کی تپت مٹا جا رے
چنداس تلفت بن درشن سگرے دکھ مٹا جا رے

(۳)

کہاں باجت کرت گمان مُرلیا رنگ بھری

تیں موہے موہن چھبیلک بانکے کرشن ہری
کچھو ٹونا کینو ہے وچتر سگھر گھڑی
برج سگرو دیو نچائے ہاتھ بھرکی بانسری

سُن بانس تُسا بڑ بھاگ تنک سی بن لکڑی
بس بانسر لگی رہے پیا کے ادھر دھری
تیری تان مدھر سُر ہے برساوت پریم بھری

۱ پرسنتا ۔ خوشی کی لہر ۲ پریم رس میں بھیگے ہوئے (۳) بڑا آنند ہوگا ۔ (۴) پریم رنگ سے بھر لیجو ۵ ذرا سی جنگل کی لکڑی ۶ جادو ۷ بڑی چالاک سب ۸ دن رات پیا کے بول پر ہی رہے ۹ اری ہاتھ بھرکی تو بانسری ہے ۔ مگر تم نے اپنی پریم کی تان سے سارے برج کو نچا دیا۔

سن کے رشی منی دیو مہیش سمادھی ٹری چرنداس بھٹی سکھی نا تو ہی شکدیو بری ۴

(۴)

وا مرلیا نے سکھی میرے پران ہرے

جب باجت پیا کے سکھ لاگی سن دھنی تن کی سدھ بسرے - ایسو جپ تپ کہا کیو ہے موہن سوہن لال ورے

جا کے اس ودش بھئے شیام جی تا بن پل چھن کل نہ پرے تین لوک وچ دھوم مچائی سر منی رشی کے دھیان ٹرے[۱]

چرنداس شکدیو دیا سے من وانچھت سب کاج سرے

اتھ صاف ہے

بھگت ارجن اور بھگوان شری کرشن

(از پوجیہ پاد شری سوامی شوتہ پرکاش جی ہری بابا)

ایک بار کیلاش کی چوٹی پر شری گوری شنکر بھگوت بھگتوں کے بارے میں کچھ وارتالاپ کر رہے تھے۔ اسی پرسنگ میں جگت جننی شری پاربتی جی نے آشوتوش شری بھولے بابا سے نویدن کیا۔ کہ بھگون! جن بھگتوں کی آپ اتنی مہما ورنن کرتے ہیں ان میں سے کسی کے درشن کرانے کی کرپا کیجئے۔ آپ کے شری مکھ سے بھگتوں کی مہما سن کر میرے چت میں بڑی اتسکتا ہو رہی ہے اور اب مجھے ایسے بھگت راج کے درشنوں کا شوق ہو رہا ہے۔ اس لئے کرپا کر کے جلدی کیجئے۔

پران پریا اوما کے یہ بچن سن کر شری بھولے ناتھ انہیں ساتھ لے کر اندرپرستھ کو چلے۔ اور وہاں کرشن سکھا ارجن کے محل کے دروازے پر جا کر دوارپال سے پوچھا۔ کہ اس وقت ارجن کہاں ہیں؟ اس نے کہا۔ اس وقت مہاراج خواب میں ہیں۔ یہ سن کر پاربتی جی نے اتاولی ہو کر کہا۔ تو اب ہمیں ان کے درشن کیسے ہو سکیں گے؟ پیاری استری کو ادھیر دیکھ کر شری مہادیو نے کہا۔ دیوی! کچھ دیر شانت رہو۔ اتنی ادھیر مت ہو۔ بھگت کو اس کے اشٹ دیو بھگوان کے ذریعے ہی جگانا چاہئے سو میں اس کا اپائے کرتا ہوں۔ اس کے بعد انہوں نے سمادھی لگا کر پریم آکرشن سے آنند کند شری کرشن چند کو بلایا۔ اور کہا۔ بھگون! کرپا کر کے اپنے بھگت کو جگا دیجئے۔ دیوی پاربتی اس کا درشن کرنا چاہتی ہیں

شری مہادیو جی کے کہنے سے شیام سندر فوراً ہی متر اُدھو دیوی رکمنی اور ستیہ بھاما سمیت ارجن کے خواب گاہ میں گئے۔ اور دیکھا۔ کہ وہ زیادہ تکان کی وجہ سے سو رہا ہے۔ اور سبھدرا اس کے سرہانے بیٹھی ہوئی دھیرے دھیرے پنکھا ہلا کر اس کے پسینے بھرے بالوں کو سکھا رہی ہے۔ بھائی کرشن کو آتے ہوئے دیکھ کر سبھدرا ہڑبڑا کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ اور اس کی جگہ شری ستیہ بھاما جی براجمان ہو کر پنکھا جھلنے لگیں۔ گرمی زیادہ تھی۔ اس لئے بھگوان کا ارشاد پا کر ادھو جی بھی پنکھا جھلنے لگے۔

[۱] تیری کا پریم بھری مدھر تان سن کر رشیوں منیوں۔ دیوتاؤں اور مہادیو جی کی سمادھی چھوٹ گئی۔

اتنے ہی میں اچانک ستیہ بھاما اور اودھو حیران سے ہو کر ایک دوسرے کی طرف تاکنے لگے۔ بھگوان نے پوچھا۔ تم لوگ کس وچار میں پڑے ہو۔ انہوں نے کہا۔ مہاراج! آپ انتریامی ہیں۔ سب جانتے ہیں۔ ہمیں کیا پوچھتے ہیں۔ بھگوان شری کرشن جی بولے۔ بتاؤ۔ تو سہی کیا بات ہے؟ تب اودھو نے کہا۔ کہ ارجن کے ہر ایک روم سے "شری کرشن" "شری کرشن" کی آواز آ رہی ہے۔ رکمنی جی پاؤں دبا رہی تھیں۔ وہ بولیں۔ مہاراج! پیروں سے بھی آواز آتی ہے۔ بھگوان نے پاس جا کر سنا۔ تو انہیں بھی صاف سنائی دیا۔ کہ ارجن کے ہر ایک رونٹیں سے لگاتار "جے کرشن" "جے کرشن" کی آواز نکل رہی تھی۔ اور دھیان دیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ اُس کے جسم کے ہر ایک روم سے یہی آواز نکل رہی ہے۔ تب تو بھگوان اُسے جگانا بھول کر خود بھی اس کے پریم پاش میں بندھ گئے۔ اور گدگد ہو کر خود اس کے چرن دبانے لگے۔ بھگوان کے نرم نرم کر کملوں کے لگنے سے ارجن کی نیند اور بھی گاڑھی ہو گئی۔

ادھر مہادیو اور پاربتی کو انتظار کرتے ہوئے جب بہت دیر ہو گئی۔ تو من ہی من میں کہنے لگے۔ بھگوان کرشن کو گئے بہت دیر ہو گئی۔ معلوم ہوتا ہے۔ انہیں بھی نیند نے گھیر لیا ہے۔ تب انہوں نے برہما جی کو بلا کر ارجن کو جگانے کے لئے کہا۔ مگر محل میں پہنچے۔ برہما جی بھی ارجن کے روم روم سے کرشن کی آواز سن کر اور خود بھگوان کو اپنے بھگت کے پاؤں دباتے دیکھ کر اپنے پریم کے ویگ کو روک نہ سکے۔ اور اپنے چاروں مکھوں سے ویدا ستتی کرنے لگے۔ اب کیا تھا۔ یہ بھی ہاتھ سے گئے۔ جب برہما جی کی بھی انتظار کرتے ہوئے شری مہادیو جی اور شری پاربتی جی کو بہت دیر ہو گئی۔ تب انہوں نے دیو رشی نارد کو بلایا۔ اب کی بار وہ ارجن کو جگانے کا بیڑا اٹھا کر چلے۔ مگر خواب گاہ کا عجیب منظر دیکھ سن کر ان سے بھی نہ رہا گیا۔ وہ بھی اپنی بین کی کھونٹیاں کس کر ہری کیرتن میں مگن ہو گئے۔ جب اُن کے کیرتن کی دھونی کی گونج شنکر کے کان میں پڑی۔ تو ان سے بھی اور زیادہ انتظار نہ ہو سکا۔ وہ بھی پاربتی جی کے ساتھ فوراً ہی محل میں پہنچ گئے۔ وہاں ارجن کے "روم" "روم" سے جے کرشن۔ جے کرشن کا مدھر نادسن کر اور سب لاثانی منظر دیکھ کر وہ بھی پریم سمندر کی زبردست ترنگوں میں اُچھلنے کودنے لگے۔ آخر کار ان سے بھی نہ رہا گیا۔ انہوں نے بھی اپنا ترلوکی کو موہنے والا تانڈو (ناچ) شروع کر دیا۔ ساتھ ہی شری پاربتی جی بھی سُر اور تال کے ساتھ بہت ہی مدھر بانی سے ہری گن گانے لگیں۔ اس طرح وہ سب کے سب پریم کے سمندر میں ڈوب گئے۔ کسی کو بھی اپنے تن من کی سُدھ بُدھ نہیں رہی۔ سبھی پریم میں محو ہو گئے۔ بھگت راج ارجن کے پریم پرتاپ نے سبھی کو شرابور کر دیا۔ ارجن! تمہارا وہ اننیہ اور اٹل پریم دھنیہ ہے۔ بھگوان میں پریم ہو۔ تو ایسا ہو۔

موہن بس گیو مورے من میں

(از شری نارائن جی)

موہن بس گیئے مورے من میں!

لوک لاج کل کان چھوٹ گئی۔ یا کی نیہہ لگن میں (۱)

جت دیکھوں تت ہی وہ دیکھے۔ گھر باہر انگن میں

انگ انگ پرتی روم روم میں چھائے رہیو تن من میں (۲)

کنڈل جھلک کپولن سوہے باز و بند بھجن میں

کنکن کلت للت بن مالا نوپور دھنی چرنن میں! (۳)

چپل نین بھرکٹی ور بانکی۔ ٹھاڑو سگھن لتن میں

نارائن بن مول بکی ہوں۔ وا کی نیک ہنسن میں (۴)

بھاوارتھ موہن میرے من میں بس گئے۔ ان کی سنیہہ لگن (پریم) میں سب لوک لاج چھوٹ گئی۔ اب تو گھر باہر اور صحن میں جہاں تہاں وہ ہی وہ دکھائی دیتے ہیں۔ جدھر دیکھتی ہوں۔ بس وہی نظر آتے ہیں۔ تن کے روم روم میں اور من کے ہر ایک انگ میں اب وہی مرلی منوہر بس رہے ہیں۔ گالوں پر کنڈلوں کی جھلک شوبھا دیتی ہے اور بھجاؤں میں باز و بند۔ کلائی میں کنکن۔ گلے میں سندر بن مالا اور پاؤں میں نوپور کی دھونی بڑی ہی موہنی ہے۔ آنکھیں چپل اور بھرکٹی سر لیٹ بانکی ہے۔ گھنی لتاؤں میں کھڑے ہیں۔ نارائن جی کہتے ہیں۔ کہ ایسے جگت موہن پربھو کی تھوڑی سی مسکراہٹ پر ہی میں بنا مول کے فریفتہ ہو گئی ہوں۔ موہن کی موہنی ادا ایسی ہی ہے

شیام مہانے چاکر راکھو جی

(بھگتنی میراں بائی) (راگ بھیروی)

شیام مہانے چاکر راکھو جی گردھاری لال چاکر راکھو جی (ٹیک)

چاکر رہسوں باغ لگاسوں! - نت اٹھ درسن پاسوں

برندابن کی کنج گلن میں - گوبند کا گن گاسوں (۱)

۱ تنخواہ

چاکری میں درشن پاؤں - سمرن پاؤں خرچی

بھاؤ بھگتی جاگیری پاؤں - تینوں باتاں سرسی

مور مکٹ پیتامبر سوہے گل ویجینتی مالا

برنداین میں دھینو چراوے - موہن مرلی والا (۳)

اونچے اونچے محل بناؤں - وچ وچ راکھوں باری

سانوریا کے درشن پاؤں - پہر کسوں مل ساڑی (۴)

جوگی آیا جوگ کرن کوں تپ کرنے سنیاسی

ہری بھجن کو سادھو آیا - برنداین کے باسی (۵)

۲ روپی پکڑا
۳ لابھ کاری
۴ گائیں
۵ کسم رنگی
۶ ساڑھی

میراں کے پربھو گہر گمبھیرا ہردے رہو جی دھیرا

آدھی رات پربھو درشن دینو پریم ندی کے تیرا

مطلب صاف ہے۔ ترجمہ کی ضرورت نہیں۔

ॐ

شری کرشن بھگتی رس تتو

ॐ ॐ

دھیان جو کندھے تک لٹکنے والے منوہر کنڈل دھارن کئے ہوئے ہیں۔ جن کی بھویں دھنش کی طرح کھنچی ہوئی ہیں۔ جن کے اُدھر بہت ہی کومل اور سندر ہیں۔ جن کی آنکھیں بانکی اور بڑی بڑی ہیں۔ اور جو کلپ برکش (کدمب) کے نیچے من ہرن تربھنگی رُوپ سے کھڑے چنچل کومل انگلیوں کو بنسی پر پھیرتے ہوئے اُسے بجا رہے ہیں۔ ایسے جگ موہن۔ من موہن۔ شیام سندر کا دھیان کرنا چاہیئے۔"

شری کرشن بھگتی رس کا بھاوارتھ

سب سے پہلے ہم شری کرشن بھگتی رس کا بھاوارتھ اپنے ناظرین کی خدمت میں رکھنا چاہیئے۔

شری یہ شبد اَیشوریہ واچک ہے۔ شری متی رادھکا جی سے مُراد ہے۔

کرشن کرش دھاتو کا ارتھ ستا اور ن کا ارتھ آنند ہے۔ دونو کے ملانے سے کرشن شبد بنتا ہے۔ ارتھات جو سب کال میں۔ سب وقت میں اور سب دیش میں نتیہ آنند رُوپ ہے۔ وہی کرشن ہے

(۲) کرش شبد کا ارتھ آکرش (کشش) بھی ہوتا ہے۔ جو اپنی ستا (شکتی) سے اپنے بھگت کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اور ن ارتھات پرم آنند دیتا ہے۔ وہی کرشن ہے۔

(۳) کرش شبد کا ارتھ ستا اور ن کا ارتھ آنند سوروپ آتما سکھ سُروپ اور آنند۔ مٹے ہے۔ اس لئے کرشن شبد کا ارتھ آنند سے پُر برہم ہے۔ جیسا کہ برہما جی کہتے ہیں "نند وغیرہ برج لواسی گوپیوں کے دھنی بھاگ ہیں۔ کیونکہ پرم آنند سروپ پُورن سناتن برہم خود اُن کے رشتہ دار ہیں"

(شریمد بھاگوت ۱۰-۱۴-۳۲) بھاگوت میں ایک جگہ یہی کہا ہے ساکھشات پر برہم ہی منش آکار میں گوڑھ ہوکر بھاجمان ہے

بھگتی ہر طرح سے ایسے آنند سروپ پر برہم شری کرشن کا یا شری ارتھات رادھکا جی سمیت شری کرشن کا سیون کرنا شردھا بھگتی ہے۔

رس بھگوان رس روپ ارتھات پریم رُوپ ہی ہیں۔ اس پریم یا رس کو پراپت ہو کر جیو آنندی ارتھات آنند مگن ہوتا ہے۔

شری کرشن بھگتی کی مہما

حقیقت میں شری کرشن بھگتی بہت ہی مدھر اور آنند پردائنی ہے۔ اس بھگتی سے ہی بھگت بھاون بھگوان کے درشن ہوتے ہیں۔ جب تک اس جگ موہن۔ من موہن۔ شیام سندر کی بانکی جھانکی آنکھوں کے سامنے نہیں آتی۔ تب تک جیو چاہے کہیں بھی بھٹک لے۔ اُسے سچا سکھ نہیں مل سکتا مگر ایک بار جو اس منوہر چھب کو نہار لیتا ہے۔ وہ تن من کی ساری شُدھ بُدھ بھول کر مست ہو جاتا ہے

(۱) تُشٹت نہ کاہو کی کہی۔ کہت نہ اپنی بات
نارائن وا رُوپ میں مگن رہت دن رات

(۲) دھرت کہیں پگ پرت کہیں۔ سُرت نہیں اِک ٹھور
نارائن پریتم بنا دیکھت نہیں کچھ اور

(۳) لکُٹ تلے ٹھاڑو کب ہُوں۔ کب ہُوں جمنا تیر کُنجن میں
نارائن نینن بسی مورت سیام سریہ

حقیقت میں پریم کی پیرشا بیان سے باہر ہے۔ یہ ایسا ٹیڑھا جال ہے۔ کہ ساری وشئے رُوپ رس کا پریمی بھی اگر اس میں ایک بار پھنس جاتا ہے۔ تو وہ بھی سدا کے لئے اپنے کو کھو دیتا ہے۔ پٹھان رس کھان کا حال سبھی جانتے ہیں۔ رس کھان جی کو ہوئے قریب ۳۷۵ برس ہو گئے۔ وہ وِشئی تھے۔ اور وشئے واسناؤں میں ہی غلطاں ہو کر اپنا جیون بسر کر رہے تھے۔ ایک بار کسی کرشن رُوپ رسک بھگت کی کرپا سے ان کی وِشئے لوبھی آنکھوں کے سامنے یکایک گوکل بہاری بنواری مُرلی دھر کی چھب آ گئی۔ بس پھر کیا تھا۔ اسی وقت وہ وشئے واسنا کو بھول کر سدا کے لئے نٹ کھٹ نٹ ور پر نچھاور ہو گئے۔ انہوں نے پکار کر کہا ہے

والکٹی اُرو کامریا پے راج تہوں پُور کو تج ڈاریں
آٹھہ ہُوں سِدّھی نوِ ندھی کے سکھ نند کی گائے چرائے بسار دِں
رس کھان ہےکے ان آنکھن سوں برج کے بن باگ تڑاگ نہاریں
کوٹک ہُوں کل دھوت کے دھام کریل کی کُنجن اوپر واریں

کہتے ہیں۔ "موہن کی چھڑی اور کملی پہ تِرلوکی کے راج کو بھی لات مار دوں۔ آٹھ سِدّھیوں اور نوندھیوں کے سارے سُکھ بھول کر نند بابا کی گائیں چراؤں۔ رس کھان جی کہتے ہیں۔ کہ ان آنکھوں سے برج کے بن باغ اور تالاب آدی دیکھوں۔ جن میں شیام سندر کھیلتے ہیں۔ کروڑوں سونے کے محلوں کو کریل کی جھونپڑی پہ (جس میں کرشن جی لیلا کرتے ہیں) قربان کر دوں۔"

(۲) پوجیہ پاد سوامی شری مدھو سودن سرستی جی پرم ودوان اور نراکار کے پجاری تھے۔ آپ بہت ہی وِرکت تیاگی تھے۔ سنسار کو انتیہ۔ ناشوان اور جڑ مانتے تھے۔ نام رُوپ کو خیالی (متھیا) مانتے تھے۔ اور کہتے تھے۔ کہ سچدانند برہم کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے۔ ایک وقت آپ اتفاق سے برج میں گئے۔ اور وہاں اس نوکیلے نین والے ماکھن پریمی من چور کے رُوپ جال میں پھنس گئے۔ سچ ہے۔ اس نند نندن سانولے کا مکھ کو دیکھ لینے پر نراکار برہم کی یاد کسے رہتی ہے۔ بس

چاہے تو جوگ کر بھرکُٹی مدھیہ دھیان دھر
چاہے نام رُوپ متھیا جان کے نہار لے
نِرگُن نِرنجن نراکار جیوتی ویاپ رہی!
ایسے تتو گیان رنج من میں تو دھار لے
نارائن اپنے کو آپ ہی بکھان کر
موہ تے وہ بھن نہیں "یا وِدھی پکار لے
جو لوں تو ہی نند کے کمار نہیں درشٹ پریو
تو لوں تو لوں بیٹھ بھلے برہم کو وِچار لے

وشو موہنی برج ولبھ کی بانکی جھانکی دیکھنے پر نہ فریفتہ ہونے میں کہنا ہی کیا ہے؟ جگت ماتا رکمنی دیوی نے تو شیام سندر کے رُوپ گُنوں کی مہما سُن کر ہی اپنے کو اُن پر نچھاور کر دیا تھا۔ شکدیو جی کہتے ہیں

"ہے اچیُت! ہے تربھون سندر! جو کانوں کے ذریعے ہردے میں داخل ہو کر سننے والوں کے سبھی تاپوں (دُکھوں) کو شانت کر دیتے ہیں۔ آپ کے وہ سب گُن اور جو آنکھیں رکھنے والے لوگوں کی درشٹی کا پرم لابھ یا پھل ہے۔ اس آپ کے رُوپ کی تعریف سُن کر میرا چت آپ پر ایسا موہت (فریفتہ) ہو گیا ہے کہ آج اُسے لوک لاج کا کوئی بھی بندھن نہیں روک سکتا۔ ہے مکند! کل (خاندان) شیل۔ رُوپ۔ ودیا۔ عمر۔ دھن۔ جائیداد اور بل میں اپنا ثانی آپ ہی ہیں۔ ہے نر سریشٹ! آپ منشیوں کے من کو رمانے والے ہیں۔ ہے شیر نر! بیاہ کال ہو جانے پر کون کل وتی۔ گُن وتی اور بدّھی متی رمنی آپ کو اپنا سوامی بنانے کی ابھلاشا نہ کرے گی؟" (۱۰ – ۵۲ – ۳۷ و ۳۸)

برندا بن وہاری شری شیام سندر گوپکاؤں کے پریم کی مجسم مُورتی تھے۔ یادوں کے سمیت سو بھاگیہ کے مجسم رُوپ تھے۔ شرتیوں کے سار برہم رُوپ گپت دھن کے بھنڈار تھے اور نراکار شدھ برہم ہی شیام ساکار رُوپ میں پرگٹ ہوتے تھے۔

اکھل بھون پتی بھگوان شیام سندر کی بھگتی لوگ بہت پرکار سے کرتے ہیں۔ بھگتی کے انیک بھید بھی ہیں۔ یہاں انہیں کا مختصر سا بیان کیا جاتا ہے۔

شری کرشن بھگتی کے بھید

سادھن بھگتی یہ نو طرح کی ہے
شروَنم ۔ کیرتنم وِشنو ۔ سمرنم پادسیونم
ارچنم ۔ بندنم ۔ داسیئم ۔ سکھیئم ۔ آتم نویدنم

کسی کسی کے مت میں نودھا بھگتی نکھیہ اور گون بھید سے دو طرح کی ہوتی ہے

۱۔ نکھصیہ بھگتی شیام سندر کی بھگتی صرف شیام سندر کے پریم کے لئے ہی ہو ۔ اس میں دیگر کوئی بھی ابھلاشا نہ ہو ۔ جیسے بھگت پرہلاد کی تھی ۔ پرہلاد جی بھگوان کو چھوڑ کر اور کچھ بھی نہیں چاہتے تھے ۔ جب پرہلاد کو بچانے کے لئے بھگوان نے نرسنگھ روپ میں پرگٹ ہو کر ہرنیہ کشیپ کو مارا ۔ اور پرہلاد سے ور مانگنے کو کہا ۔ تب پرہلاد نے کہا ۔

" ہے پربھو! میں تو جنم سے ہی (وشیوں میں) پھنسا ہوا ہوں اب ور کا لوبھ دکھا کر آپ مجھے نہ للچائیے ۔ چاہ کے ڈر سے ڈر کر ہی تو میں نے کامنا رہت ہو کر ممکشو روپ میں آپ کا آشرے لیا ہے ۔ ہے پربھو! جو آپ سے ور چاہتا ہے ۔ وہ داس نہیں ۔ وہ تو بیوپاری ہے ۔ کیا آپ میرا امتحان لیتے ہیں (شریمد بھاگوت ۷ ۔ ۱۰ ۔ ۲ و ۴)

اس بھاؤ سے کی جانے والی بھگتی کو نکھصیہ بھگتی کہتے ہیں ۔

۲۔ گونی بھگتی جس میں شیام سندر کی سیوا کسی دوسری غرض سے کی جاتی ہے ۔ ارتھات جہاں کسی دنیوی یا پرلوک سمبندھی کامنا کے لئے بھگتی کی جاوے ۔ اس طرح کی بھگتی کے سادھکوں میں راون ۔ ہرنیہ کشیپ وغیرہ انیک اسروں کے اداہرن دئے جا سکتے ہیں ۔ جنھوں نے (دنیوی بھوگوں کے لئے) بھگوان سے بل ویریہ دھن دھان اور عمر وغیرہ کے لئے ور دان مانگا تھا ۔ ان کے سوا اور بھی بہت سے ایسے بھگت ہوئے ہیں ۔ جو بھوگ پراپتی یا روگ سنکٹ وغیرہ سے چھوٹنے کے لئے بھگوان کا بھجن کرتے تھے ۔ دھرو ۔ گجراج وغیرہ اسی درجے میں ہیں ۔

کسی کسی کے مت سے بھگتی کے مندرجہ ذیل دو بھید ہیں ۔
(۱) ویدھی اور راگ آتمکا ۔

ویدھی جو شاستر کی آگیا انوسار ودھی سہت کی جاتی ہے ۔ وہ ویدھی کہلاتی ہے ۔ اس کی بھی دو قسمیں ہیں ۔ پہلی سکام بھگتی ۔ کسی بھی کامنا کو لے کر ودھی پوروک کی جانے والی بھگتی ۔ جیسے بھگت دھرو نے شروع میں بھگوان کی بھگتی راجیہ کی کامنا سے کی تھی ۔ پہلے دھرو کی ماتا نے ہی اسے اس بھگتی کی شکشا دی تھی ۔ اس کے بعد مہرشی نارد جی نے انہیں بھگتی کے سادھن بتلائے تھے ۔ گونی بھگتی اور سکام ویدھی بھگتی بہت حد تک آپس میں ملتی جلتی ہیں ۔ فرق اتنا ہی ہے کہ گون بھگتی میں وشے آسکتی اتنی پربل ہوتی ہے ۔ کہ سادھن روپ بھگوان کو پالنے پر بھی سادھیہ روپ وشیوں کی ہی کامنا بنی رہتی ہے ۔ مگر سکام بھگتی میں سادھن روپ بھگوان کے درشن پراپت ہوتے ہی وشے واسنا کا ناش ہو کر کیول بھگوان میں ہی پریم ہو جاتا ہے جیسا کہ دھرو جی نے کہا ہے

" ہے سوامن! میں نے تو راج پانے کی ابھلاشا سے ہی آپ کے لئے تپ کیا تھا ۔ مگر مجھے تو اب آپ کی (آپ سچدانند کی) پراپت ہو گئی ۔ جو دیوتا منی اور یوگیوں کو بھی دُرلبھ ہے کانچ ڈھونڈتے والے کو اگر دِویہ رتن مل جائے ۔ تو پھر وہ کانچ کی چاہ کیوں کرے گا ؟ اس لئے ہے ناتھ! اب مجھے کوئی بھی ور نہیں چاہیئے ۔ میں تو آپ کے درشن سے ہی کرتارتھ ہو گیا "

۲۔ نشکام بھگتی جو کیول کرتویہ بدھی سے شاستر ودھی کے مطابق کی جاتی ہو ۔ جیسے راجہ امبریش کرتے تھے ۔ دُرباسا منی کی پیدا کی ہوئی خوفناک کریتیا کو دیکھ کر بھی راجہ امبریش جی نہ تو ذرا خوف زدہ ہی ہوئے اور نہ انہوں نے بھگوان سے رکشا کرنے کے لئے پرارتھنا کی تھی ۔ امبریش جی کے بارے میں بھگوان خود کہتے ہیں

" ایسے میرے بھگت میری سیوا میں ہی ترپت ہیں ۔ یہاں تک کہ سیوا سے ملنے والی سالوکیہ وغیرہ چار طرح کی مکتی بھی انہیں

نہیں چاہیئے۔ پھر دُنیوی فانی چیزوں کی تو بات ہی کیا ہے؟

راگ آتمکا بھگتی نند نندن کے لئے ہیتو رہت (نشکام) انوراگ کو راگ آتمکا بھگتی کہتے ہیں۔ اس کے تین بھید ہیں (۱) رُوپ گن سے پیدا ہوئی بھگتی (۲) سمبندھ سے پیدا ہوئی بھگتی (۳) سوبھاوک۔

۱- رُوپ گن سے پیدا ہوئی بھگتی مرلی منوہر کے رُوپ گنوں کو سُن یا دیکھ کر شیام سُندر میں جو انوراگ ہوتا ہے۔ اُسے رُوپ گن سے پیدا ہوئی انوراگ بھگتی کہتے ہیں۔ جیسے رکمنی جی کی بھگتی تھی۔ ایک کوی کہتا ہے ؎

ماتھے پے مکٹ دیکھ۔ چندرکا چٹک دیکھ
چھبیب کی لٹک دیکھ رُوپ رس پیجیئے
لوچن وشال دیکھ۔ گرے گنج مال دیکھ
ادھر رسال دیکھ۔ چت چاؤ کیجیئے
کنڈل ہلن دیکھ الک ٹن دیکھ
پلک چلن دیکھ سربس دیجیئے
پیتمبر کی چھور دیکھ مُرلی کی گھور دیکھ
سانورے کی اور دیکھ دیکھبو ہی کیجیئے

ایسے رُوپ رسک انیک بھگت ہوتے ہیں

۲- سمبندھ سے پیدا ہوئی بھگتی شری کرشن ہمارے بیٹے ہیں۔ سکھا ہیں سوامی ہیں وغیرہ رشتہ داری کے باعث شیام سُندر میں جو انوراگ ہوتا ہے۔ برج کے گوپ۔ نند یشودھا۔ ارجن وغیرہ کا انوراگ اسی قسم کا تھا۔ جس وقت شری کرشن کالی داہ میں کود پڑے۔ اور کالیا ناگ اس سکمار سُندر۔ گھنشیام کے سانولے شریر میں لپٹ گیا۔ اس وقت گوپ گنوں اور نند یشودا کی بڑی ہی قابل رحم حالت ہو گئی۔ شری شکدیو جی ان کی حالت کا بیان کرتے ہوئے [illegible] ہیں۔

گوپ گنوں کو سب سے بڑھ کر پیارے شری کرشن ہی تھے۔ انہوں نے اپنا شریر [illegible] سمبندھی اپنے سب [illegible]

(کام) استری اور کامنائیں وغیرہ سب کو شری کرشن ارپن کر دیا تھا وہ پیارے شری کرشن کو اس کے جسم میں سانپ کے لپٹے ہونے کے باعث بے حس و حرکت دیکھ کر بہت ہی دُکھی اور رنجیدہ حال ہو گئے۔ دُکھ۔ پشچاتاپ اور ڈر سے بے سُدھ ہو کر زمین پر گر پڑے۔ ماتا یشودا پیارے بیٹے کی حالت کو دیکھ کر حد درجہ دکھی ہوئی۔ اور دردناک ولاپ کرتی ہوئی بیٹے کے پاس جانے کو خود کنڈ کے اندر گھسنے لگی۔ مگر گوپیوں نے جن کو یشودا کے برابر ہی دُکھ اور سنتاپ تھا۔ روتی ہوئی یشودا کو روک لیا۔ اور شری کرشن کی لیلا اور کتھا کہتی نیز آنسو بہاتی ہوئی بے سُدھ ہوئے شری کرشن کی ہی طرف نہارنے لگیں۔ شری کرشن ہی جن کے پران ہیں۔ وہ نند وغیرہ سب گوپ شوک سے بیتاب ہو کر جب کنڈ میں کودنے کو تیار ہو گئے۔ تب شری کرشن کا پربھاو جاننے والے بلبھدر جی نے ان کو روکا۔

۳- سوبھاوک بھگتی بنا ہی کسی ہیتو یا کسی سوارتھ کے برندابن بہاری میں انوراگ ہونا۔ ایسا انوراگ کچھ برج بالاؤں کا نیز شریمتی رادھکا جی کا تھا۔ برج بالائیں کہتی ہیں۔

کوؤ کہو کلٹا کلین۔ اکلین کہو
کوؤ کہو رنکنی کلنکنی کناری ہوں
کیسو نرلوک۔ پرلوک۔ لوک لوکن میں
لیتو میں الوک۔ لوک۔ لوکن تے نیاری ہوں
برندابن ماری گردھاری کی مکٹ واری
پیت پٹ واری واہی مُورتی پے واری ہوں

بھگتی کی مندرجہ بالا اقسام کے علاوہ دو قسمیں اور بھی مانی جاتی ہیں۔ مدارتھ اور تدارتھ

مدارتھ بھگتی جو اپنے سکھ کے لئے کی جاتی ہے۔ یہ سکھ سنساری سکھ بھوگ نہیں کر پرم آنند موکش سکھ تک مانا گیا ہے۔ گوپی اور سکام بھگتی اسی کے اندر آتی ہے۔ شری کرشن کا بھجن تو اپنا سکھ ستانے کے لئے کیا جاتا ہے۔ مگر شری کرشن میں انوراگ بھی ہے۔ جیسے [illegible]

کا تھا۔ کوئی شری کرشن کے درشن کے لئے اُن کا بھجن کرتا ہے۔ کیونکہ شری کرشن کے درشن سے اس کی آنکھوں کو بڑا سکھ ملتا ہے۔ کہا ہے ؎

نہیں بِسرت سکھی سیام کی سُرتیاں یاد
دانت ہنسن دشن دیُوتی دامنی دمکن
چند بدن سُوں اَتی مِرودُ بتیاں
کُنڈل جھلک لکھ لگے نہ پلک نک
بیسر کی ہلن۔ چلن گج گتیاں!
نارائن جب نرکھوں لال کوں
سپھل نین سیتل ہوئے چھتیاں

ہے سکھی! اشیام کی یاد نہیں بھولتی۔ ہنستے وقت بجلی کی دمک کی طرح دانتوں کا چمکنا اور چاند جیسے مکھڑے سے میٹھی توتلی باتیں کرنا۔ کنڈل کی جھلک دیکھ کر پلکیں بند نہیں ہوتیں۔ دیکھتے رہنا ہی چاہتی ہیں۔ ناک کے بیسر کا ہلنا اور اس کا وہ ہاتھی کی چال چلنا۔ نارائن کہتے ہیں۔ کہ جب میں اس نندلال کو دیکھ لونگی۔ تبھی میرے نین سپھل ہونگے اور چھاتی ٹھنڈی ہوگی۔

کوئی بھگت شری کرشن کا اپنے کلیان کے لئے بھجن کرتے ہیں۔ اس طرح اپنے سکھ کے لئے کی جانے والی سبھی طرح کی بھگتی مدار رتھ ہے۔

تدارتھ بھگتی جس میں اپنے سکھ کی چاہ بالکل نہ ہو۔ صرف پریتم کے سکھ کی چاہ ہو۔ پیارے کے سکھ میں ہی سکھ ہو۔ پیارے کو ہونے والا ذرا سا کلیش بھی ناقابل برداشت ہو۔ ایسے بھگت کے ہردے میں اپنے لئے لوک پرلوک کی چنتا خواب میں بھی نہیں ہوتی۔ وہ ہر لحظہ صرف یہی چاہتا ہے۔ کہ کیسے پیارے کی خواہش پُورن ہو۔ اپنا جسم من۔ دھن پران وغیرہ کے سمرپن میں ملنے سے بھی اگر پیارے کو کچھ آنند ہو۔ تو اسی میں اُسے پرم آنند ہوتا ہے۔ شریمتی رادھکا وغیرہ گوپیوں اور دیگر بھگتوں کا یہی بھاؤ تھا۔

ان کے سوا ایک بھگتی اور ہے جس کو شدھ یا اوتم بھگتی کہتے ہیں۔ یہ بھگتی کسی بھی غرض کو لے کر نہیں ہوتی۔

اس لئے اس کا سوروپ بھی ناقابل بیان ہے۔ پوجیہ پاد شری رُوپ گوسوامی جی اس اوتم بھگتی کا سوروپ بتلاتے ہیں۔ "ایک شیام سُندر کے سوا باقی سب سنساری اور پارلوکک وشیوں کی ابھلاشا سے رہت ہو کر گیان کرم وغیرہ سے مستغنی رہ کر شری کرشن کے انوکول ان کی سیوا کرنا اُوتم بھگتی ہے۔ مطلب یہ کہ شری کرشن کو چھوڑ کر سنسار کے سارے بھوگ پدارتھ اور موکش تک سبھی غیر ہیں یا ایک شیام سندر ہی خاص اپنے ہیں۔ باقی سب غیر ہیں۔ ؎

تم بِن شری کرشن دلیہ! اور کون میرو؟

اس بھاو سے شری کرشن کے سوا دوسرے کسی کی ابھلاشا نہ رکھے۔ گیان اور کرم وغیرہ کے لکش سے رہت یا گیان اور کرم کے ابھیمان سے رہت شری کرشن کی انوکول سیوا کو ہی ایک ماتر پرم دھیئے سمجھے۔ ایسے بھگتوں کو چوپند بھی اکرتیہ آکر پراپت ہوتے ہیں۔ بلاشبہ وہ سبھی اُن کی حسب مرضی ہوتے ہیں اس لئے وہ ہر ایک بیوہار کو ہی اپنے انوکول سمجھتے ہیں۔ پیارے پربھو کا متواتر سمرن کرتے ہوئے وہ سب کاروبار کرتے ہیں۔ **وہ آدھے منٹ کے لئے بھی اپنے پیارے کو بھولنے نہیں دیتے۔** جیسا کہ شریمد بھاگوت میں... کہا ہے:-

تینوں لوکوں کے سارے ایشوریہ (مال۔ دھن وغیرہ) کیلئے بھی جو بھگوت چرن کملوں کو آدھے منٹ کے لئے بھی نہیں تیاگ سکتے۔ وہی سرشیٹھ بھگوت بھگت ہیں۔ ایسا ہی ایک سرشیٹھ بھگت کہتا ہے ؎

طوق پہراؤ۔ پاؤں بیڑی لے بھراؤ!
گاڑھے بندھن بندھاؤ اور کھچاؤ کاچی کھال سوں
وِش لے پلاؤ۔ تاپے مُوٹھ بھی چلاؤ
منجدھار میں ڈباؤ۔ باندھ پاتھر کمال سوں
بِچھونے بچھاؤ۔ تاپے موہی لے سلاؤ
پھیر آگ بھی لگاؤ۔ باندھ کاپڑ دوسال سوں
گری تے گراؤ۔ کالے ناگ تے ڈساؤ

ہا ہا پریت نہ چھپڑاؤ ۔ گردھاری نندلال سیّیں

اس ہیتُو رہت (اننیہ پریم) کو پراپت کر کے بھگت صرف شری کرشن کو ہی دیکھتا ہے ۔ کرشن کو ہی سنتا ہے ۔ کرشن سے ہی بولتا ہے اور کرشن کا ہی چنتن کرتا ہے ؂

رجت دیکھوں تت سیام مئی ہے ہیلی
سیام کُنج ۔ بن جمنا سیاما ۔ سیام گگن گھنگھٹا چھئی ہے
سب رنگن میں سیام بھرو ہے ۔ لوگ کہت یہ بات نئی ہے
ہوں باوری کے لوگن ہی کی ۔ سیام پُتریا بدل گئی ہے
چندر سار روی سار سیام ہے مرگ مد سار کام وجئی ہے
نیل کنٹھ کو کنٹھ سیام ہے ۔ من ہُوں سیامتا بیل بئی ہے
شرتی کو اکشر سیام دیکھت دیپ سکھا پد سیام تئی ہے

نر دیون کی کون کتھا ہے الکھ برہم چھب سیام مئی ہے

جب تک ہردے میں بھوگ یا موکھش کی خواہش رہتی ہے تب تک بیتھارتھ بھگتی پراپت نہیں ہوتی ۔ اس کتھن سے کوئی یہ نہ سمجھے ۔ کہ بھگوان سے کسی طرح سے کچھ چاہنا یا مانگنا پاپ یا دوش ہے ۔ میں ایسا نہیں کہتا ۔ بھگوان تو اپنے سرد سو ہیں ۔ ان سے کچھ مانگنا یا چاہنا دوش کی بات نہیں ہے ۔ مگر نہ چاہنا سب سے اچھا ہے ۔ بھگوان سے موکھش مانگنے والے بھگت تو پُوجنیہ ہی ہیں ۔ مگر بات یہ ہے ۔ کہ جس بھگت کی شری شیام سندر کے چرنوں میں پرم آنند رُوپا بھگتی ہے ۔ موکھش تو اس کے چرنوں میں لوٹتی رہتی ہے ۔

شری کرشن بھگتی کے پانچ رس

وشیوں کے سیون کرتے کرتے جوں جوں ان میں منش کی پریتی بڑھتی جاتی ہے ۔ اور اسے اس میں سواد یا رس آنے لگتا ہے ۔ توں توں وہ وشیوں میں غلطاں ہو کر اپنے آپ کو کھو دیتا ہے ۔ ویسے ہی شری کرشن کے بھگت کو بھی سادھن بھگتی کرتے کرتے جب اس میں رس (آنند) آنے لگتا ہے تب وہ بھی وشئے رس سے نرالے ایک ناقابل بیان آنند کا انوبھو کرتا ہے اور انت میں اس میں اپنے آپ کو بالکل لین کر دیتا ہے ۔ بھگتی رس ہی ساکھشات پریم یا بھگوان کا سُوروپ ہے ۔ اس کے پرگٹ ہونے سے شیام سندر میں حقیقی پریم بڑھنے لگتا ہے ۔

اس بھگتی رس کو بھگتوں نے پانچ حصوں میں منقسم کیا ہے ۔ شانت ۔ داسیہ ۔ سکھیہ ۔ واتسلیہ اور مادھریہ سبھی رس ناقابل بیان ہیں ۔ کیونکہ سچے بھگتوں کا ہردے ہی ان کا انوبھو کرتا ہے ۔ پھر بھی ان کا تھوڑا سا بیان کیا جاتا ہے

۱ ۔ شانت رس یا شانت بھگتی

گیتا (۶ ۔ ۳۰) میں بھگوان کہتے ہیں ۔ جو مجھ کو سرو تر دیکھتا ہے ۔ اور سب جگت کو مجھ میں دیکھتا ہے ۔ اس کے لئے میں کبھی اوجھل نہیں رہتا ۔ اور وہ بھگت مجھ سے کبھی اوجھل نہیں ہوتا ۔ ارتھات میں سدا اس بھگت کو دیکھتا رہتا ہوں ۔

سادھن کرتے کرتے سادھک اہنتا ممتا کو نشٹ کر کے سرو تر صرف ایک پرماتما کی ستّا کا ہی انوبھو کرتا ہے ۔ اس کی سب بھوگ واسنائیں بخوبی مٹ جاتی ہیں ۔ جب پربل آندھی کے کارن ندیوں میں خوفناک ترنگیں اٹھنے لگتی ہیں ۔ تب ان کے سوروپ کو اشانت کہا جاتا ہے ۔ اور جب ہوا کے رک جانے سے لہریں شانت ہو جاتی ہیں ۔ تب ان کے سوروپ کو شانت کہتے ہیں ۔ ویسے ہی اس شانت رس میں بھوگ واسنا روپ وایو کے

ناش ہو جانے کے کارن ضدی اور چنچل اندریوں کی ورتی اُنتر مکھی ہو کر شانت ہو جاتی ہیں۔ اور وہ صرف ایک آنند کند برندابن بہاری کے شانت سروپ میں مگن رہتا ہے۔ اسی حالت میں بھگت اننت اچل۔ پرم۔ نتیہ۔ وکار رہت۔ اوناشی۔ شاشوت اور شانت رس کو پراپت ہوتا ہے۔ گیتا میں کہا ہے۔

"اندریوں سے اتیت کیول شدھ ہوئی سوکھشم بدھی کے ذریعے گرہن کرنے یوگیہ جو اننت آنند ہے۔ اس کو جس اوستھا میں انوبھو کرتا ہے اور جس اوستھا میں سھت ہوا یہ یوگی بھگوت سروپ سے چلائمان نہیں ہوتا۔ جس شانت پرم آنند روپ لابھ کو پراپت ہو کر اس سے زیادہ دوسرا کچھ بھی لابھ نہیں مانتا۔ اور شانت آنند میں سھت ہوا بڑے بھاری دکھ سے بھی کبھی چلائمان نہیں ہوتا۔" حقیقت میں یہی شانت رس ہے۔ اسی کے اپاسک۔ سنک آدی۔ کپل منی۔ دتاترے وغیرہ مانے جاتے ہیں۔ بھیشم پتامہ بھی شانت رس کے اپاسک تھے۔ شری کرشن پریمی ہوتے ہوئے بھی وہ شری کرشن کی اننت اکھنڈ۔ اسیم۔ اوناشی۔ شانت۔ برہم روپ سے ہی اپاسنا کرتے تھے۔ بھیشم پتامہ جی نے مہابھارت کے یدھ میں اپنے تیز بانوں سے بھگوان کا کوچ توڑ دیا تھا۔ اور ان کے شریر سے خون کی دھاریں بہا دی تھیں۔ تو بھی وہ انہیں شری کرشن کے اننیہ بھگت تھے۔ اور انہیں کا دھیان کرتے تھے۔ پرمہنس گیتا میں کہا ہے۔

"پریم روپی انجن جن بھگتی روپی نیتروں میں لگا ہوا ہے۔ ان نیتروں سے بھگت جن سدا اپنے ہردے میں بھگوان کے درشن کرتے ہیں۔ اُن اچنتیہ گنوں کے پرکاشک آدی پرش گوبند شیام سندر کو میں بھجتا ہوں۔"

جگت میں کوئی دوسروں پر رعب جما کر آنند انوبھو کرتا ہے تو کوئی آشرت رہ کر ہی آنند کا انوبھو کرتا ہے۔ کوئی پتر کی پراپتی سے پتا بن کر آنند کا انوبھو کرتا ہے۔ تو کسی کو پتر بننے میں ہی آنند آتا ہے۔ کوئی استری کے پراپت ہونے میں آنند مانتا ہے۔ تو کوئی استری روپ میں ہی آنند کو پراپت ہے۔ کوئی چنچل اور اشانت رہنے میں اپنے کو سکھی مانتا ہے۔ تو کوئی شانت اور مستقر رہنے میں ہی سکھ کا انوبھو کرتا ہے۔ وغیرہ۔ اس طرح جگت میں جدا جدا رچی ہیں۔ اور اس رچی بھید سے ہی جیو ٹیڑھے سیدھے مارگ کو اختیار کرتے ہیں۔ انسان جدا جدا رسوں کو گرہن کر کے اسی میں ڈوبا ہوا ہے۔ اور مندرجہ بالا سبھی سنساری سمبندھ معتقیا ناشوان اور ناپائیدار ہیں۔ مگر انسان موہ یا اگیانتا کی وجہ سے ان سمبندھوں کو بھگوان سے نہیں جوڑتا اسی سے آنند مئے کی سرشٹی آنند روپ ہوتے ہوئے بھی (آنند سے ہی یہ سب بھوت پرانی پیدا ہوتے ہیں۔ تیتریہ اپنشد ۳–۶) اُسے دکھ روپ پرتیت ہونے لگتی ہے۔ اصل میں یہ سرشٹی آنند سے پیدا ہونے کی وجہ سے آنند روپ ہی ہے۔ دکھ روپ کبھی نہیں۔ اس لئے جس وقت وہ بھگوت کرپا سے یا بھگوت بھگتوں کی کرپا سے ساودھان ہو کر بھگوان کو اپنا سمجھ لیتا ہے۔ اور بھگوان کے اور اپنے سمبندھ کو پہچان لیتا ہے۔ اسی وقت وہ دکھ اور شوک سے چھوٹ جاتا ہے۔ برہماجی کہتے ہیں۔

"ہے کرشن! جب تک لوگ پورے طور سے آپ کے بھگت نہیں بن جاتے۔ آپ کی شرن میں نہیں آتے۔ تبھی تک ان کو راگ وغیرہ چوروں کا ڈر بنا رہتا ہے۔ تبھی تک ان کے لئے گھر جیل خانہ ہوتا ہے۔ اور تبھی تک ان کے پاؤں میں موہ کی بیڑی پڑی رہتی ہے (شریمد بھاگوت ۱۰–۱۴–۳۶)

۲- داسیہ رس (داسیہ بھگتی)

داسیہ رس کا ایک اُپاسک وِدھاتا کو نمسکار کر کے اُن سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ "ہے پربھو! اس شریر کے پانچوں تتو تو اپنے کارن میں لین تو ہونے والے ہیں ہی۔ آپ کرپا کر کے اتنا ہی کروا دیجئے جس سے اس کا پانی کا حصہ شری کرشن کے کوپ میں۔ تیج بھگوان کے درپن (آئینہ) میں۔ آکاش کا حصہ ان کے صحن میں۔ پرتھوی کا حصہ ان کے راستے میں اور وایو کا بھاگ پربھو کے پنکھے سے ہونے والی وایو میں مل جائے۔

مطلب یہ کہ الگ الگ ہو کر بھی میرے جسم کے پانچوں تتو پربھو کی سیوا میں ہی لگے رہیں۔ کیسی نرالی کامنا ہے۔

داسیہ رس میں یہ بھاو رہتا ہے۔ کہ نند نندن شری کرشن سوامی ہیں۔ اور میں اُن کا داس ہوں۔ پربھو سیوا ہی میرا دھرم ہے۔ ایسا بھگت پربھو سیوا کے لئے اپنا سب کچھ تیاگ دیتا ہے۔ پربھو کی مرضی کے مطابق ہی برتتا ہے۔ سیوا وہی ہے جو پربھو کے انوکول ہو۔ جو اپنے من کو اچھا لگے۔ مگر پربھو کو اچھا نہ لگے۔ وہ تو سیوا نہیں ہے۔ داسیہ رس وہی ہے۔ جو پربھو کی مرضی کے مطابق ہو۔ اس میں چاہے اپنا مان ہو یا اپمان۔ دھن بڑھے یا ناش ہو جائے۔ خاندان بڑھے یا مٹ جائے۔ شریر تندرست ہو جائے یا کمزور۔ عمر لمبی ہو جائے یا جان پر ہی آ بنے۔ ان سب باتوں میں سے اس کا نہ کسی میں راگ ہے نہ دویش ہے۔ وہ تو صرف اپنے پربھو کا رُخ ہی دیکھتا ہے وہ رُخ۔ پربھو کی وہ مرضی دھن یا ایشوریہ کو بڑھانے والی ہو یا ناش کرنے والی۔ اُسے تو اس کی مرضی میں ہی آنند اور سکھ ہے۔ پربھو کی مرضی ہی انوکول (ٹھیک) ہے۔ پربھو کی مرضی کے خلاف سبھی دُکھدائی ہیں۔ یہ صرف بھاونا یا دکھاوا نہیں۔ حقیقت میں ایسا ہی گیان ہوتا ہے۔ ایک داس پربھو کی سیوا میں کھانے کی بہت سی لذیذ چیزیں بھیجتا ہے۔ پربھو اگر بھوجن کرتے ہیں۔ تو اُسے آنند ہوتا ہے نہیں بھوجن کرتے ہیں تو چت میں کلیش ہوتا ہے۔ مگر داسیہ بھگتی کے اُپاسک پربھو کی رچی بھوجن نہ کرنے کی جان لیتے ہیں۔ تو ان کے بھوجن نہ کرنے میں ہی اُنہیں پرسنتا ہوتی ہے۔ ایک داس پربھو کے لئے انیک آبھوشن (زیورات) اور کپڑے بھیجتا ہے۔ پربھو اُن کو لے کر ندی میں پھینک دیتے ہیں۔ داسیہ بھگتی رس کا تتو نہ جاننے والا بھگت اس سے دُکھی ہوتا ہے مگر داسیہ بھگتی رس کے سچے اُپاسک کو اس میں بھی آنند ہوتا ہے۔ کیونکہ پربھو کی یہی مرضی ہے۔ وہ تو پربھو کا داس ہے کسی دوسرے کا نہیں۔ پربھو جس میں پرسن ہوں۔ اسی میں وہ پرسن ہے۔ بھگتی گرنتھوں میں داسیہ رس کا بیان کرتے ہوئے کہا گیا ہے

"پربھو کے داس ونیت (حلیم) آگیا کاری۔ وشواسی۔ سوامی کی مہما کے جاننے والے اور شدھ بدھی والے ہوتے ہیں۔" بھگوان کے داس سوامی کے پاس ہمیشہ نیچی نظر کئے رہتے ہیں۔ وہ اونچی درشٹی ہی نہیں کرتے۔ سوامی جو کچھ بھی آگیا کرتے ہیں اس کے پالنے میں ذرا بھی عذر نہیں کرتے۔ سوامی ان داسوں کو جو کوئی چیز یا بات گپت رکھنے کو کہتے ہیں۔ وہ اس کی جی جان سے رکھشا کرتے ہیں۔ اور اپنے پربھو سے ادھک کچھ نہیں ہے۔ ایسا مانتے ہوئے ہمیشہ ونیت (حلیم) بنے رہتے ہیں۔ داسیہ بھگتی رس میں چار باتیں روکاوٹ ہیں۔

(۱) سکام بھاو (۲) ابھیمان (۳) آلسیہ اور (۴) وشے آسکتی

داسیہ بھگتی کے پجاری اپنے آنند کو بالکل تیاگ کر سیوا کے کاموں میں ہی لگے رہنا چاہتے ہیں۔ اسی میں انہیں پرم آنند ملتا ہے۔ ایک وقت داروک سارتھی شری نند نندن کو تھکے ہوئے دیکھ کر رتھ میں ہی بھگوان کو ہوا کرنے لگا۔ اور جب شری کرشن سو گئے۔ تب وہ بھگوان کی روپ مادھری کو نہارتے نہارتے آنند میں مگن ہونے لگا۔ جب اس آنند کے بڑھنے سے سیوا میں کچھ آلس آتا دیکھا۔ تب ہڑبڑا کر اپنے من کے آنند اور سکھ سے مخاطب ہو کر بولا۔ "ہے آنند! میں تمہیں نہیں چاہتا۔ تم میرے ہردے سے فوراً ہٹ جاؤ۔ تمہارے آنے سے پربھو سیوا میں وگھن پڑنے کا امکان ہے اس لئے مجھ کو تمہاری ضرورت نہیں ہے۔"

۳۔ سکھیہ رس یا سکھا بھگتی

شیام شریر پر سنہرا پیلا وستر ایسا لگتا ہے۔ گویا شیام گھن گھٹا میں اِندر دھنش (قوس و قزح) شوبھایمان ہے گلے میں بن مالا ہے۔ مور مکٹ۔ دھاتوؤں کے رنگ اور پھولوں سے سجا ہوا عجیب و غریب نٹور بھیس دیکھتے ہی بنتا ہے۔ ایک سکھا کے کندھے پر داہنا ہاتھ رکھے ہوئے بائیں ہاتھ سے آپ کمل کا پھول گھما رہے ہیں۔ کانوں میں کنڈل کپولوں پر کالی کالی الکیں اور شگفتہ مکھ کمل میں ہنسی کی انوپ چھب

شوبھا ہے۔"

اس بن کے پجاری شری کرشن کو اپنا متر مانتے ہیں۔ جہاں متر تا ہے۔ وہاں اونچ نیچ کا خیال نہیں ہوتا۔ بیوہار میں برابری رہتی ہے۔ شری کرشن کو کوئی کچھ بھی مانے یا اُن کا کتنا ہی پریم جتاوے۔ سکھا کسی مریادا کے بندھن میں نہیں رہتا۔ متر کے ناطے .... جب جیسے سلوک کی ضرورت ہوتی ہے۔ ویسا ہی کرتا ہے ارجن شری کرشن کو آگیا دیتا ہے۔ کہ دونو فوجوں کے بیچ میں میرا رتھ کھڑا کر دو۔ اور شری کرشن بھی فوراً ... ویسا ہی کرتے ہیں۔ دونو طرف سے کھلا بیوہار ہے۔ مہابھارت یدھ کے وقت اپنے پیارے سکھا کے گھوڑوں کو جمنا جی میں لیجا کر اسنان کرانا شری کرشن کا روز کا کام تھا۔ یدھ کے وقت گھوڑوں کی لگام اور چابک ہاتھ میں لے کر آپ کوچ بکس پر بیٹھ جاتے تھے۔ گھوڑوں کی ٹاپوں سے اُڑتی ہوئی دھول شیام سندر کے گھنگھریالے بالوں پر اور مکھ چندر پر عجیب شوبھا دینے لگتی تھی۔

بچپن کے برج سکھاؤں سے تو آپ کو کڑوے میٹھے بچن سُننا مان اپمان اور مار پیٹ سہنا اور جوٹھا بھوجن کرنا کھانا وغیرہ سبھی کچھ کرنا پڑتا تھا۔ کہیں اونچ نیچ کا نام بھی نہیں تھا۔ شری کرشن جب اپنے بال سکھاؤں کے ساتھ بن میں گائیں چرانے جاتے تھے تب ماتا یشودا اور گوپیاں سبھی اپنے اپنے لالوں کے لئے بن میں کھانے کو کچھ بھوجن ساتھ دے دیتی تھیں۔ برج بالک گئووں کو کسی محفوظ مقام پر جمنا کے کنارے چرنے کو چھوڑ دیتے تھے۔ اور خود بہت طرح کے کھیل کھیلا کرتے تھے۔ کوئی بنسی بجاتا۔ کوئی سینگ بجاتا کوئی بھنورے کی طرح گنگناتا۔ کوئی کوئل مور یا بندر کی بولی بولتا کوئی پرندوں کا سایہ پکڑنے کو دوڑتا۔ کوئی ہنس کی طرح چلتا۔ کوئی بگلے کی طرح بیٹھتا۔ کوئی مور کی طرح ناچتا۔ کوئی بندر کی طرح کودتا اور کوئی مینڈک کی طرح اُچھلتا۔ اس طرح بہت طرح کے کھیل کھیلتے ہوئے جب انہیں بھوک لگتی۔ تب جہاں چھینکے ٹنگے رہتے وہاں سب اکٹھے ہو جاتے۔ یہاں بھی وہی لیلا ہوتی۔ ایک دوسرے کے چھینکے وہ پیچھے سے اُتار لیتے۔ کوئی کسی کا چھینکا چھپا دیتا اس طرح باہم ہنسی مذاق چلتا۔ آخر سب مل کر کسی درخت کی سُندر چھایا میں بیٹھ کر اپنے اپنے چھینکے کھول کر بھگوان کے ساتھ بھوجن کرتے۔ ان کے بیٹھنے کا شکدیو جی اس طرح بیان کرتے ہیں

"پرپھلّ نین (شگفتہ آنکھوں) والے گوالے بال برج میں کرشن کو چاروں طرف سے گھیر کر انہیں کی طرف مکھ کر کے منڈلی بنا کر بیٹھے۔ اس وقت کرشن تو کمل پھول کی ڈنڈی اور گوال بال سب پنکھڑیوں کی مانند شوبھا پاتے تھے۔

اب یہاں کی لیلا دیکھئے۔ سب گوال بال اپنے اپنے بھوجن کو۔ کوئی پتوں پر۔ کوئی پھولوں پر کوئی پتھر پر سامنے رکھ کر کھانے لگے۔ سب کے درمیان بیٹھے شری کرشن بھوجن کرتے ہیں۔

گوپ بالک بڑھیا چیز خود کیسے کھا دیں۔ نند نندن تو اُن کے جیون پران ہیں۔ کوئی ایک لڈو لایا تھا۔ جسے منہ میں ڈال کھانے لگا۔ مگر جوں ہی زبان کو یہ پتہ لگا۔ کہ یہ تو بہت ہی لذیذ ہے۔ وہیں اس کا کھانا رک گیا۔ کرشن کو اپنی طرف کھینچا۔ اور اپنے منہ سے نکال کر وہ لڈو فوراً ان کے منہ میں دے دیا۔ کیا ہی انوکھا بھاو ہے۔ ایسے ہی سبھی بالک اپنی اپنی جوٹھن بڑے تیاگ اور پریم سے شری کرشن کو کھلا رہے ہیں۔ شری کرشن ان کے بہت پیارے تھے۔ کبھی کبھی گوپ بالک بھی شری کرشن کا بھوجن اُن کے ہاتھ سے چھین کر کھا جاتے تھے۔ شری کرشن کھیّا ان کو پوتر (سچّے) بھوجن کا بھوگ لگانے والے بھگت تو ہمیشہ ملتے رہتے ہیں۔ مگر ایسے پیارے بھگت دُرلبھ ہیں۔ جو لذیذ جوٹھے بھوجن کو اس طرح سنکوچ رہت ہو کر ارپن کریں۔ یہ سکھ رس آنند بیکنٹھ میں بھی دُرلبھ ہے۔ اس کا پان کر صرف گوپ سکھا ہی سکھی نہیں ہوتے تھے۔ خود ٹھاکر بھی اسی دُرلبھ رس کے لئے گوکل میں پدھارے تھے۔

کھیلنے میں بھی وہی کھلا کھاتا تھا۔ کہیں سنکوچ (اونچ نیچ) کا نام نہیں تھا۔ داؤں دینے لینے میں۔ مار پیٹ میں کرشن کا کچھ بھی لحاظ نہیں۔ نٹ کھٹ کرشن سے کہیں کچھ بھی گڑبڑ کی۔ تو فوراً سب بالکوں نے مل کر اُسے کھیلنے سے الگ کر دینے کی دھمکی دے دی۔ کہ چلو نکلو یہاں سے۔ اب شیام سندر ڈھیلے پڑے

اور لگے خوشامدیں کرنے۔ ایک دن ایسا ہی ہوا۔ سکھاؤں نے وہ پھٹکار بتلائی۔ کہ بیکنٹھ میں بیٹھ کر یم راج کو ڈرانے والے برہما کی ساری شکتی گم ہو گئی۔ لگے گڑ گڑا کر کشما مانگنے۔ کیونکہ ساتھ کھیلے بنا ان سے بھی تو رہا نہیں جاتا تھا۔

متر منڈلی کی ڈانٹ سنے کئی دن بیت گئے۔ من موہن کی خواہش ہوئی۔ کہ آج متروں کے پریم بھرے بچن سنیں۔ آپ نے کہا۔ بھیا! آج ساری گائیوں کو سب ایک ہی ساتھ مل کر چراوینگے الگ الگ کرنے سے ٹھیک سنبھال نہیں ہوتی۔ آج سب مل کر ہی سنبھال رکھو۔ سب نے کہا ٹھیک ہے۔ ایسا ہی ہوا۔ تھوڑی ہی دیر میں ادھر ادھر تاک کر شیام کھسکے اور جا کر درخت کی ٹھنڈی چھاؤں میں سو گئے۔ گوال بالکوں نے سوچا۔ کچھ تھک گیا ہوگا۔ ابھی سو کر اٹھے گا۔ تو کام کریگا۔" شری کرشن کے من کی بات نہیں تھی۔ اس لئے آپ اٹھے۔ اور سکھاؤں سے بنا کچھ کہے سنے ہی ایک ٹیلے پر کدمب پر چڑھ کر لگے بنسی بجانے گوال بالکوں نے یہ دیکھ کر آپس میں کہا "یہ تو بڑا اشرارتی ہے اپنی گائیں ہمارے سپرد کر کے خود تو سو رہا۔ اور اب آنند سے کدمب پر چڑھ کر بنسی بجاتا ہے۔ گئوؤں کے پیچھے دھوپ میں ادھر ادھر تو ہم دوڑیں اور یہ سکھ سے چین کی بنسی بجاوے۔ کیسا چالاک ہے۔ اسی لئے اس نے آج اکٹھے گائیں چرانے کی تجویز کی تھی الگ کر دو اس کی گائیوں کو۔ بڑا ہے تو اپنے گھر میں ہے۔ سکھا رنج گئے۔ اور بولے سے

نیاری کرو ہری! اپنی گئیاں
نا ہیں بسٹ لال ہم تم سوں
کہا بھید دس گئیاں ادھکیاں
نا ہم جا کر نند بابا کے
نا تم ہمرے نا تھ گسئیاں
آبن رہت نیند کو ماتو
ہم چارت یتری بن بن گئیاں
کب ہو جاسئے کدمب چڑھ بیٹھو
ہم گیتن سنگ لگت پٹھیاں

ماثی ہار سیٹر کے پر بجھ سنے
اب نہیں جاؤں موہی نند کی دوہائیاں

اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ شری کرشن کے یہ بال سکھا شیام سندر کو صرف پھٹکار ہی بتلاتے تھے۔ اور انہیں پرانوں سے بڑھ کر پیار کرتے تھے۔ شری کرشن کی ذرا سی آفت ان کے من کو ناقابل برداشت ہو جاتی تھی۔ وہ انہیں ذرا بھی تکلیف میں نہیں دیکھنا چاہتے تھے۔ بھگوان نے جب گووردھن پربت کو ہاتھ پر اٹھا لیا۔ تب ان سرل بال سکھاؤں نے بھی اپنی اپنی لاٹھی کا سہارا لگا کر انہیں مدد دی۔ آخر میں یہ ان سے کہنے لگے۔

"ہے شیام سندر! تو نے بنا ہی سوئے کھڑے کھڑے سات راتیں گذار دیں۔ تجھے بڑا کشٹ ہو رہا ہوگا۔ اب یہ پہاڑ شری دادا کو دو۔ وہ اسے اٹھائے گا۔ تیرا کشٹ دیکھ کر ہم لوگوں کو بڑا کشٹ ہو رہا ہے۔ اگر تو ہماری یہ بات نہیں مانتا۔ تو کم از کم پہاڑ کو بائیں ہاتھ سے داہنے پر تو لے لو۔ اتنے میں ہم تیرا بائیاں ہاتھ مل دینگے۔ جس سے تیری درد ٹوٹ جاوے گی! بلہارے!

بھگتی سمبندھی گرنتھوں میں شری کرشن کے سکھی چار طرح کے بتلائے گئے ہیں۔

(۱) سہرد۔ جو شری کرشن سے عمر میں بڑے تھے۔ اور شری کرشن کی سمبھال رکھا کرتے تھے۔ جیسے سبھدر۔ بلبھدر۔ منڈلی بھدر۔ گوبھٹ۔ اندر بھٹ وغیرہ۔

(۲) سکھا۔ جو شری کرشن سے عمر میں چھوٹے تھے۔ جیسے وشال۔ ورشبھ۔ دیو پرستھ۔ ورشبھ۔ اوجسوی وغیرہ

(۳) پریہ سکھا۔ جو شری کرشن کے ہم عمر تھے۔ جیسے شری داما دام۔ وسو دام۔ بھدر سین وغیرہ۔

(۴) پریہ نرم سکھا۔ جو بھاو پورن اور پراسرار لیلاؤں میں بھگوان کے ساتھ رہتے تھے۔ جیسے سبل۔ ارجن۔ بسنت وغیرہ

(۴) واتسلیہ رس

واتسلیہ رس میں بھگوان کو ٹھیک الگ سمجھ کر اپاسنا کی

جاتی ہے۔ اس رس میں بھگتی اور ایشور یہ کا گیان نہیں رہتا۔ یہاں تو جیسے ماتا پتا اپنے چھوٹے بچے کو جس سنیہہ سے پالتے اور اس کا سب طرح سے ہت چاہتے ہیں۔ وہی بھاو رہتا ہے ہمارے لال کو کہیں کشٹ تو نہیں ہو گیا۔ بچہ کہیں بھوکا تو نہیں ہے۔ اس کے لئے کون کون سے کھلونے منگوانے ہیں۔ بس یہی چنتا رہتی ہے۔ گھر کا سارا کام کاج چھوڑ کر ماتا اسی کام میں لگی رہتی ہے۔ اور اسی میں اسے پرم سکھ ملتا ہے۔ شیام سندر کے واتسلیہ رس کے اُپاسکوں میں ماتا یشودا - روہنی - دیوکی - نند بابا - وسودیو وغیرہ تھے۔ ماتا یشودا کو تو صبح سے لے کر رات کو سونے تک اپنے پیارے للا کے کاموں سے کبھی چھٹی ہی نہیں ملتی تھی صبح ہوتے ہی ماتا جگانے لگتی۔

جاگو بنسی وارے للنا - جاگو مورے پیارے
رجنی بیتی بھور بھئی ہے گھر گھر کھلے کِوارے

کرشن للا کے اُٹھنے پر ماتا ان کے آنکھ منہ دھو کر اپنے بیش قیمت آنچل سے پونچھتی ہے۔ نئے کپڑے پہنا کر دودھ پلاتی ہے۔ گود میں لئے گود بھری ادھر اُدھر گھومتی ہے کبھی لال کو ماکھن روٹی دے کر آنگن میں بٹھا دیتی ہے۔ کوا آتا ہے روٹی چھین لے کر جاتا ہے۔ للا جی روتے ہیں۔ کاگ کے پیچھے دوڑتے ہیں۔ آنگن میں بکھری ہوئی ماکھن روٹی کی جوٹھن کوے مور اور بندر لے جاتے ہیں۔ شری کرشن روٹی بغل میں چھپاتے ہیں۔ مگر بندر ہاتھ سے چھین کر بھاگتے ہیں۔ شیام سندر پیچھے دوڑتے ہیں۔ بندر گھُرکی دیتا ہے۔ تو رونے لگتے ہیں۔ کبھی کبھی بندروں کا سامنہ بنا کر بدلے میں آپ بھی گھُرکی دیتے ہیں۔ ماتا دیکھ کر دوڑتی ہے۔ خوش ہوتی ہے۔ ایک دن شری کرشن کھیل میں رم گئے۔ کھانے تک کی سُدھ نہ رہی۔ سارا جسم دھول سے سن گیا۔ ماتا دوڑ کر گئی اور کہنے لگی۔

"ہے کرشن! میرے پیارے دھن! ہے کمل لوچن! آ۔ دودھ ٹھنڈا ہو رہا ہے۔ بہت کھیل چکا۔ اب بیٹا بھوک لگی ہو گی۔ کھیلتے کھیلتے تھک گیا ہو گا۔ لال بلرام! اپنے چھوٹے بھائی کو ساتھ لے کر جلدی چلا آ۔ تم دونوں نے بہت سویرے ناشتہ کیا تھا۔ اب تو بھوجن کا وقت ہے۔ آؤ۔ دونوں بھوجن کر لو۔ برجناتھ (شری نند جی) رسوئی میں بیٹھے تمہاری راہ تک رہے ہیں۔ آؤ۔ ہمیں پرسن کرو۔ بڑی دیر ہو گئی ہے۔ اپنے ساتھی بچوں کو بھی اپنے اپنے گھر جانے دو۔ میرے چاند! تیرا جسم دھول سے بھر گیا ہے آ کر نہا لو۔ آج تیرا جنم اُتسو ہے۔ نہا دھو کر براہمنوں کو گئو دان دو۔ دیکھ! تیرے یہ کتنے ہی ساتھی کیسے اچھے لگتے ہیں۔ ان کی ماتاؤں نے انہیں نہلا دھلا کر سندر گہنے اور کپڑے پہنائے ہیں۔ تو بھی سنان کر کے بھوجن کر لے۔ اور اچھے اچھے کپڑے گہنے پہن کر پھر یہاں آ کر کھیل کھیلنے میں مست شیام سندر (بلرام وغیرہ بھی جن کی بندنا کرتے ہیں) جب نہیں اُٹھے۔ تو ماتا ہاتھ پکڑ کر انہیں گھر لے گئی۔

ماتا یشودا! اپنے شیام للا کو آنگن میں بٹھا کر دوسرے کام میں لگ گئی تھی۔ اتنے میں ہی اسُر ترناورت آندھی کی شکل میں آ کر انہیں اُٹھا لے گیا۔ پھر جب بھگوان کے ذریعے وہ مارا جا کر نیچے گرا۔ تو شری کرشن اس کے مردہ جسم پر کھیلنے لگے۔ گوپیوں نے دوڑ کر بے سُدھ یشودا کو جگا کر کہا۔ کہ تمہارے پہلے جنموں کے شبھ کرموں سے شیام سندر بچے بچ گئے ہیں۔ یشودا دوڑی۔ اور بیٹے کو گود میں اُٹھا کر کہنے لگی۔ مجھے دھکار ہے۔ جو میں اپنے لال کا بھار بھی نہ سہہ سکی۔ اور اسے گود سے اُتار کر نیچے بٹھا دیا۔ اس ماتا کو دھکار ہے۔ جو بچے کا بھار نہ سہہ سکے۔

میرا لال تو مکھن سے زیادہ کومل ہے۔ اس کو میری سنیہہ بھری گود میں بھی کشٹ ہوا کرتا ہے۔ ہائے! اس نے زبردست دھول۔ کنکر اور تنکوں کی بارش کیسے سہی ہو گی؟

ایک دن ماتا نے شری کرشن کو اُدکھل سے باندھنا چاہا۔ رسی دو انگل چھوٹی ہوتی گئی۔ آخر ماتا کو تھکی جان کر بھگوان آپ ہی بندھ گئے۔

جن باندھے سُر اسُر ناگ نر - پربل کرم کی ڈور
سو ہی اَوِی چھِن برہم جسُومتی ہٹھ باندھیو سکت نہ چھوڑ

ارتھات جن سرب شکتیمان پربھو نے کرم کی مضبوط رسی سے دیوتا - راکشس - ناگ اور منش باندھ رکھے ہیں۔ وہی پربھو یشودھا جی کی اچھا سے بندھ گئے۔ اور معمولی سی رسی کو نہیں

توڑ سکتے۔ یہ پریم کی لیلا ہے

اس مدھر اوستھا کو دکھلاتی ہوئی بھاوک گوپ بالا اننت برمھ کو ویدوں میں کھوجنے والے برہم اپاسکوں سے کہتی ہیں۔

"ویدوں میں برمھ کو کھوجتے کھوجتے انہیں نہ پاکر دکھی ہونے والے برمھ پریمی رشیو! ادھر سنو۔ ہم بتاویں تمہارے برمھ کو۔ اگر تم حقیقت میں برمھ کا ساکھشاتکار درشن چاہتے ہو۔ تو اُس گوپی کے گھر پر جاکر دیکھو۔ جہاں وہ آپ نند کا تو برمھ اوکھلی میں بندھا بیٹھا ہے۔"

اس واتسلیہ رس کی مہما کا کون بیان کر سکتا ہے جس کا بیان کرنے کے لئے خود تربھون پتی گوکل میں آکر ایسی لیلا کرنی پڑی۔

۵ مادھریہ رس

شری شیام سندر کے سب انگ۔ سب چیزیں۔ سب لیلائیں اور سارے بیوہار ہی مدھر ہیں۔ شریمتی رادھکا اور دوسری کچھ گوپیاں اسی رس کی آپاسکا مانی جاتی ہیں۔ اس رس میں شیام سُندر سے کیا سمبندھ (تعلق یا رشتہ) ہے۔ اس بات کا فیصلہ ہونا بڑا مشکل ہے۔ کوئی اسے کانتا بھاو اور شرنگار رس بھی کہتے ہیں۔ اس رس میں داسیہ، سکھیہ، واتسلیہ وغیرہ سبھی بھاو آتے رہتے ہیں۔ اس میں جب شریمتی رادھکا جی کرشن کی سیوا کرتی ہیں۔ تب داسیہ بھاو اور جب شری کرشن رادھکا جی کی سیوا کرتے ہیں۔ تب سکھیہ بھاو ہے۔ کبھی کبھی شریمتی جی اس چنتا میں مگن ہو جاتی ہیں، کہ شری کرشن جب کنج میں آتے ہیں۔ تو ان کے نازک پاؤں میں کنکر، پتھر، کانٹے چبھتے ہونگے۔ یہاں واتسلیہ بھاو آ جاتا ہے۔ اس رس میں شری رادھکا جی شری کرشن جی کا نام جپتی ہیں۔ اور شری کرشن سمرن میں ایسی مگن ہو جاتی ہیں کہ

سیام سیام رٹت پیاری۔ آپ ہی سیام بھئی
پوچھت رنج سکھین سوں۔ پیاری کہاں گئی؟

اُدھر شری کرشن رادھا رادھا رٹتے ہیں۔ کبھی شری کرشن مان کرتے ہیں۔ تو شری رادھکا جی مناتی ہیں۔ اور کبھی شری رادھکا جی مان کرتی ہیں۔ تو انہیں شری کرشن مناتے ہیں۔ اس رس میں کبھی کبھی اننت کی سی حالت ہو جاتی ہے۔ اور پریم اتنا گاڑھا ہو جاتا ہے۔ کہ پریمی اپنے پریتم کیلئے سرو سو تیاگ دیتا ہے۔ یہ رس بہت ہی نرالا ہے۔ اس پر زیادہ لکھنے کا ادھکار ہمیں نہیں ہے بولو شری کرشن بھگوان کی جے۔

بھگوان شری کرشن جی کا اودھوجی کو گیان اُپدیش

ایک دن شری کرشن سُدھرما سبھا میں بیٹھے تھے۔ اس وقت برہما۔ مہادیو۔ اندر۔ کبیر۔ ورن۔ دکھش پرجاپتی وغیرہ دیوتا اور رشی شیام سُندر کے سگن رُوپ کا درشن کرنے کے لئے آکاش مارگ سے دوارکا میں آئے۔ اور نندن بن کے پھول اُن پر برسائے اور ڈنڈوت کر کے ہاتھ جوڑ کر اُن سے پرارتھنا کی۔ کہ:-

"ہے مہا پربھو! جن چرنوں کا دھیان بڑے بڑے یوگی اور رشی آٹھوں پہر اپنے ہردے میں رکھ کر مکتی پدوی پاتے ہیں۔ انہیں پرم تیرتھ رُوپی چرنوں کا درشن کرنے کے واسطے ہم لوگ آ کر بھوساگر پار اُترنا چاہتے ہیں۔ ہے نرگن نراکار! آپ سب جگت کے پیدا۔ پالن و ناش کرنے والے ہیں۔ سنساری لوگ یگیہ۔ تپ اور دان و تیرتھ کرنے پر بھی ہری چرنوں کی بھگتی کئے بنا سنسار و پرلوک کا سُکھ نہیں پاتے۔ اور جب تک آپ کی دیا سے پہلے جنم کے پُنیہ مددگار نہیں ہوتے۔ تب تک تمہارے چرنوں میں پریتی نہ ہو کر ہری چرنوں میں من نہیں لگتا۔ اور ہے پربھو! ہم لوگوں کے پرارتھنا کرنے پر آپ نے مرتیو لوک میں اوتار لے کر پرتھوی کا بھار اُتارا اور ایک سو پچیس سال تک سنسار میں رہ کر اپنے بھگتوں اور سادھو پُرشوں کو سُکھ دیا۔ اور ادھرمی راجاؤں کو مار کر دھرم کی رکھشا کی۔ ہے ترلوکی پتی! اب وہ یادوا رشی کے سراپ سے چھپّن کروڑ یادو اس طرح جل رہے ہیں۔ جس طرح درخت سوکھ کر اندر سے کھوکھلا ہو جاتا ہے۔ آپ سب جیووں کے مالک ہیں [illegible] اسب ہووے۔ ویسا کیجئے۔

[illegible] نتاری

اس طرح سادھو جنوں کی رکھشا اور دھرم کی ستھاپنا کر کے اب میں بہت جلدی بیکنٹھ میں آ جاؤں گا۔ تم لوگ اپنے اپنے ستھان پر چلو

اس طرح کہہ کر بھگوان شری کرشن نے یدوونشیوں کو پربھاس کھشیتر میں جانے کی صلاح دی۔ راجہ اگرسین وغیرہ سب یدوونشی شیام سُندر کی آگیا کے مطابق پربھاس کھشیتر میں جانے کی تیاری کرنے لگے۔ تب اودھو بھگت جو بچپن سے ہی بھگوان کے سیوک اور متر تھے۔ کہا ہے مہا پربھو! میں جانتا ہوں۔ کہ آپ پربھاس کھشیتر میں یدوونشیوں کا ناش کرا کے بیکنٹھ کو پدھاریں گے ورنہ تمہارے تیرتھ رُوپی چرنوں کا دھیان کرنے سے تو ہزاروں سراپ چھوٹ جاتے ہیں۔ ان کو وہاں بھیجنے کی کیا ضرورت؟ جس طرح بچپن سے میں آپ کی سیوا میں رہا ہوں۔ اسی طرح مجھے اپنے چرنوں سے الگ نہ کر کے ساتھ لے چلو۔ اور ایسا وردان دو۔ کہ خواہ کسی یونی میں میرا جنم ہو مگر تمہارے کمل رُوپی چرنوں کی بھگتی اور پریتی میرے ہردے میں ہمیشہ بنی رہے۔

بھگوان شری کرشن کا اودھو کو دتاترے جی کی کتھا کہہ کر گیان اُپدیش دینا

جب اودھو جی نے شیام سُندر کے ساتھ چلنے کے لئے بہت بنتی کی۔ تب شیام سُندر بولے۔ "ہے اودھو! یہ سچ ہے کہ آج سے ساتویں دن سب یدوونشیوں کا ناش ہو کر دوارکا نگری سمندر میں ڈوب جائے گی۔ اور میں بھی یوگ ابھیاس سے اپنا شریر تیاگ کر بیکنٹھ کو چلا جاؤں گا۔ ہے اودھو! میں نے براہمن کے سراپ سے تم کو چھڑا دیا ہے۔ تم کو چاہیئے۔ کہ اب سنساری موہ [illegible] تیاگ کر میرے چرنوں میں دھیان لگاؤ۔

[illegible] ہو کر بولے۔ ہے ترلوکی پتی! میں نے [illegible] گیان پایا [illegible]

سنساری موہ تیاگ دیا۔ تو اس سے کیا لابھ ہوگا؟ اس لئے آپ دیالو ہو کر ایسا گیان اُپدیش دیجئے۔ کہ جو مرتے دم تک نہ بھولے

شری کرشن بولے۔ ہے اودھو! سنسار میں جو کچھ تم دیکھتے سنتے ہو۔ اس سب کو جھوٹا بیوہار سمجھ کر اپنا من ہمارے چرنوں میں لگاؤ۔ جب تم فانی دنیوی چیزوں سے موہ توڑ کر میرے ادناشی روپ کا دھیان صدق دل سے کرو گے۔ تب تمہیں میری مایا نہیں باندھیگی۔ **اور تم مجھے آٹھوں پہر اپنے پاس دیکھو گے۔** جس طرح چھبیل پر بہت سے آدمی اکٹھے ہو کر پانی پی کر الگ الگ ہو جاتے ہیں۔ ویسے ہی ماتا پتا استری پتر وغیرہ تھوڑے دن ساتھ رہ کر انت سمے چار قدم بھی مرنے والے کے ساتھ نہیں جاتے۔ اپنے سوارتھ والے جگت کو دکھلانے کے واسطے چار دن رو دیتے ہیں۔ اس لئے ان کا پریم مانند خواب جھوٹا سمجھنا چاہئے صرف گیان۔ ویراگیہ اور پاپ پُن اپنے ساتھ جا کر اس سے سکھ دُکھ پراپت ہوتا ہے۔ پس انسان کو چاہئے۔ کہ اپنی موت آٹھوں پہر یاد رکھ کر **برے کرموں سے ڈرتا رہے** اور سب جڑ چیتن میں میرا پرکاش برابر سمجھ کر کسی جیو کو دکھ نہ دیوے۔ جس طرح دن کے بعد رات اور رات کے بعد دن آتا ہے۔ اسی طرح انسان پیدا ہوتے و مرتے ہیں۔ اور اس بات کو کوئی نہیں جانتا۔ کہ مرنے کے بعد کس جونی میں میرا جنم ہوگا۔

اودھو جی دست بستہ بولے۔ ہے پربھو! استری پتر کا موہ چھوڑ کر ویراگی بننا بہت مشکل ہے۔ آپ دیالو ہو کر کوئی ایسا سہج اُپائے بتلائیے۔ کہ جس سے سنساری مایا چھوٹ کر تمہارے چرنوں میں بھگتی پیدا ہو وے۔

شیام سندر بولے۔ ہے اودھو! جس طرح ہوا کسی چیز سے ملاوٹ (سمبندھ یا تعلق) نہ رکھ کر الگ تھلگ رہتی ہے۔ اسی طرح تم بھی بھلی بری سب چیزوں کو اس جسم سے الگ سمجھ کر سنساری مایا چھوڑ دو۔ دیکھو جیسے چاند کی کلا نت گھٹتی بڑھتی ہے ویسے ہی یہ جسم لڑکپن۔ جوانی اور بڑھاپا بھوگ کر سدا ایک حالت پر نہیں رہتا۔ **جس طرح** سورج دیوتا اپنا پرکاش زمین [illegible] اور پانی پر برابر رکھ کر کسی کے ساتھ کچھ پریم نہیں ر[illegible]

طرح تم بھی سب کی پریتی چھوڑ کر اپنا من ہٹاؤ۔ سنساری لوگ استری و پتر کے موہ میں پھنس کر طرح طرح کے نرک کے دکھ بھوگتے ہیں تب کوئی ان کی سہائتا نہیں کرتا۔ ہے اودھو! پچھلے یگ میں یدو نام راجہ گیان سیکھنے کے لئے رشیوں منیوں کے پاس جایا کرتا تھا۔ ایک دن اسے دتاتریے نامی ایک تپسوی تیاگی براہمن کے درشن ہوئے۔ ان کو پرسن چت دیکھ کر راجہ یدو بولے۔ ہے مہاتمن! اس جوانی میں ایسی اونچی پدوی تم نے کیسے پائی؟ آپ کا تیج دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ بڑے گیانی ہیں۔ جیسے کمل کا پتا پانی میں پیدا ہو کر پانی سے الگ رہتا ہے۔ ویسے ہی آپ سنسار میں رہتے ہوئے بھی اس میں لپت نہیں ہیں۔ ہے منی! سنساری لوگ تو کام کرودھ۔ لوبھ۔ موہ کی اگنی میں جل کر ایک لمحہ بھی سکھ سے نہیں رہتے۔ اور آپ اس طرح آنند مورتی دکھلائی دیتے ہیں۔ جس طرح ہاتھی جیٹھ۔ اساڑھ کی دھوپ کا مارا ہوا جل میں جا کر ٹھنڈا اور مگن ہو جاتا ہے۔ اس لئے آپ سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ جو کچھ گیان و پرمیشور کی مہما آپ جانتے ہیں۔ وہ کرپا کر کے مجھے بتلائیے۔

راجہ کے یہ بچن سن کر بھگوان دتاتریے ہنس کر بولے راجن! میں نے چوبیس گورو دھارن کر کے اُن سے جو کچھ گیان پایا ہے وہ کہتا ہوں۔ تم سنو اور پچیسواں گورو میرا یہ جسم ہی ہے جب میں نے اپنے جسم پر وچار کیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ اس جسم میں مل موتر لہو و مانس بھرا رہ کر سوائے پرمیشور کا نام لینے اور شبھ کرم کرنے کے دوسری اُتم وستو نہیں ہے۔ پھر کیوں میں سنساری مایا میں پھنس کر عبث اپنا جنم گنواؤں۔ جب ایسا وچار کیا میں بھجن دھیان کرنے کے لئے اپنے گھر سے نکلا اور الست کی طرح چاروں طرف پھرنے لگا۔ تب لڑکوں نے مجھ کو پاگل سمجھ کر پتھر مارنا و گالی دینا شروع کیا۔ اور [illegible]

منتر کا [illegible]

ہیں نے تین باتیں سیکھی ہیں۔ میں نے ایک پہاڑ کو دیکھا۔ کہ زمین
سے سدا اونچا رہتا ہے۔ اور اس کے اوپر بے شمار منش پشو پکشی
وغیرہ جیو رہتے ہیں۔ اور آندھی بارش وغیرہ ہوتی ہے۔ مگر وہ
اپنی جگہ سے نہیں ہلتا۔ تب میں نے سوچا۔ کہ گیانی کے لئے
بھی سنساری مایا ہوا و پانی کی مانند ہے۔ اس کی زد میں آکر
گیان مارگ سے ہٹنا نہ چاہیئے۔ کیونکہ منش کا جسم مٹھی بھر مٹی
سے بنا ہے۔ اور عمر ہوا کی طرح گذر جاتی ہے۔ دوسرے
درختوں کو دیکھو۔ کہ وہ زمین میں پیدا ہو کر اپنے سایہ و پھول پھل
سے سب جیووں کو سکھ دیتے ہیں۔ اور ایک پاؤں سے کھڑے
رہ کر گرمی۔ سردی و برسات کا دکھ اٹھا کر بھی اپنی جگہ سے
نہیں ہلتے۔ ایک دن میں نے دیکھا۔ کہ بہت سے آدمی ایک
درخت کے سایہ میں بیٹھے تھے۔ جب آرام کر کے وہاں سے جانے
لگے۔ تب کسی نے اس کی ڈالی اور کسی نے پتے و پھل توڑ لئے
مگر وہ درخت کچھ نہیں بولا۔ یہ حال اس کا دیکھ کر میں نے من میں
کہا۔ کہ گیانی آدمی کو بھی اپنا جسم و دھن پراوپکار کے
واسطے سمجھ کر اپنے پران تک دینے میں سنکوچ نہ کرنا
چاہیئے۔ کیونکہ یہ جسم مٹی کا پتلا ہمیشہ بنتا بگڑتا رہتا ہے
اس سے کیا اچھا جو دوسرے کے کام آجاوے۔ تیسرے ہم
نے پرتھوی کو دیکھا۔ کہ سنساری لوگ اس کی چھاتی پر لات مارتے
ہیں۔ مگر وہ کسی کو بھلا برا نہیں کہتی۔ سو ہم نے وچارا۔ کہ گیانی
آدمی کو بھی کسی کی استتی کرنے سے پرسن ہونا اور برا کہنے سے
رنج نہ ماننا چاہیئے۔

۲۔ ہوا

دوسرا گورو میرا ہوا ہے۔ میں نے ہوا کو سگندھ
پھول و لہسن وغیرہ درگندھ دونوں میں بہتے دیکھ
کر اپنے من میں کہا کہ گیانی منش کو بھی چاہیئے کہ جو کچھ میٹھا و کڑوا [illegible]
[illegible]

اس کے اندر سب جیو جڑ و چیتن رہتے ہیں۔ ہم نے دیکھا ہے
کہ سورج کی روشنی چاندی و مٹی و سونے کے پانی سے بھرے
برتنوں میں برابر پڑتی ہے۔ مگر کسی سے اس کو ملاوٹ یا سمبندھ
نہیں رہتا اور برتن توڑنے یا پانی گرانے سے وہ روشنی پھر
سورج میں مل جاتی ہے اور درخت پر عکس پڑنے سے کچھ
تیج اس کا گھٹ نہیں جاتا۔ یہ حال دیکھ کر ہم نے جانا۔ کہ پرماتما
کو جن کی شکتی چوراسی لاکھ جیونیوں میں رہتی ہے۔ آکاش کے
سمان جاننا چاہیئے۔ اس لئے جیووں کے مرنے و پیدا ہونے
سے ان کی کچھ ہانی لابھ نہ ہو کر وہ اپنے تیج سے سورج کی طرح
ایک جیسے [illegible] رہتے ہیں۔ اور سب جیووں میں ان کی شکتی
رہنے سے ان کا تیج کم نہیں ہو جاتا۔

۴۔ پانی

چوتھا گورو میرا پانی ہے۔ جو کہ موتی کی طرح صاف
شفاف ہے۔ اور سب جگت کو شدھ پوتر کرتا
ہے۔ اگرچہ مٹی و راکھ وغیرہ کے کارن وہ کسی جگہ میلا دکھائی دیتا
ہے۔ اس سے ہم نے جانا۔ کہ گیانی کو بھی پانی کی طرح شدھ
رہ کر اپنے پاس بیٹھنے والوں کو گیان اپدیش دے کر پوتر کر
دینا چاہیئے۔

۵۔ اگنی

پانچواں گورو میرا اگنی ہے۔ جس میں سب چیزیں ڈالنے
سے بھسم ہو جاتی ہیں۔ دوسرے دن کے لئے
کچھ نہیں رہتیں۔ اور جو لوگ اگنی میں یگیہ و ہوم کرتے ہیں۔ ان کے
پاپ جل کر بھسم ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح گیانی کو بھی چاہیئے
کہ جو کچھ اس کو ملے۔ اسی دن سب خرچ کر ڈالے۔ دوسرے
دن کے لئے کچھ نہ رکھے۔ اور جو کوئی اسے کھلا دے۔ تو کھا کر
اپنے آشیرباد سے کھلانے والوں کے پاپ چھڑا دیوے۔

۶۔ چندرما

چھٹا گورو میرا چندرما ہے۔ جس طرح چندرما
ایک روپ رہ کر سورج کے پاس [illegible]
سے اس کا تیج گھٹتی و بڑھتی ہے۔ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۷۔ سورج

ساتواں گورو میرا سورج ہے۔ اس سے میں نے دو چیزیں پائی ہیں۔ ایک تو جس طرح آٹھ ماہ تک سورج دیوتا سمندر و ندی کا پانی کھینچ کر چار مہینے برسات میں وہ پانی برسا دیتے ہیں۔ اسی طرح گیانی کو چاہیئے۔ کہ جو کچھ ملے۔ اُس چیز پر ترشنا نہ رکھ کر کسی کو دے ڈالے۔ دوسرے یہ کہ بہت سے برتن پانی کے بھر کر دھوپ میں دھر دے۔ تو سورج روپی سایہ بیچ اُن برتنوں کے دکھلائی دیتا ہے۔ مگر انیک سورج دکھلائی دینے سے سورج دیوتا بہت نہیں ہو جاتے اس لئے میں نے جانا۔ کہ پرمہ بھی ایک ہو کر اُن کا عکس (پرکاش) سب جیو میں رہتا ہے۔

۸۔ کبوتر

آٹھواں گورو میرا کبوتر ہے۔ جب وہ اپنے بچوں کے موہ میں پڑ کر جال میں پھنس گیا۔ تب بہیلیا ان سب کو پکڑ کر اپنے گھر لے آیا۔ تب یہ دیکھ کر میں نے من میں کہا دیکھو۔ جس طرح یہ پرندہ اپنے بچوں کے واسطے جال میں پھنس کر مارا گیا۔ اسی طرح گیانی پرش سنسار میں پریتی رکھنے سے دکھ پاویگا۔ جتنا کشٹ اس پنچھی نے ایک دن میں پایا۔ اتنا دکھ ہزار سالوں میں بھی اس کو پراپت نہیں ہوا ہوگا اس لئے میں استری و پتر کا پریم چھوڑ کر اکیلا بہت خوش رہتا ہوں۔

۹۔ اژدہا

نواں گورو میرا اژدہا ہے۔ جب سے اس نے جنم لیا۔ تب سے اُسی جگہ رہ کر کہیں بھوجن ڈھونڈھنے نہیں گیا۔ جب ہرن وغیرہ پشو آ کر اپنے سینگ اس کے انگ میں چبھاتے تھے تب وہ ایک دو کو اُٹھا کر نگل جاتا تھا۔ اس طرح نتیہ پشو بھگوان اس کا پالن کرتے تھے۔ اور وہ سانپ کسی دن بھوکا رہ جانے پر بھی سنتوش رکھتا تھا۔ اُسے دیکھ کر میں نے جانا۔ کہ گیانی کو کبھی گرہستی کے دروازے پر مانگنے کے لئے جانا اپنی پت کھونا ہے۔ اسی دن سے میں کسی کے گھر بھوجن مانگنے نہیں جاتا۔ جو کچھ پرمیشور رہنا مانگے بھیج دیتے ہیں۔ اُسے کھا کر خوش رہتا ہوں۔ اور اُوتم و ادھم بھوجن کا سواد زبان تک رہ کر پیٹ میں جانے سے مل بن جاتا ہے۔

۱۰۔ سمندر

دسواں گورو میرا سمندر ہے۔ جو برسا [illegible] ندیوں کے ملنے سے کچھ بڑھ نہیں جاتا۔ اور گرمی نہ جاڑے میں سوکھ نہیں جاتا۔ ایک روپ رہتا ہے۔ اور اس کے آدی انت کو کوئی نہیں دیکھتا۔ اُسے دیکھ کر میں نے وچارا۔ کہ گیانی کو بھی سمندر کی طرح مطمئن رہنا چاہیئے۔ لابھ و ہانی ہونے سے کچھ ہرش و شوک نہ ماننا چاہیئے۔

۱۱۔ پتنگ

گیارھواں گورو میرا پتنگ ہے۔ جس طرح وہ چراغ پر فریفتہ ہو کر اس سے ملنے کے واسطے بے دھڑک جل مرتا ہے۔ اسی طرح سنساری جیو اپنی استری و پتر دھن کے موہ میں پھنس کر انت سمے نرک بھوگتے ہیں اس لئے گیانی کو استری سے پریتی نہ رکھ کر پتنگ کی طرح پرمیشور سے پریم کر کے اپنا پران دینا چاہیئے۔ جس سے مکتی ملے۔ جب استری سے پریتی کرنے میں دونو پرگیان و ویراگیہ کھل جاتے ہیں۔ تب وہ پتنگ ہو جانے سے بیکنٹھ میں نہیں پہنچ سکتا۔ نرک میں پڑ کر بہت طرح کا دکھ بھوگتا ہے۔ اس لئے مایا روپی استری سے الگ رہ کر کبھی اس کے پاس اکیلے نہ بیٹھنا چاہیئے۔ استری اور دھن سے سکھ چاہنے والے لوگ پتنگ کی طرح جل کر نشٹ ہو جاتے ہیں۔ اور استری کے پاس بیٹھنے سے گیانی پرش ایسے اندھے اور بہرے ہو جاتے ہیں۔ کہ اُن کو اپنا بھلا و برا بھول کر کچھ بھی لاج نہیں رہتی۔ یہی بات سمجھ کر میں نے استری کی سنگت تیاگ دی ہے۔

۱۲۔ شہد کی مکھی

بارھواں گورو میرا شہد کی مکھی ہے ایک دفعہ میں نے دیکھا کہ اس نے بڑی محنت سے چھتے میں شہد اکٹھا کیا اور کنجوسی کر کے نہ آپ کھایا اور نہ کسی دوسرے کو دیا۔ وہ شہد ایک آدمی مکھیوں کو جلا کر چھتے سے نکال کر لے گیا۔ یہ حال دیکھ کر میں نے سوچا۔ کہ دھن بٹورنے والوں کی یہی حالت ہوتی ہے۔ اسی دن سے دوسرے دن کے لئے کچھ نہ رکھ کر بس ختم کر ڈالتا ہوں۔ سوگیا [illegible]
اپنی بھوک [illegible]

سے ڈھک کر اس پر ایک کاغذ کی ہتھنی بنا کر کھڑی کر دیتے ہیں۔ ہاتھی آتا ہے اور کام لبس ہو کر جب ہتھنی کو چھوتا ہے۔ تب گڑھے میں گر پڑتا ہے۔ تب ہاتھی پکڑنے والے اسے بہت دن بھوکا رکھ کر پکڑ لیتے ہیں۔ اس پر سے میں نے سوچا۔ کہ گیانی کو کاغذ یا کاٹھ کی استری (کٹھ پتلی) سے بھی پریم نہ رکھنا چاہیئے۔ پر استری مگن سے انسان ہاتھی کی طرح دکھی ہو کر نرک کے بہت سے کشٹ بھوگتے ہیں

۱۴۔ شہد نکالنے والا چودھواں گورو میرا مکھی کے چھتہ سے شہد نکالنے والا ہے

جو شہد مکھیاں بہت دنوں میں اکٹھا کرتی ہیں۔ اس کو وہ ایک بار ہی نکال کر لے جاتا ہے۔ اسے دیکھ کر میں نے وچارا۔ کہ اگر مکھیاں اس شہد کو کھا لیتیں۔ تو وہ کس طرح لینے پاتا۔ اکٹھا کرنے والوں کو سوائے دکھ کے کچھ سکھ نہیں ہوتا۔ اس لئے گیانی کو چاہیئے کہ جو گرہستی بہت لڑ کے بالے رکھ کر دھن اکٹھا کرتا ہو۔ اس کے ہاں ضرورت بھر مانگ کر بھوجن کر لیوے۔ جھولی باندھ کر سے چلنے سے کوئی چھین لیگا۔

۱۵۔ ہرن پندرھواں گورو میرا ہرن ہے۔ جس طرح وہ راگ پرست ہو کر بان لگنے سے زخمی ہو جاتا ہے۔ اسی طرح سنساری منش مایا روپی استری کا گانا اور بچن سن کر اس پر لٹو ہو جاتے ہیں۔ اس لئے گیانی کو اپنی جگہ سے اٹھ کر دوسری جگہ جانا اور استری کا گانا سننا مناسب نہیں ہے

۱۶۔ مچھلی سولھواں گورو میرا مچھلی ہے۔ ایک مچھلی کو کانٹے میں پھنسے ہوئے دیکھ کر میں نے سمجھا۔ کہ گیانی آدمی کو اچھے بھوجن کی تلاش میں نہ رہ کر پرمیشور کی اچھا سے جو کچھ روکھا سوکھا مل جاوے۔ اسے کھا کر اپنی زبان کو بس میں رکھنا چاہیئے۔ ورنہ لوبھ کرنے سے وہ گیان مارگ سے بھرشٹ

[illegible] ہے

پر بیٹھی رہی۔ مگر کوئی اس کا چاہنے والا نہیں آیا۔ تب وہ بہت اداس ہو کر اپنے اندر جا کر شیا پر لیٹ رہی۔ مگر کام روپی ندی میں اس کو نیند نہ آ کر ایسا گیان پیدا ہوا۔ جیسا کسی کو دس ہزار سال تک دھیان کرنے سے بھی نہیں ملتا۔ اس ویشیا نے من میں سوچا بڑے افسوس کی بات ہے۔ کہ میں نے پرماتما کا دھیان سمرن نہ کر کے عبث ہی اپنا جنم برباد کیا۔ سچے ستانند سچے پرش پرماتما کا پریم چھوڑ کر سنساری جھوٹے آدمیوں سے پریتی لگائی۔ میرے برابر کوئی دوسرا مورکھ نہ ہوگا۔ میں نے اپنے مالک کو جو میرے ہی جسم میں براجمان ہے۔ بھول کر بھی نہیں دیکھا۔ جس طرح یہ جسم ہوا۔ پانی۔ مٹی وغیرہ سے بنا ہوا موت روپی رسیوں سے بندھا ہے۔ اسی طرح لکڑی کا چرخہ ڈوری سے بندھا ہوا گھومتا ہے جیسے مکان میں بہت سے دروازے رہتے ہیں۔ ویسے ہی جسم میں بھی نو دروازے ناک و کان وغیرہ ہوتے ہیں۔ اور ہر ایک سے اشدھ وستو نکلتی ہے۔ اب میں نے جانا۔ کہ سچا سنسار میں سوائے دکھ کے کچھ سکھ پراپت نہیں ہوتا۔ اور صرف پرمیشور کا سمرن و دھیان کرنے سے لوک پرلوک بنتا ہے۔ اس لئے آج میں نے سنساری موہ چھوڑ کر یہ پرن کیا۔ کہ آدمی پرش بھگوان سے جو بیکنٹھ کا سکھ دینے والے ہیں۔ پریتی کرونگی۔ اور سنساری منشیوں کی طرف جو دکھ میں کام نہیں آتے۔ آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھونگی۔ میں سوائے پرمیشور کے کسی سے بھی کچھ چیز نہیں مانگونگی کیونکہ بھاگوتا تاؤں کا بچن ہے۔ کہ انسان کو جس چیز کی ضرورت ہو وہ نارائن جی سے مانگے۔ اور دوسرے کسی سے کچھ نہ مانگے کیونکہ وہ پرماتما ہی منش کی سب کامناؤں کو پورا کر سکتے ہیں۔ کسی منش میں یہ شکتی نہیں ہے۔ نہ معلوم کس جنم کے پچھے سہایک ہوئے ہیں کہ آج میرے من میں یہ گیان پیدا ہوا۔ اسی طرح تین پہر رات تک وہ ویشیا گیان بھری باتیں وچارتی ہوئی سیج پر سو رہی۔ اور اسی دن سے اس نے ویشیا پن چھوڑ کر ہری چرنوں میں چت لگایا۔ اس ویشیا کا یہ حال دیکھتے ہی میں بھی اسی دن سے سنساری مایا چھوڑ کر پرمیشور کے دھیان و سمرن میں مگن رہتا ہوں۔

۱۸۔ چیل اٹھارھواں گورو میرا چیل ہے۔ ایک دن ہم

دیکھا۔ کہ ایک چیل مانس کا ٹکڑا اپنے منہ میں لئے اڑی جاتی تھی جب دوسری چیلیں اسی ٹکڑے کو چھیننے کے لئے اس کو چونچوں سے مارنے لگیں۔ تب اس چیل نے من میں کہا مجھے ان چیلوں سے کچھ دشمنی نہیں۔ صرف مانس کے ٹکڑے کے واسطے یہ سب مجھے مارتی ہیں۔ جب ایسا سمجھ کر اس نے وہ ٹکڑا گرا دیا۔ تب دوسری چیلیں جو مارتی تھیں۔ چلی گئیں۔ اور وہ چیل آنند سے ایک درخت پر بیٹھ رہی۔ اُسے دیکھ کر ہم نے وچارا۔ کہ دھن وغیرہ پاس رکھنے سے پرلیار وغیرہ والے اور چور ٹھگ میرے ساتھ دشمنی رکھیں گے۔ اس لئے کوئی چیز اپنے پاس نہ رکھ کر آنند پوروک پرمیشور کا بھجن کرتا ہوں۔

۱۹۔ ننھا بالک

انیسواں گورو میرا چھوٹا بالک ہے جو کام کرودھ وغیرہ وکاروں کے بس میں نہ ہو کر اتنا نشکام رہتا ہے۔ کہ اگر لعل ہاتھ میں رکھتا ہو اور کوئی آدمی میوہ یا مٹھائی کے بدلے اس سے وہ لعل مانگے۔ تو دے دیتا ہے اور سوائے کھیلنے کے دوسرا شغل نہیں رکھتا۔ اور اپنے گھر بار سے کچھ پریتی نہ رکھ کر گیانیوں کی طرح بیرکت رہتا ہے۔ اس کو دیکھ کر میں نے سمجھا۔ کہ گیانی کو بھی نزو بدرہ کر کچھ ترشنا نہ رکھنی چاہیے۔ سنسار میں دو آدمی سکھی رہتے ہیں۔ ایک اگیانی بالک اور دوسرا برہم گیانی۔ اس کے سوا باقی سب لوگ دکھ سکھ روپی ڈوری میں بندھے ہوئے ہیں۔

۲۰۔ کماری کنیا

بیسواں گورو میرا کنواری کنیا ہے۔ میں نے دیکھا۔ کہ ایک براہمن گرہستی کے گھر میں اکیلی کنواری کنیا موجود ہے۔ اور باقی گھر والے کہیں باہر گئے ہوئے تھے۔ اس وقت تین آدمی دوسری جگہ سے اس کی شادی کا سندیش لے کر وہاں پر آئے۔ تب اس لڑکی نے سب کو بڑے پریم سے بٹھایا اور چاول تیار نہ ہونے سے اندر کوٹھڑی میں جا کر مہمانوں کے واسطے دھان کوٹنے لگی۔ تب اس کی چوڑیاں بجنے لگیں۔ لڑکی نے سوچا۔ کہ چوڑیوں کی آواز سن کر یہ لوگ سمجھیں گے کہ ان کے گھر میں ایک دن کے کھانے کے واسطے بھی چاول نہیں ہیں۔ اس بات میں لجّا سمجھ کر اس نے دو دو چوڑیاں ہاتھ میں رکھ لیں اور باقی سب ایک ایک کر کے اُتار دیں۔ اس پر بھی ان کا بجنا بند نہیں ہوا۔ جب اس نے ایک ایک اور چوڑی اُتار دی۔ تب بولنا چوڑیوں کا بند ہوا۔ اور اس نے دھان کوٹ کر مہمانوں کو بھوجن کرایا۔ یہ حال دیکھ کر میں نے سمجھا۔ کہ بہت لوگوں کی سنگت کرنے سے آپس میں جھگڑا ہوتا ہے۔ دو آدمی ساتھ رہنے سے بھی انیک باتیں ہو کر ہری بھجن نہیں ہو سکتا اس لئے گیانی کو کسی سے سنگ و پریتی نہ رکھ کر اکیلے رہ کر ہری بھجن کرنا چاہیے۔

۲۱ تیر بنانے والا

اکیسواں گورو میرا تیر بنانے والا ہے۔ ایک دن میں نے تیر بنانے والے کی دوکان پر کھڑے ہو کر کیا دیکھا۔ کہ وہ تیر بنا رہا ہے۔ اس وقت راجہ کی سواری بڑی دھوم دھام سے اس دوکان کے سامنے سے ہو کر گذری اور چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد راجہ کا ایک نوکر جو پیچھے رہ گیا تھا۔ آ کر تیر بنانے والے سے پوچھا۔ کہ راجہ کی سواری کدھر گئی ہے؟ اس نے جواب دیا۔ کہ میں نے راجہ کی سواری نہیں دیکھی۔ یہ بات سن کر ہم نے تیر بنانے والے سے کہا۔ کہ ابھی راجہ کی سواری دھوم دھام سے تمہارے سامنے ہو کر چلی گئی ہے۔ کس واسطے جھوٹ بولتے ہو؟ تب وہ بولا۔ ہم تیر بنانے میں محو تھے۔ اس لئے کچھ دھیان سواری کا نہیں کیا۔ اس وقت ہم نے اپنے من سے کہا۔ کہ تجھے بھی اسی طرح اپنی اندریوں کو بس میں رکھ کر اسی طرح نارائن جی کا دھیان کرنا چاہیے۔

۲۲۔ سانپ

بائیسواں گورو میرا سانپ ہے۔ جو اپنے رہنے کے واسطے گھر نہ بنا کر چوہوں کے بل میں رہتا ہے۔ اسے دیکھ کر میں نے وچار کیا۔ کہ گیانی سادھو کو بھی گھر نہ بنانا چا[illegible]

سمجھ لینا [illegible]

اُٹھا جاتی ہے۔ اس کو دیکھ کر میں نے وچار کیا۔ کہ پرمیشور کو بھی اسی طرح جاننا چاہیئے۔ کہ چوراسی لاکھ یونی ان سے پیدا ہو کر پرورش پاتی اور آخر کار سب کا جیو آتما اُن کے رُوپ میں سما جاتا ہے۔ اس لئے گیانی کو من۔ بچن اور کرم سے گھٹ گھٹ ویاپک بھگوان کے سمرن دھیان میں لین رہنا چاہیئے۔

۲۴ بھرنگی کیڑا میرا چوبیسواں گورو ہے۔ جس کے ڈر سے دوسرے کیڑے اسی کا رُوپ ہو جاتے ہیں اس کو دیکھ کر میں نے کہا۔ کہ گیانی کو بھی چاہیئے۔ کہ پرمیشور میں اس طرح من لگاوے۔ جس سے انہیں کا سوروپ ہو جاوے۔

یہ سب گیان کہہ کر دتاترے بولے "ہے راجہ! جو کچھ گیان ان چوبیس گوروؤں سے ہم نے سیکھا تھا۔ وہ تم کو سنا دیا۔ اس گیان کو تم سمجھ کر نارائن جی کا سمرن و بھجن کرو۔ تمہاری مکتی ہو جاویگی۔ ہے راجن! چوراسی لاکھ یونی میں بڑا دکھ اُٹھا کر منش کا شریر ملتا ہے۔ اس لئے منش شریر پا کر سنساری موہ میں پھنسنا ٹھیک نہیں ہے۔ صرف پرماتما کا دھیان و تپ کرنے کے واسطے منش شریر ملتا ہے۔ سوائے اس چولے کے دوسری یونی میں پرمیشور نہیں مل سکتے۔ جو آدمی منش شریر پا کر ہری بھجن نہیں کرتا۔ وہ پھر چوراسی لاکھ یونی میں جنم لے کر بڑا دکھ پاتا ہے۔ جب اس جیو نے منش شریر پایا۔ تو ایسا سمجھنا چاہیئے۔ کہ وہ ایک پاؤں اپنا بھو ساگر ترنے کی ناؤ پر رکھ چکا جس نے اس شریر میں بھگوان کا بھجن و شبھ کرم کیا۔ وہ دوسرا پاؤں بھی اس نوکا پر رکھ کر بھو ساگر سے پار اُتر جاتا ہے۔ ورنہ پھر اس ناؤ سے گر کر چوراسی لاکھ یونی میں جا کر دکھ پاویگا۔ یہ جسم کبھی دُبلا اور کبھی موٹا ہو جاتا ہے۔ اس لئے ناش ہونے والے اس جسم میں کچھ موہ نہ کرنا چاہیئے۔ اور جو لوگ استری پتر دھن ہاتھی۔ گھوڑا وغیرہ کو اپنا جان کر یہ سمجھتے ہیں۔ کہ انت [illegible] بھوگنا پڑتا [illegible] ح [illegible]

بھوگنے کے واسطے من کو اپنی طرف کھینچ کر اُسے نرک میں ڈال دیتی ہیں۔ اور اگیانی منش ان کے بس میں ہو کر بہت دکھ پاتا ہے۔ جس طرح سنسار میں پراستری کے بس میں ہو کر کئی پُرش نشٹ ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح چنچل من ناک۔ زبان اور لنگ وغیرہ اندریوں کے بس ہو کر دکھ پاتا ہے۔ پہلے پرمیشور نے پشو پکشی و درخت وغیرہ پیدا کرنے سے سنتشٹ نہ ہو کر جب منش کا دیہہ بنایا۔ تب آنندت ہو کر کہا۔ کہ اس شریر میں گیان پراپت ہونے سے جیو مکتی پاویگا۔ اس لئے منش شریر صرف بھگوت بھجن کرنے کے واسطے ہے۔ پیٹ بھرنا اور بھوگ بھوگنا تو دوسری جونیوں میں بھی پراپت ہو سکتا ہے۔

ہے راجن! میں پرمیشور کا پرکاش سب جیوؤں میں برابر جان کر سدا پرسن رہتا ہوں۔ سو تمہیں اور سب سنساری جیوؤں کو بھی اسی جنم میں مکتی ملنے کے لئے کوشش کرنی چاہیئے۔ نہیں تو پیچھے سوائے پچھتاوے کے کچھ ہاتھ نہ لگیگا۔ ہے اودھو! راجہ یدو اسی گیان کے پرتاپ سے مکت پدوی کو پہنچا۔ تم بھی وہی گیان من میں درڑھ رکھ کر سنساری پریتی چھوڑ دو۔

سنساری جیوؤں کے بھو ساگر سے پار اُترنے کا اُپائے

(شری کرشن کا اپنے بھگت اودھو جی کو گیان اُپدیش)

شری کرشن پھر بولے۔ ہے اودھو! سنساری آدمی کو چاہیئے۔ کہ اپنے ورن آشرم دھرم کے مطابق کرم کرتے ہوئے کسی بات کی من میں کامنا نہ رکھے۔ یہ شریر پچھلے کرم کر کے انیک جنم پاتا ہے۔ اس لئے منش تن میں آتما کو شریر سے الگ سمجھ کر سنساری سکھ بیوہار کو جھوٹا سمجھنا چاہیئے۔ بنا ہری بھگتی کئے اور آتما کو شریر سے الگ جانے مکتی نہیں ملتی۔ بچپن۔ جوانی اور بڑھاپا تینوں حالتیں شریر میں رہتی ہیں۔ آتما تو سدا ایک رُوپ رہتا ہے۔ ہے اودھو! جب تک مکتی نہیں ملتی۔ تب تک جیو آواگمن میں پھنسا رہنے کی وجہ سے بہت کے دکھ پاتا ہے۔ اس لئے بھو ساگر پار اُترنے کے

واسطے سوائے ہری بھجن وست سنگ کے دوسرا اُتم اُپائے نہیں ہے۔

ہے اودھو! تم کہتے ہو۔ کہ ہمیں اپنے ساتھ لے چلو۔ جس میں تم مجھ سے الگ نہ ہو۔ سو گیان پراپت ہونے سے ویوگ کا دکھ نہیں ہوتا۔ اور تم سنسار میں ان جیووں کو جو دیکھتے ہو سو برہما سے لے کر چیونٹی تک سب موت کا لقمہ ہیں۔ اور میں جنم مرن سے رہت ہو کر جب پرتھوی کا بھار اُتارنے کے واسطے اوتار لیتا ہوں تب مجھے بھی نرگن روپ تیاگ کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے تمہیں چاہیئے۔ کہ سدا من اپنا میرے بھجن وسمرن میں لگائے رہ کر ہری چرنوں کے دھیان میں لین رہو۔ تو ویوگ کا دکھ تمہارے ہردے میں نہیں رہے گا۔ ہے اودھو! جو لوگ گیانی ہیں وہ اس جسم کو درخت کی مانند جان کر اس پر دو پکشی بیٹھے ہوئے سمجھتے ہیں۔ ان میں ایک پکشی تھوڑا بھیجن کر کے شکتی زیادہ رکھتا ہے۔ اسے پرماتما سمجھنا چاہیئے۔ جو کہ کام کرودھ۔ موہ اور اندریوں کے سکھ سے کچھ تعلق نہیں رکھتا۔ اور دوسرا پکشی بہت کھانے پر بھی کمزور رہ کر سنساری سکھ میں پرسن رہتا ہے۔ اُسے جیو آتما سمجھنا چاہیئے۔ اور وہ استری دھن اور سکھ ملنے سے پرسن ہو کر اس کے ویوگ میں دکھ پاتا ہے۔ اور یہ نہیں سمجھتا کہ ہانی ولابھ دکھ وسکھ پرمیشور کی اچھا انوسار ہو کر اس میں دوسرے کا کچھ نہیں چلتا۔

ہے اودھو! سنساری منش کو بھوساگر پار اُترنے کے واسطے جو اُپائے کرنا چاہیئے۔ سو کہتا ہوں۔ اوّل (۱) من میں کسی بات کا ابھیمان رکھنا (۲) دُروچن کہنا اور (۳) دوسرے کو دھنی دیکھ کر حسد کرنا اور (۴) بے مطلب زیادہ بولنا اور (۵) استری وبیٹوں وغیرہ سے بہت موہ کرنا ٹھیک نہ ہو کر پرماتما کو شریر سے الگ سمجھنا نہ چاہیئے۔ جس طرح لکڑی میں آگ چھپی رہ کر اُپائے کرنے سے پرگٹ ہوتی ہے۔ اور لکڑی جلا دینے سے وہ اگنی اس سے جدا ہو کر پھر اس کے ساتھ نہیں رہتی۔ اسی طرح پرکاش پرمیشور کا سب جیووں میں رہ کر جب وہ اپنی شکتی دیہہ سے کھینچ لیتے ہیں۔ تب مر جاتا ہے۔ وہ لاش جلا دینے سے آتما کو کچھ دکھ نہیں پہنچتا۔ اور پرماتما کا پرکاش سب جیووں کے جسموں میں ایک سا دیکھنے سے کچھ ڈر نہ ہو کر بھید سمجھنے میں انیک طرح کا بھے لگا رہتا ہے۔ اس لئے آتما کو سب جگہ یکساں جان کر سنساری مایا سے چھوٹنے کے واسطے آٹھوں پہر اُپائے کرنا چاہیئے۔ ہے اودھو! اس طرح کا گیان رکھنے والا منش ضرور مکت ہوتا ہے۔

شری کرشن کا اودھو کو بھگتوں کے لکشن بتلانا

شری کرشن بولے۔ ہے اودھو! سنسار میں سکھ دکھ مایا کے گنوں سے ہوتے ہیں۔ مگر مجھے وہ مایا نہیں باندھ سکتی۔ جس طرح خواب میں کوئی آدمی بہت طرح کے رنج و خوشی دیکھ کر جاگنے پر سب جھوٹا سمجھتا ہے۔ اسی طرح سارا سنساری بیوہار جھوٹا ہو کر پرمیشور کی مایا سے سچ معلوم ہوتا ہے۔ اور جیو آتما سب کے جسموں میں میری شکتی ہو کر جب تک وہ جیو مجھے نہیں پہچانتا۔ تب تک مجھ سے الگ رہتا ہے اور میرا بھید جاننے والے اس طرح سروپ میں لین ہو جاتے ہیں۔ جس طرح شیشے میں اپنا [illegible] کہ اس کو اُلٹنے سے پھر وہ روپ نہیں دکھائی دیتا۔ اور مورکھ منش اگیان روپی شیشہ ہاتھ میں رکھ کر اپنے کو مجھ سے الگ سمجھتے ہیں۔ گیانی لوگ گرہست آشرم میں رہتے اور سب جگت کے کام کرنے پر بھی اپنا موہ نہ رکھ کر سنسار [illegible] نہیں [illegible] پھنسے گا [illegible]

کی وستوؤں میں ہو کر بہتی ہے۔ مگر وہ ان سے الگ رہ کر کچھ سگندھ یا درگندھ کا پرویش اس میں نہیں ہوتا۔ اسی طرح گیانی کو بھی کسی کی بڑائی کرتے ہیں پرسن ہونا اور درُوچن کہنے سے رنج نہ ماننا چاہیئے۔ جو لوگ اپنی استری و پتر و گھوڑا وغیرہ کا روگ۔ دیکھ کر میری مایا پیلٹے سے شوک کرتے ہیں۔ ان کو مورکھ سمجھنا چاہیئے کیونکہ ان کے شوک کرنے سے کچھ لابھ نہیں ہوتا۔ سب کو اپنے کرموں کے مطابق دُکھ و سُکھ ملتا ہے۔ اس لئے گیانی کو چاہیئے کہ ہانی و لابھ و دکھ و سکھ پرمیشور کی مرضی پر جان کر اپنے کو کسی بات میں بڑا نہ سمجھے۔ جو کوئی وید و شاستر پڑھ کر نارائن جی کی بھگتی نہیں رکھتا۔ اس کا پڑھنا عبث ہے بوڑھی و بانجھ گائے کا رکھنا اور بدزبان استری اور ادھرمی سنتان کا پالن کرنا دھرم کی راہ ہے۔ کیونکہ ان سے کچھ پراپت نہیں ہوتا اور جو لوگ دھن پاکر دان و دھرم اور شبھ کرموں میں خرچ نہیں کرتے۔ اور اس کو اپنا سمجھ کر رکھ چھوڑتے ہیں۔ اس دھن کا ہونا اور نہ ہونا دونو برابر ہو کر انہیں کچھ سکھ نہیں ملتا۔ اس لئے گیانی کو دھن پاکر یگیہ و تیرتھ و دان و دھرم میں خرچ کر کے اس کا پھل پرمیشور کو ارپن کر دینا چاہیئے۔ جس میں لوگ و پرلوک دونو ہی سدھر جاویں۔

اتنا گیان سن کر اودھو جی دست بستہ بولے۔ مہاراج! آپ نے تربھون پتی ہو کر صرف ہری بھگتوں کو بھو ساگر پار اتارنے کے واسطے منش شریر دھارن کیا ہے۔ سو دیالو ہو کر مکتی دینے کا اُپائے بتلائیے۔

شری کرشن بولے۔ ہے اودھو! جو گرہستی سنساری کام کرنے پر بھی من اپنا میری طرف لگائے رکھتے ہیں۔ اور مجھے اپنا مالک و پیدا کرنے والا سمجھیں اور کسی کا بُرا نہ چاہ کر کے زیادہ ترشنا نہ رکھیں اور اپنے شریر کے برابر مجھے پیارا جان کر گورو کا بتایا ہوا منتر جپیں۔ ہرش و شوک کو برابر سمجھ کر کام کرودھ موہ و لوبھ و بھوک و پیاس کے بس میں نہ ہو ویں۔ اور سوائے میری بھگتی کے دوسری چاہ نہ رکھ کر میرے بھجن میں سچی پریتی رکھیں۔ اور کسی کے گالی دینے سے رنج نہ مانیں۔ کر میری شکتی سب جیوؤں میں برابر سمجھیں۔ اور اپنی شکتی کے مطابق پراُپکار کر کے پرمیشور کی لیلا و کتھا سننے میں مگن رہیں۔ اور سوائے سمرن و دھیان سگن روپ میرے کے دوسری پوجا نہ کریں اور جو کچھ گھر میں ہو اُسے پرمیشور کا جان کر اپنا نہ کہیں اور جو کچھ اچھی چیز بھوجن کے واسطے ملے۔ وہ پہلے ٹھاکر کو بھوگ لگا دے۔ پھر اس میں براہمن وغیرہ چاروں ورن اور اپنے کُل پریوار والوں کو تھوڑا تھوڑا دینے بعد آپ کھاوے۔ اور ہر روز سورج کو ڈنڈوت اور اگنی میں ہوم کر کے براہمن حسب مقدور بھوجن کھلاوے اور شکتی بھر دان و دکھشنا دیا کرے۔ اور گؤ کی سیوا آپ کر کے سب جگہ جل پرتھوی اور آکاش وغیرہ میں ہمارا چتر بھجی سوروپ دھیان میں دیکھے اور ہر روز دیوتاؤں کے نام ہوم اور پتروں کے نام ترپن کر کے تالاب و باولی و کنوآں وغیرہ جیوؤں کے سُکھ پانے کے واسطے بنوا دیوے۔ اور غریب آدمی اور براہمن کی کنیا کا بیاہ کرنے کے لئے آپ دھن دیوے۔ اور سادھو و مہاتماؤں کی ہر طرح سے سیوا کرے۔ اور اس بات کا ابھیمان من میں نہ لاوے کہ یہ شبھ کرم ہم نے کیا اور دوسرے کے سامنے بھی اس کی چرچا اور اپنی بڑائی نہ کرے۔ جو لوگ شبھ کرم کر کے اپنے مُکھ سے کہتے ہیں۔ زبان میں اگنی دیوتا کا نواس رہنے سے اُن کا پُنیہ جل جاتا ہے۔ ہے اودھو! اس طرح کا دھرم کرم کرنے والے منش سے میں بہت خوش رہتا ہوں۔ مگر بنا ست سنگ کے یہ سب گیان پراپت نہیں ہوتا۔ سادھو مہاتما کی سنگتی کرنے اور میرے دھیان دھرنے سے منش گیان پاکر بھو ساگر پار اُتر جاتا ہے۔

شری کرشن جی کا ست سنگ کا مہاتم کہنا

شری کرشن جی بولے۔ ہے اودھو! میں نے یگیہ و تپ و دان دھرم و ویراگیہ وغیرہ کا حال تم کو سنایا۔ اب ست سنگ کی مہما جس سے بھگتی پیدا ہوتی ہے۔ کہتا ہوں۔ سنو جیسا کچھے

ست سنگ پیارا ہے۔ ویسا وید پڑھنے اور یوگ ابھیاس سادھنے ورت وغیرہ رکھنے والوں سے میں خوش نہیں ہوتا۔ صرف ست سنگ کرنے سے میرے چرنوں میں بھگتی پیدا ہو کر سنساری جیو مجھے پہچانتے ہیں۔ اور وہ لوگ جگت میں اپنی منو کامنا پا کر انت سمے آواگون سے چھوٹ جاتے ہیں۔ دیکھو راجہ بلی اور بان آسُر۔ سگریو ہنومان وبھیشن وجٹایو و کبجا اور برج واسی وغیرہ انیک جیو میری بھگتی و درشن کرنے سے بھوساگر پار اُتر گئے اور شبری اور نشاد وغیرہ انیک جیو اونے اونے اعلے جاتی کے بھگتی کرنے سے مکتی پدوی پر پہنچے۔ اور گوپیوں نے کچھ وید و شاستر نہیں پڑھے تھے۔ اور نہ ہی تیرتھ برت کئے تھے۔ تو وہ میری مہما ہی جانتی تھیں۔ مجھے اپنا سوامی جان کر انہوں نے ایسی پریتی میرے ساتھ کی۔ کہ ہمارے ویوگ میں اُن کو لمحہ بھر ایک کلپ کی مانند معلوم ہوتا تھا۔ میرے ساتھ راس کرتے وقت چودھویں کی رات اُن کو ایک پل بھر... جان پڑتی تھی۔ سو انہوں نے اس پریتی و بھگتی کے پرتاپ سے لکشمی روپ ہو کر بیکنٹھ واس پایا۔ جس طرح کوئی دانستہ یا نادانستہ امرت پی کر امر ہو جاتا ہے۔ اسی طرح دانستہ یا نادانستہ میری بھگتی و پریتی کرنے والے منش سنسار میں سکھ پا کر جنم و مرن سے چھوٹ جاتے ہیں۔ جیسے تاگے میں موتی وغیرہ پرو کر مالا بناتے ہیں۔ ویسے ہی سنساری جیو میرے سوروپ میں رہتے ہیں۔ مگر یہ بات بنا گورو اور ست سنگ کے پراپت نہیں ہو سکتی۔ اس لئے سنساری منش کو گورو سیوا اور بھگتی کرنی چاہیئے۔ اور گیان روپی تلوار سے مایا روپی سندیہہ کاٹ کر سب جیوں میں پرمیشور کی شکتی برابر سمجھنی چاہیئے۔

اودھو نے پوچھا۔ ہے شری کرشن! جب بھگتی کی اتنی بڑی مہما ہے۔ تب آپ نے یگیہ و تپ وغیرہ انیک طرح کے دھرم کیوں بنائے ہیں؟

شری کرشن جی بولے۔ ہے اودھو! یگیہ و تپ وغیرہ کرنے سے بھی میری بھگتی پیدا ہوتی ہے۔ مگر جس میں ہری چرنوں کی بھگتی پیدا ہو جاوے۔ اُسے دوسرا کوئی دھرم و کرم نہیں کرنا چاہیئے

ہنس اُوپاکھیان

شری کرشن جی بولے۔ ہے اودھو! ست۔ رج اور تم تین گن مایا کے ہیں۔ پرماتما ان تینوں سے الگ رہتے ہیں۔ جس وقت ستوگن شریر میں زیادہ ہوتا ہے۔ اُس وقت دھرم اور شبھ کرم کی طرف منش کا من لگتا ہے۔ ساتوکی سوبھاؤ والے کو سنسار میں سب لوگ اچھا سمجھتے ہیں۔ جو آدمی زیادہ کرودھی ہو۔ اُسے تامسی سمجھنا چاہیئے۔ اور جن کے جسم میں رجوگن زیادہ ہوتا ہے۔ وہ لوگ سکھ کی چاہ بہت رکھتے ہیں۔ اس لئے گیانی منش کو چاہیئے۔ کہ اپنا من آٹھوں پہر ستوگن میں لگائے رکھے۔ ایسے کرم دھرم کرتا رہے۔ جس سے میری یاد اُس کو نہ بھولے۔

اُودھو جی بولے۔ ہے مہا پربھو! جب منش نے جانا کہ یہ کرم بُرا ہے۔ اور اس کے کرنے سے مجھے دکھ ہوگا۔ تب وہ جان بوجھ کر دکھدائی کرم کر کے گربھ اور نرک میں سدا کیوں دکھ اُٹھاتا ہے؟ کون اُس کی بُدھی کو بھرشٹ کر کے بُرے کرموں میں لگا دیتا ہے؟

شری کرشن جی بولے۔ ہے اودھو! اس کی بُدھی نشٹ

پھر اپنے مکمل رُوپی ہردے میں میرے چتربھُج سروُروپ کا
دھیان لگاؤ۔ جس طرح آم کی گٹھلی بوتے ہیں۔ تو اس کے چھوٹے
پودے کو بکری وغیرہ کے کھانے کا بھے لگا رہتا ہے مگر جب
رکھشا کرنے سے وہ درخت بڑا ہو جاتا ہے۔ تب ہاتھی بھی
اس کو اکھاڑ نہیں سکتا۔ اسی طرح جب ہر روز میرا دھیان د

سمرن کرنے سے سنساری مایا چھوٹ کر درخت روپی بھگتی ہردے
میں جڑ پکڑ لیتی ہے۔ تب پھر کم نہیں ہوتی۔ اور یوگ ابھیاس سادھنے
اور اندریوں کو بس میں کرنے سے اشٹ سدھیاں بنی رہتی ہیں۔ ہے
اودھو! تم ہری بھگتیوں کا درجہ بڑا سمجھ کر میری بھگتی سچے من سے
کیا کرو۔ تمہارا منورتھ پورن ہو جائے گا۔

شری کرشن جی کا اُودھو جی کو بھگوت گیتا کے مکھیہ گیان کا اُپدیش کرنا

اُودھو جی نے پوچھا۔ ہے شری کرشن! آپ ساکھشات
انادی۔ اننت اور سوادھین پرم برہم ہیں۔ اور آپ ہی سب پدارتھوں
کی رکھشا ستھتی ناش اور اُتپتی کے آدی کارن ہیں۔ آپ اعلےٰ
و ادنےٰ سب پرانیوں میں ویدیں ہے ناتھ! جن بھاوؤں کے ذریعے
آپ کی بھگتی پورک اُپاسنا کر کے مہرشی گُن سدھی کو پراپت کرتے
ہیں۔ وہ سب آپ بیان فرمایئے۔ ہے پربھو! آپ پرانیوں کے
انتر آتما ہیں۔ سب پرانیوں میں آپ گپت رُوپ سے براجمان
ہیں۔ آپ ان سب کو دیکھتے ہیں۔ تو بھی آپ کی مایا سے موہت
ہوئے وہ آپ کو نہیں دیکھ پاتے۔ ہے پربھو! پرتھوی سورگ
پاتال اور سب دشاؤں میں آپ کی وشیش شکتی والی جو
وبھوتیاں ہیں۔ وہ سب آپ مجھ سے کہئے۔

شری کرشن جی بولے۔ ہے اودھو! جس وقت مہابھارت
کا یدھ ہونے کے لئے اٹھارہ اکشوہنی سینا کورو کھشیتر میں اکٹھی
ہوئی۔ اور ارجن نے اپنے گورو اور رشتہ داروں کو دیکھ کر یدھ
کرنا منظور نہیں کیا۔ اس وقت میں نے تھوڑی سی وبھوتیاں ...
..... ارجن سے کہی تھیں اور اپنا وراٹ رُوپ دکھایا تھا۔ وہی
حال یہاں تم سے کہتا ہوں۔ سنو۔ جو شخص اگیان سے سب جیووں
میں میرا پرکاش نہ دیکھ سکے۔ تو ان سب جگہ جو نام ہم سناتے ہیں
ضرور میرا چمتکار سمجھے۔ سب جیووں میں آتما ہو کر پرکاش رہا
ہوں۔ اور سب کا آدی مدھیہ اور انت میں ہی ہوں۔ ہے

اودھو! بارہ آدتیوں میں میں وشنو اور انچاس پونوں میں مریچی
اور تاروں میں چندرما۔ چاروں ویدوں میں سام وید۔ گیارہ رُدروں
میں شنکر۔ پانچوں تتوں میں اگنی۔ پہاڑوں میں سمیرو۔ گائیوں
میں کام دھینو۔ پرجاپتیوں میں دکھش۔ پتروں میں اریما۔ ندیوں
میں گنگا۔ دھاتوؤں میں سونا۔ ہاتھیوں میں ایراوت۔ گھوڑوں
میں اُچیہ شروا۔ یگیوں میں گیان یگیہ۔ برہمنوں میں وششٹ
راج رشیوں میں سو یمبھو منو۔ یگوں میں ست یگ۔ سیوکوں میں ہنومان
کتھا بانچنے والوں میں وید ویاس۔ دانیوں میں راجہ بلی۔ رتنوں میں کوستبھ
منی۔ گھاسوں میں کُشا۔ پنچ گویوں میں گھرت۔ اندریوں میں من۔
گرہستوں میں پرجاپتی۔ رشیوں میں بھرگو۔ منتروں میں اوم کار
(اوم)۔ درختوں میں پیپل۔ دیو رشیوں میں نارد منی۔ گیانیوں میں
کپل دیو۔ سمندروں میں کھشیر ساگر۔ منشیوں میں راجہ۔ سانپوں
میں واسکی۔ ناگوں میں شیش ناگ۔ دیتیوں میں پرہلاد بھگت۔
پشوؤں میں شیر۔ پرندوں میں گرڑ۔ شورویروں میں دشواد شو۔ پانڈوؤں
میں ارجن۔ وید والوں میں شنکر آچاریہ۔ یدوبنسیوں میں واسدیو
میں ہوں۔ اور کام جس میں سنتان پیدا ہونے کی اچھا رکھ کر
اپنی استری سے بھوگ کرتا ہے۔ مجھے سمجھنا چاہئے۔ شبھ
کرم کرنے کی شبھ اچھا میں ہوں۔ اور چھلنے والوں میں سر لیشٹ
جوا۔ اور مایا روپی لکشمی میں ہوں۔ اسی طرح سب جیووں کی جڑ
میں ہی ہوں۔ رہتا میری شکتی کے کسی جیو کا ہلنے یا چلنے کی

طاقت نہیں ہو سکتی۔ اگر کوئی چاہے۔ تو ممکن ہے۔ کہ ریت کے ذرے اور تارے اور بارش کے قطرے گن لیوے۔ مگر میری وبھوتیوں کا انت نہیں ہے۔ ہے اودھو! سنسار کی اُتپتی۔ پالن اور ناش میری وبھوتیوں سے ہوتا ہے۔ اور تم جتنی وستوئیں سنسار میں دیکھتے ہو۔ سب میں میں ہوں۔ اس لئے میرے بھید اور مہما کو پہنچنا بہت کٹھن ہے۔ دیکھو۔ سنساری منش بہت سا اَن و گھی وغیرہ جو اگنی میں یگیہ دہوم کرتے ہیں اس کے کرنے سے یہ اوتم ہے۔ کہ اپنی کامنا (ترشنا) کو جو کام کرودھ۔ لوبھ۔ موہ کے بس میں ہو کر بڑے کرموں کی طرف دوڑتی ہے۔ دھیان رُوپی اگنی میں جلا دیوے۔ اور گیانی وہ ہے۔ جو اپنے گن کو آدر پورک

ایک جگہ لئے بیٹھا رہے۔ در در پھر کر اپنا ایمان نہ کراوے اور بہت دھن رکھنے والوں کو دھنوان نہ سمجھ کر جو میری بھگتی کا دھن اپنے پاس رکھتا ہو۔ اسے دھنوان سمجھنا چاہیئے۔ اور جو بُرے کرم نہیں کرتا۔ اسی کو ودّیاوان سمجھنا چاہیئے۔ اور جو لوگ میدان جنگ میں تیر و تلوار سے جنگ کرتے ہیں۔ وہ سچے شور بیر نہیں ہیں۔ سچا شور بیر وہ ہے۔ جو اپنے کام کرودھ لوبھ موہ۔ اندریاں۔ من جیسے زبردست دشمنوں کو جیت کر اُن کے بس میں نہ ہووے۔ ہے اُودھو! میں نے اپنا بھگت جان کر تم کو تھوڑا سا اپنی وبھوتیوں کا حال سنا دیا تم اپنے من کو بس میں رکھ کر میرا دھیان کرو۔ تو اٹھاروں سدھیاں تمہارے پاس حاضر رہیں گی۔

بھگتی کے سادھنوں کا اُپدیش

اس کے بعد چاروں ورنوں اور چاروں آشرموں کے دھرم بتا کر شری کرشن بولے۔ ہے اودھو! جو گیان بھیشم پتامہ نے راجہ یدھشٹر سے کہا تھا۔ اب میں وہی تم سے کہتا ہوں سنو۔ سنساری منش کو چار طرح سے گیان پیدا ہوتا ہے (۱) گیان آدمی کی کتھا وارتا سننے سے (۲) لوگوں کو مرتا دیکھ کر اپنی موت کا وچار کرنے سے (۳) سادھو مہاتماؤں کا ست سنگ کرنے سے اور (۴) سنساری بیوہار کو جھوٹا سمجھنے سے مگر کتھا کو پریم پورک سن کر اس میں وشواس رکھنا چاہیئے۔ ہے اودھو! سنسار میں چار طرح کے میرے بھگت ہوتے ہیں (۱) جو مصیبت پڑنے یا روگی ہونے سے میری بھگتی کرتے ہیں۔ (۲) جگیاسو۔ جو گیان پراپتی اور بھو ساگر سے پار اُترنے کی خواہش رکھتے ہیں (۳) دھن یا سنتان یا سنساری سُکھ چاہنے والے اور (۴) گیانی جو میری بھگتی کے عوض میں کچھ کامنا نہیں رکھتے۔ اس لئے گیانی بھگت کو میں مندرجہ بالا

تینوں بھگتوں سے پیارا سمجھتا ہوں۔ ہے اودھو! یگیہ۔ تپ اور دان و دھرم و تیرتھ برت وغیرہ سبھی شبھ کرم اچھے ہی ہیں۔ مگر یہ بھگتی اور گیان کی برابری نہیں کر سکتے۔ ہے اودھو! تم بھی سنسار کی کسی وستو کی چاہ نہ رکھ کر سچے دل سے میری بھگتی کرتے ہو۔ اس لئے اپنی مکتی ہو سکنے میں کچھ سندیہہ مت سمجھو۔

اب تھوڑا سا گوپیہ گیان اور بھی کہتا ہوں۔ سنو۔ منش کو اپنی بڑائی کرنا ٹھیک نہیں۔ اس لئے اہنکار کو چھوڑ دینا چاہیئے جب منش اپنی پانچ گیان اندریوں۔ پانچ کرم اندریوں اور گیارھویں من کو سنساری سُکھ کی طرف لگاتا ہے۔ اسے اگیانی سمجھنا چاہیئے۔ گیانی کو چاہیئے۔ کہ اپنے من اور اندریوں کو سنساری مایا سے ہٹا کر میری طرف لگا دے۔ اور سنسار کے آغاز۔ درمیان اور انجام میں پرمیشور کا چمتکار جان کر میری کتھا و لیلا پریم سے سُنے۔ جو چیز کھانے و پہننے کے واسطے

کسی طرح کی ملے۔ اس کو پہلے میرے ارپن کر کے بعد میں آپ کھلائے۔ پہنے۔ اور جو تالاب باؤلی۔ کنوآں وغیرہ بنوائے اس کا پھل مجھے دے کر اس کا ابھیمان من میں نہ رکھے۔ کہ یہ شبھ کرم میں نے کیا ہے۔

اُدھو جی نے پوچھا ہے بھگون! سنیم۔ نیم۔ تپ اور دان کسے کہتے ہیں؟ سورکھ کون ہے اور گیانی کون ہے؟ کرپا کر کے یہ سب حال بتلائیے۔

شری کرشن جی بولے۔ ہے اودھو! جیو ہنسا اور چوری وغیرہ کاموں سے بچے رہ کر سچ بولنا اور گورو اور بھگوان میں پریتی رکھ کر وید شاستروں کے احکام پر چلنا اور بنا مطلب زیادہ نہ بول کر جیووں پر دیا کرنا۔ یہ سنیم ہے۔ اور صبح سے مل کر ہاتھ دھونا۔ سنان۔ سندھیا۔ پوجا۔ یگیہ۔ تپ۔ شرادھ۔ تیرتھ ورت کرنا یہ نیم سمجھنا چاہئے۔ تیاگی پرش کا دان یہ ہے۔ کہ من بچن اور کرم سے کسی کا برا نہ چاہے۔ اور گرہستی کا دان یہ ہے۔ کہ یتھا شکتی ادھکاری براہمنوں کو بھوجن کپڑا اور زمین وغیرہ دیوے۔ اور تپ یہ ہے۔ کہ استری بھوگ کرنے کا سکھ چھوڑ دیوے اور گیانی وہ ہے۔ جو شاستر انوسار چل کر اپنی مکتی کا خیال رکھے۔ اور جو کوئی پرمیشور کو بھول کر اپنا جسم پالتا ہے۔ اسے مورکھ سمجھنا چاہیئے۔ اور ہے اودھو! جو لوگ سنسار میں کسی چیز کی کامنا نہیں رکھتے۔ اور پریم پوروک میرے چرنوں کا دھیان کرتے ہیں۔ وہ سورگ کا سکھ بھوگتے ہیں۔ اور جو سنساری پریتی رکھنے والے لوبھی اور جھوٹے آدمی ہیں۔ وہ نرک کا دکھ بھوگتے ہیں۔ اور جو لوگ گیانی ہو کر سچے من سے میری بھگتی کرتے ہیں۔ وہ سچے دھنوان ہیں۔ اور جس کو سنتوش نہیں ہے۔ وہی مفلس (کنگال) ہے اور جو کوئی کسی کو اپدیش کر کے بھو ساگر سے پار اتار دیوے۔ وہ داتا ہے۔ اور جس پرش نے اپنے من اور اندریوں کو نہیں جیتا ہے۔ وہی شوم ارتھات کنجوس ہے

گیان یوگ، کرم یوگ اور بھکتی یوگ کا اپدیش

اُدھو جی بولے۔ ہے شری کرشن! میں نے آپ کے اپدیش سے جانا۔ کہ سنساری موہ مایا میں نہ پھنسنا ہی سب سے اُتم ہے ارتھات تیاگ سے ہی بھگوت پراپتی ہوتی ہے اب آپ کرپا کر کے ایسا اُپائے بتلائیے۔ کہ جس سے میں سنساری مایا میں نہ پھنسوں۔

شری کرشن بولے۔ ہے اودھو! ہم نے تم کو بھو ساگر پار اُترنے کے لئے تین راہ بتلائی ہیں۔ ایک گیان۔ دوسرا کرم اور تیسرا بھگتی۔ جس کو گیان پراپت ہوا۔ وہ سنساری مایا میں نہیں پھنستا۔ اور جو سنسار کی پریتی (موہ) میں پھنسا ہے۔ اُسے شبھ کرم کرنے چاہئیں۔ اور جو لوگ گیانی ہو کر بھی مایا میں لپٹے ہوئے ہیں۔ ان کو بھگتی کرنی چاہیے۔ جب تک بھجن سمرن و کتھا شرون سے اس کا من سنساری مایا سے ہٹ نہ جائے۔ تب تک شاستر انوسار کرم کرتا رہے اور سنسار سکھ و سورگ کی خواہش نہ رکھ کر ہمیشہ شبھ کرم کرے۔ تو کرم کرنے سے بنا اچھا بھی اس کو سکھ ملیگا۔ اس لئے منش کو آٹھوں پہر پرمیشور کا دھیان رکھ کر پہلے شبھ کرم کرنے چاہئیں۔ جب تک ہاتھ پاؤں وغیرہ میں شکتی رہتی ہے۔ تب تک سب کام اچھی طرح بن پڑتے ہیں۔ اور بڑھاپے کے وقت اندریوں کی شکتی گھٹ جانے سے کوئی کام ودھی پوروک نہیں بن پڑتا۔ اس لئے کبھی ایسا وچار نہ کرنا چاہیئے۔ کہ ابھی جوانی میں سنساری سکھ بھوگ لیویں۔ بڑھاپے کے وقت پرلوک بھی سُدھار لیں گے۔ ہے اودھو! یہ منش شریر نہ رخت کی

مانند ہے۔ اور کال روپی لہار اس درخت کو کاٹنے کے لئے دن رات اس پر کلہاڑا چلا رہا ہے۔ نہ معلوم کس وقت یہ شریر گر پڑیگا اس لئے منش کو سنساری پریتم سے الگ رہ کر دن رات اپنی موت یاد رکھنی اور میرے چرنوں کا دھیان کرنا چاہیئے۔ جس سے اس کی مکتی ہو جاوے۔

اب دوسرا گیان سنو۔ ایک درخت پر دو پرندے گھونسلا بنا کر رہتے تھے۔ جب اس درخت کو لہار کاٹنے لگا۔ تب ایک پرندے نے کہا۔ یہاں سے اڑ چلو۔ دوسرا پرندہ بولا۔ بیٹھے رہو جس طرح اڑ جانے والا پرندہ جیتا بچ کر بیٹھا رہنے والا دکھ پاتا ہے اسی طرح سنساری مایا چھوڑ دینے سے مکتی پراپت ہوتی ہے اور اس کے ساتھ لپٹے رہنے سے آواگون سے نہیں چھوٹتا۔ تیسرے اس منش شریر کو مانند ناؤ کے سمجھو۔ اور گورو کو ملاح جانو۔ سو وہ ناؤ سمندر میں پڑی رہ کر ہوا روپی میرے چرنوں کا دھیان کرنے سے کنارے پر لگتی ہے۔ جو کوئی ناؤ روپی منش شریر پا کر بھو ساگر پار اترنے کا اپائے نہیں کرتا۔ اسے بڑا مورکھ اور آتم گھاتی جاننا چاہیئے۔ جب تک منش گیان سے اپنے من کو برے مارگ سے چلنے سے نہیں روکتا۔ تب تک اس کو بہت طرح کے دکھ پراپت ہوتے ہیں۔ اس لئے چنچل من کو کمارگ سے آہستہ آہستہ ضرور روکنا چاہیئے۔ کچھ دن تک ایسا ابھیاس کرنے سے چت قابو میں ہو جاتا ہے۔ جب منش کا درکت ہو کر میری طرف لگا۔ تب پھر سنساری مایا میں نہیں لپٹتا۔ اور ہر روز اس میں میری بھگتی بڑھتی ہی جاتی ہے جو کوئی اس بات کا پختہ وشواس رکھتا ہے۔ کہ ہری چرنوں کے دھیان کے پرتاپ سے سنساری مایا ضرور چھوٹ جاویگی اور اپنے ورن آشرم دھرم کا پالن کرتا ہے۔ اسے ضرور مکتی ملتی ہے۔ ہے اودھو! **بھو ساگر پار اترنے کے واسطے بھگتی سے بڑھ کر دوسرا اپائے نہیں ہے**

میرے بھگت تو مکتی سے بھی بھگتی کو اچھا سمجھتے ہیں۔ تم یہ جان کر جس پر میری کرپا ہوتی ہے۔ اسی کو بھگتی روپی امولیہ پدارتھ ملتا ہے۔ اور برہما وغیرہ دیوتا بھی اس کے درشنوں کی چاہ رکھتے ہیں۔

ہے اودھو! جو آدمی میری بھگتی اور گیان کو چھوڑ کر دوسری طرف من لگاتا ہے۔ وہ برے کرم کرنے سے چوراسی لاکھ یونی میں بہت دکھ پا کر آواگون سے نہیں چھوٹتا۔ جو لوگ منش شریر پاکر پرماتما کا بھجن سمرن نہیں کرتے۔ وہ بڑے بدقسمت ہیں۔ اور جو لوگ آٹھوں پہر اپنی موت کو یاد رکھ کر شاستر انوسار اپنے ورن دھرم کا پالن کرتے ہیں۔ سنسار میں انہیں کا جنم لینا سپھل ہے۔ اور اپنا دھرم چھوڑنے سے بڑھ کر دوسرا پاپ سنسار میں نہیں ہے۔ ہے اودھو! منش کا شریر ہر روز سنان و سندھیا ترپن و ہوم کرنے سے شدھ رہتا ہے اور سمجھدار آدمی کو سب چیزیں ٹھاکر جی کو بھوگ لگا کر بھوجن کرنی چاہئیں۔ بنا بھوگ لگائے کوئی وستو کھانا اپنا ماس کھانے کے برابر ہے۔ ہے اودھو! پانچ برس تک بالک کو پنیہ و پاپ کسی بات کا پاپ نہیں لگتا اور چھ برس سے لے کر بارہ برس کی عمر تک کچھ ہتیا وغیرہ پاپ ہو جاوے۔ تو اس کا پرائشچت پتا کو کرنا چاہیئے۔ اس کے بعد جو کچھ پاپ کرے۔ اس کا پرائشچت خود کرے اور آپتی پڑنے پر کوئی ادھرم کر کے بھی اپنا پیٹ پالے۔ تو دوشی نہیں لگتا مگر شکتی ہونے پر دھرم چھوڑ دینے میں پاپ ہوتا ہے۔ ہے اودھو! جو لوگ مجھے ایشور جان کر سچے من سے میرا سمرن و دھیان کرتے ہیں۔ میں ان کو کبھی نہیں بھولتا۔ اس لئے منشیوں کو چاہیئے۔ کہ شاستر انوسار سب دھرم کا ویوہار کرتے ہوئے میرے چرنوں میں پریتی لگائے رکھیں۔

ہے اودھو! جب تک منش میری مایا میں پھنسا رہتا ہے تب تک اسے لاکھوں طرح کے بھرم لگے رہتے ہیں۔ جب اس نے مایا سے الگ ہو کر مجھے اپنا سوامی جان لیا۔ تب پھر من اس کی طرف نہیں لگتا۔ وہ سب جیووں میں میرا ہی پرکاش برابر دیکھتا ہے۔ ہے اودھو! منش مرتے وقت جس طرف اپنا من لگاتے ہیں۔ مرنے کے بعد وہی شریر ان کو ملتا ہے اور ہری چرنوں کا دھیان کرنے سے انتہکرن شدھ ہو کر بیکنٹھ میں پہنچتے ہیں۔ جو لوگ اپنا شریر پشٹ کرنے کے لئے جیو ہنسا کرتے ہیں